UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222796
UNIVERSAL
LIBRARY

The Drinched Book

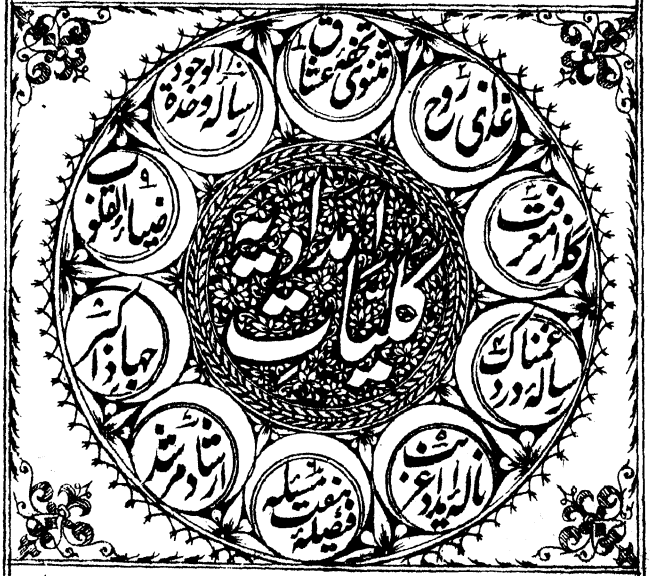
text fiy book

PAGE MISSING
BOOK&TEXT CUT
PAGE

O 611 Checked 1975

علیک و علی آلک یعقوب

از تصانیف مطبوعہ زبان عرشت و دلبران سالک مسالک سنیت و اقتفا مصنفات طریقت حضرت مولانا حافظ حاجی شاہ امداد اللہ صاحب تھانوی



چشتی قادری نقشبندی سہروردی تم المکی ثم المدنی دامت فیوضہم از اہتمام عاجز محمد عبد القیوم بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب تاجر کلکتہ

در مطبع فیوض کانپور مطبوعہ

CHECKED 1958
Checked 1975
Checked 1969

مثنوی تحفۃ العشاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد سزاوار احد ہے سزاوار احد — بین احد مین محو سب محدود حمد
حمد اوسکو ہی کہ بے شان و نشان — وحدت اپنی کی ہی کثرتمین عیان
حمد ہے اوسکو کہ ورباغ وجود — ہر روش ہر رنگ کی اپنی نمود
حمد ہے اوسکو جو ہے موجود یار — اول و آخر نہان و آشکار
حمد عالم مین کرے ہے جسکی تو — سب اوسی کو پہونچتی ہے مو بمو
دو جہان ہی آئینہ رخسار جان — ذرہ ذرہ سے ہی حسن اسکا عیان
گر کرے اوصاف و تعریف و صفات — ہین حقیقت مین وہ سب اوصاف و ذات
موج و کف کو بحر سے دوری ہی کب — اصل کو سایہ سے مہجوری ہی کب
حمد خلقت کی ہی خالق کی ثنا — کیونکہ ہے مخلوق کی اوس سے بنا
حمد اوسکی کیا کسیکی تاب ہے — مادح و ممدوح وہ خود آپ ہے
ہی یہی توحید و تحمید و ثنا — اپنی ہستی کو کرے اوسمین فنا
ہے یہی تنزیہ و توصیف غفور — وصف اوصاف خودی کر اپنی دور
ہے یہی تسبیح و تہلیل و تمام — محو کر تو دوسرے کا مل سے نام

حمد ہے اوسکو جو خود موجود ہی — اور سوا اوسکے جو ہے نابود ہی
حمد ہی اوسکو کہ باچندین وچون — سب مین ہے اور سب سے بیچون و چگون
حمد ہی اوسکو کہ باصد زیب فر — ہر زمان ہر شان مین ہی جلوہ گر
حمد ہے وہ بے علت سزاوار ثنا — علت و معلول ہین اوسمین فنا
کیونکہ عالم مین نہین ہی غیر یار — حامد و محمود ہے آپ آشکار
نقش کی گر حمد تو نے فاش کی — در حقیقت حمد ہے نقاش کی
ہی صفات و ذات اک کب فرق ہی — نور خورخورشید مین بس عرق ہی
یعنی موج اور بحر سایہ اور اصل — ایک ہین رکھتی نہین آپسمین فصل
حمد کیا اوسکی کرے کوئی بشر — عقل و را دراک کے جلتے ہین پر
ہی حقیقت مین یہی بس حمد یار — یاد تو اوسکی کرے لیل و نہار
ہے یہی تعظیم حمد گرد گار — رو برو اوسکے ہو تو بس خوار و زار
ہے یہی تشریف و تکریم خدا — حکم پر اوسکے کرے جانکو فدا
قول پیغمبر ہے لا احصے ثنا — کر سکے پھر اور کون اوسکی ثنا

جتنی موجودات مخلوقات ہے — سب اوسکی حمد مین نزات ہے — دیکھتا ہی جسکو تو گوش و لب — ظاہر و باطن کرین ہین حمد رب

آسمان شمس و قمر انجم تمام — عشق مین اوسکی ہین سرگردان مدام — عشق کی اوسکی زمین پیکر شراب — ہی پڑی بدمست بیہوش و خراب

بیخود و بیہوش و بے آہ و فغان — کرتی ہر ذرہ کے بس دریا رواں — ہی زمین و آسمان مین جو کہ شے — عشق مین اوسکے ہراک ہوش ہے

فرش سے تا عرش موجودات سب — مست لایعقل ہین اندر عشق رب — دیکھ لے ذرات عالم کو تمام — ہین شراب عشق سے بیخود مدام

ہین ہوائے عشق سے اسکی تمام — سب درختان جہان و قصان مدام — کوہ و دشت و بحر و بالا و پست — سب شراب شوق ہوا اوسکی مین مست

کیا ملک کیا انس و جن کیا وحش و طیر — عشق ذکی ہی ہراک کے جیب و سیر — جملہ عالم کیا عقیل و کیا وحوش — ہین شراب عشق سے سب دنوش

مست انسان ہی شراب خاص سے — عشق مین دیتا ہی جان اخلاص سے — انبیا مسرور جام وصل سے — اولیا مخمور بادہ اصل سے

مست جام عشق سے ہین عاشقان — فانی و باقی ہین اوسکے عارفان — اہل باطن جام وحدت سے ہین مست — اہل ظاہر دوغ کثرت سے ہین مست

مومنان مخمور از جام طہور — کافران ہین مست پیکر آب شعور — زاہدا اوسکی جام سے گر دہ ہوش — رندا و را باش اوسکے درد نوش

موسع و مسجد کنشت و دیر مین — شہر و جنگل جای شد وخیر مین — مومن و ترسا و رند خمر خوار — عاشق اوسکے ہین نہان و آشکار

گر بظاہر ہی ہراک کا یار اور — پر ہے باطن مین وہی کیجو غور — اوسکا جویا ہے ہر اپنے طور پر — ایک سے ہے دوسرا بس ہیچ مر

ہے جمال حق سے ہر ذی شنا — ہر لقب مین کرتا ہی اوسکی ثنا — ہی ہراک کا ذکر تسبیحات اور — ڈھونڈھتا ہی اوسکو ہراک اپنے طور

سارے عالم کا وہی معبود ہے — سبکو ہر شے سے وہی مقصود ہے — ہی ہراک کو ہستی دل شوق اور — رکھتی ہی ہر جان اوسکا ذوق اور

رابطہ اوسکو ہے سب کی جان سے — جانو ہراک ہوا اوسکے خوان سے — ایک ہے اک گھونٹ سو گمکردہ ہوش — کر گیا ہی دوسرا دریا کو نوش

ایک جرعہ سے ہوا بیہوش ایک — کر گیا دریای مے کو نوش ایک — الغرض ہر اک باندازہ خمار — بیخود و سرمست ہی جیسے ہار

غرق ہین دریا مین اور جویای آب — مست ہین ہستی مین اور رنگین شراب — غرق ہین پانی مین اور پیاسے ہین آہ — بیخود و سرمست ہین اور بادہ خواہ

ہین عجب بیخود تماشا ہے عجیب — در بدر پھرتے ہین اور گھر مین حبیب — ہر کوئی ہر اسم سے ہی فیضیاب — کوئی آسودہ ہوا اور کوئی خراب

منظر ہادی شہ آگاہ ہے — منظر اسم مضل گمراہ ہے — گرچہ اک دریا کی ہین موجین ہزار — لیک رنگا رنگ ہے اوسکا ظہور

ہین ہوا و سی خورشید کے سایہ تمام — عارضی ہین چند مدت کو یہان — ہونگے آخر اصل مین اپنی نہان

چھوڑ سایہ خور کی ہو جانب روان — گر نظر دریا مین موجونکو گذار — تاکہ ہو معلوم تجھکو سر بسر

جبتلک کہے نہ دریا مین قدم — یعنی مت بیحال اسمین قال کر — حال ہو گر تو کشادہ بال کر

رکھیو تو فرق مراتب پر نظر — بس نہ کر آمد تو زیادہ کلام — تا خرابی مین نہ پڑ جا فہم عام

ہوش کر تک ہوش ہی بیہوش ہو — ہٹ دہر سے اور اوٹھا کر ہاتھ تو — کر طلب اوسے اب اوسکی نجات تو

اپنی ہستی سے ذرا خاموش ہو

مناجات بجناب الٰہی تعالیٰ شانہ

عرض کرو اوس سے کہ اے جان جہان
اے مرے معبود ای میرے الٰہ
اے مرے مطلوب و اے مطلوب جان
ہجر سے زیادہ مصیبت کچھ نہین
کیونکہ جو جان و اصل جانان نہین
یا الٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر
دونو عالم سے نہ مجکو کار ہے
یا الٰہی تو ہے رحمان الرحیم
یا الٰہی تو ہے خلاق جہان
گرچہ دو عالم سے تو ہی بے نیاز
مونس غمخوار گان ہی تیری ذات
ہی مریضون لا دوا کی تو دوا
ہی مرے ہر درد کی تو ہی دوا
میرا مونس بیکسی مین ہی تو ہی
تو ہی خالق تو ہی رازق تو ہی رب
لیک صد حسرت ہا بین لطف و عطا
ہی یقین گر غم بھر عصیان ہو اب
ہو طلوع تیرا اگر ماہ نجات
لطف و احسان کیا کرون تیرا رقم
گھر مین مومن کے مجھے پیدا کیا
یعنی دار الکفر سے مجکو نکال
تھا گمان ہونگی نجاست مین بھرا
اپنی رحمت کے پیالے بھیجکر
اپنے ملنے کا بتا کوئی نشان
اس سے بہتر ہی کہ مر جاؤن کہین
جان ہے، جان لیک جانین جانہین
تا کہ دیکھون تجھسے تجھکو اک نظر

اے مرے محبوب ای میرے حبیب
جو ندے تو جانکو راہ وصال
کبتلک یارب ہون تجھسے جدا
دو جہان سے کچھ نہین مجکو طلب

مناجات دیگر

مالک دارین شاہ انس و جان
لیک بیچارونکا تو ہی چارہ ساز
چارۂ بیچارگان ہی تیری ذات
ہی ہر اک حاجت کا تو حاجت روا
ہی تو ہی سرہم مرے ہر زخم کا
میرا حامی بے بسی مین ہی تو ہی
دوسرا تجھ بن مرا ہی کوئی کب
مین کرون ہر دم ترے جرم و خطا
پیش خورشید کرم ہون محو سب
ظلمت عصیان ہو نور صالحات
کرتا ہے جو جو کہ تو مجھ پر کرم
عقل علم و نور دین مجھکو دیا
لا یابیت اللہ مین بے قیل و قال
ظاہر و باطن مین سر سے تا بپا
کھینچ بلوایا مجھے یان سر بسر

تو ہی سلطان و عالم سب فقیر
دستگیر بیکسان ہی تیری ذات
ہی پناہ بے پناہان تیری ذات
آسرا بے آسرون کا ہی تو ہی
ہی انیس وحشت فرقت تو ہی
رنج و غم مین ہی مرا غمخوار تو
الغرض ہر کام کا میری کفیل
پر کرون کیا آہ تیری حلم و خیر
گر تری بخشش کا نکلے آفتاب
گر ترا دریای رحمت جوش کھا
قطرۂ ناپاک سے مجکو بفضل
پھر کرم پر یہ کرم مجھ پر کیا
گرچہ مین لایق نہ تھا اک کبھی
کی نہ میری جرم و عصیان پر نظر
کر دیا اپنے مشرف دار سے

بی ترے ہرگز نہین ہے جا نمین جان
ہو تو ہی مقصود دل بے اشتباہ
ہون غم دوری سے مرنیکے قریب
جان لے تجھ بن ہی جان مجھپہ وبال
جلوہ گر ہو مجھکو کر مجھ سے جدا
تجھ سے کرتا ہون ولے تجھکو طلب
پر تو ہی تجھسے مجھے درکار ہے
صاحب جود و کرم فضل عمیم
تو ہی زور آور تو ہی وارث تو ہی
مستغیث عاجزان ہی تیری ذات
ہی عفو پر گناہان تیری ذات
بے سہارونکا سہارا ہی تو ہی
ہی رفیق شدت غربت تو ہی
تنگی و سختی مین حامی کار تو
ظاہر و باطن تو ہی ہی بے دلیل
کرتے ہین مجکو گناہون پر دلیر
ہو شب جرم و خطا روز ثواب
مثل خس دی سب گناہون کو بہا
کر دیا پاک و لطیف و خوش شمائل
اپنے گھر سے بھی مشرف کر دیا
پر تری رحمت نے کی غمخوارگی
کر کے اپنے لطف و احسان پر نظر
رکھیو مت محروم اب دیدار سے

لایا گر گلشن مین خار ستانسے — دو رحمت کیجواب اس بتانسے — گرچہ مین نالائق دربار ہون — پیر اسی گلشن سے ہون گہربار تو
ہون ترا گرچہ بُرا ہون یا بھلا — چھوڑ اس در کو کہان جاؤن بھلا — منہ مرا اس در کے گر قابل نہین — پھر کرون کیا دوسرا بھی در نہین
گر بڑا راتو نے اے شاہ جہان — پھر بتا میرا ٹھکانا ہے کہان — اس سے زیادہ اب تمنا کچھ نہین — آستان تیرا ہوا اور میری جبین
یون ہوس ہے، ابتو اے پروردگار — یہ ترا کوچہ ہوا اور میرا غبار — کچھ نہ دو عالم سے خواہش ہے مجھے — جو تری خواہش ہے خواہش ہے مجھے
ہے مجھے شاہی گدائی مین تری — ہو نوا سب بینوائی مین تری — خواری و رسوائی ذلت مری — تیرے کوچہ کی ہے بس عزت مری
عزت و ذلت تمامی سکر و صحو — ہے رضا و نا رضا مین تیری محو — تو ہی گر راضی تو ہے عزت مری — تیری ناراضی ہے بس ذلت مری
الغرض پھر پھر کے آخر در بدر — اب تو آ رکھا ہے تیرے در پہ سر — مو بمو سر کو مرے اے سر فراز — اگر کیا سجدے سے اپنے سرفراز
یون ہی آنکھونکو بھی میری بستر — جلوۂ دیدار سے روشن تو کر — کر مرے کانونکو اسرار و نکا گھر — سر بسر سر مین ہوا ے شوق بھر
چشم کو کر چشمۂ آب زلال — سبز تا ہو گلشن ذوق وصال — پاک ہر شے سے مرا کر دل دماغ — بوے دلبر سے معطر کر دماغ
محو کر بینی کو اندر بوے یار — جس سے ہو پونچون تا باغ روے یار — کر مے وحدت سے لب کو لب لبب — محو ہون جس سے خیال غیر سب
دو جہان سے کر کے مجکو بے نیاز — دولت دیدار سے اپنے نواز — غفلت و سستی ظلمت کر کے دور — کر عطا ہستی وچالاکی و نور
دور کر کبر و ریا عجب و غرور — بخش عجز و سکنت اخلاص و نور — بخش گنج فقر درویشی مجھے — سکر ہستی محو بے ہوشی مجھے
دے شراب نیستی کا مجکو جام — لوح دے سے محو کر ہستی کا نام — وہو مرے دے سے دوئی کا حرف نام — تا تمیز ما و تو اٹھ جا تمام
اب دعا کو ختم کر کے یہ دعا — ہو رجوع اب جانب خیر الورا — کر وسیلہ وسکو اے امداد تو — وصل سے حق کے ہو تا کامل فنا فی تو
اگر تو طالب ہے وصول اللہ کا — چل پکڑ دامن رسول اللہ کا — جو کہ اے امداد اللہ کا وصال — بے وسیلہ وسکے چاہے محال

نعت شریف پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کر وسیلہ ذات پیغمبر کو تو — احمد مرسل محمد مصطفےٰ
ختم کر کے یہ مناجات نکو — حامد و محمود و محمد و ح خدا — محرم خلوت سرائے لایزال
زینت تاج رسالت ہے وہ ذات — رونق تخت نبوت ہے وہ ذات — ہے وہ آئینہ جمال و ذوالجلال — روز محشر شافع خورد و کلان
بے وسیلونکا وسیلہ ہے وہی — بلکہ سارونکا وسیلہ ہے وہی — مہربان مثل پدر سب پر سیان — بہتری کے ملک کا مستہ ہے تو
عزت شاہی و فخر سروری — شان بخش مسند پیغمبری — مہتری کے ملک کا مستہ ہے تو — بہتری کے بحر کا گوہر ہے تو
ہے امین مخزن افلاک وہ — تاجدار کشور لولاک وہ — روشنی عرش نور لامکان — شمع بزم عالم کون و مکان
رونق گلزار محبوبی ہے وہ — عشق کے بازار کی خوبی ہے وہ — شہ سوار عرصہ جیش و سما — باز خوش پرواز معراج علا
راحت و روح روان کائنات — زندگانی پرور جان حیات — باعث ایجاد عالم ہے وہی — موجب بنیاد آدم ہے وہی

گر نہوتا پیدا وہ شاہ و نکو
ہے وہ بیشک میوہ نخل وجود
گرچہ آخر ہین وہ شاہ جلیل
گرچہ آخر ہے ثمر اول شجر
کیا کمال میوہ مین نقصان ہو
بس سمجھ لے اس سے تو اے رہنمون
پڑھ تو امداد اس پہ صلوات و سلام

در مدح چہار یار کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

چار یار اوسکے ہین چار ون خاوند حق
ہین ابوبکر و عمر عثمان علے
زیب ایوان شریعت ہین یہ چار
کلمہ دین کی ہین یہ دیوار چہار
ہو یہ ملک اسلام کی سرحد چہار
ہو کہ وہ سمجھے انھین یا حول ہو وہ
جو ہین اہل بیت و آل رسول
ہو ہر اک ان سبکا بیشک و یقین
جسقدر ہو ان سے الفت مین کمی
جتنے ہین اصحاب پیغمبر تمام
بھیج ان سب پر تو صلوات و سلام
ہو گیا اسکو دستویون اتفاق
رہتا تھا مسجد مین اپنے متصل
ایکدن پڑھتا تھا مین نفحات انس
جوش پر تھا بحر علم عارفان
حاضر ونکے دلمین وان کا شان حق

یہ نہوتا وہ نہوتا مین نہ تو
اول و آخر وہی اصل وجود
پر ہی ظاہر اسکے سبقت کی دلیل
کب شجر ہوتا نہوتا گر ثمر
جو وہ اول سابق بستان ہو
رفرش الاخرون السابقون

در مدح چہار یار کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

دست پیغمبر کے او حق کی ولی
رونق باغ طریقت ہین یہ چار
ملت حق کی ہین یہ انصار چار
جو ہو باہر انسے ہو مردود و خوار
دو جہانمین بے شبہ بیکل ہو وہ

در مدح اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

اوسقدر ہی دین و ملت مین کمی
ہی ہر اک انجم ہدایت و السلام
ملک صحابی کی بھی گر ہو سوء ظن
ہو وہ بیشک لایق گردن زدن
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام

در بیان باعث نظم و تصنیف این مثنوی مسمی بہ تحفۃ العشاق و مدح عشق و قدح عقل جزوی

مکمل رہا تھا گلشن عرفان حق
اولیا کا حال سن مسرور تھے

ہو وہ سرمایہ وجود کائنات
ہی یہ سب اسکے لیے اور نیکبخت
گر ہی ہیچے انبیا کے ظاہرا
جب ثمر سے یہ شجر ظاہر ہوا
میوہ کو سبقت ہوئی جب باغ پر
ہی وہی شاہ جہان سب اوسکے خیل

چار یار اوسکے ہین چار ون خاوند حق
ہین بیچ ملک معرفت کے شہریار
ہین طریق حق کی چار ون ہمنون
بحر و مد تین ہین چار ون غوطہ زن
ہو کوئی انسے ہوا بد اعتقاد

ایک کا بھی انسے جو بدخواہ ہو

دونو عالم سی ہی مقصود اسکی ذات
واسطے پھیل کے ہی بوقی ہین اور رخصت
پر حقیقت مین ہی سب کا پیشوا
پس ثمر ہی اول و آخر ہوا
ہے وہ اول وہ ہی آخر سر بسر
ہی وہی مقصود کل باقی طفیل
آل اور اصحاب پر اوسکی تمام
ساری امت پر وہ کہتے ہین سبق
ملک اسلام انسے ہی رونق پذیر
ہین حقیقت کے چمن کی یہ بہار
ہین یہ ایوان خلافت کے ستون
ہی حقیقت سا یک ظاہر چار تن
ہی وہ دو عالم مین بیشک نامراد
گلشن دین کے ہین سب مقبول پھول
مغز ملت جان و ایمان روح دین
راہ حق سے بے شبہ گمراہ ہو
ہی وہ بیشک لایق گردن زدن
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام

باعث تحریر نظم پر مذاق
مجمع علما و صلحا اہل دل
لے رہی تھی حق سے سب نفحات انس
ہو رہے تھے گوہر معنی عیان
ماسوا سے محو غرق نور تھے

رفتہ رفتہ حضرت تحفہ کا ذکر — آگیا اوس عاشق خستہ کا ذکر — سنکے اوسکی شان شوکت جاہ عشق — ہمت مردانہ اندر راہ عشق

بول اٹھا ہر اک بصد ذوق و سرور — ہے یہ قصہ نظم کے لائق ضرور — خاص کر قطب زمان شاہ وفا — آفتاب معرفت بحر صفا

کامل اکمل ولی بے بدل — عاشق ذات خدائے لم یزل — صاحب ارشاد تلقین و سبق — عاشق صادق شہید راہ حق

برگزیدہ دو جہان مقبول رب — مشرب چشتی و فاروقی نسب — یعنی شیخ حافظ محمد ضامن آپ — مجکو فرمانے لگے کرکے خطاب

نظم کر اس قصۂ پر درد کو — گرم کر اک بار ہر دل سرد کو — شنویان ہین مجازی عشق مین — پر بہت کم ہین حقیقی عشق مین

قصۂ تحفہ اگر مقلوم ہو — رتبۂ عشاق حق معلوم ہو — رینجہ مین نظم کرا اسکو تمام — تاکہ سمجھین اسکو سارے خاص و عام

جان لی تا ہر کوئی بے قیل و قال — عاشقان حق کا یہ ہوتا ہے حال — دعوی جو کرتے ہین جھوٹا عشق کا — ہو شمین ہون سنکے رتبہ عشق کا

تا بش گفتار عشق حق سے گرم — ہو کی بس دل سنگ ہو چون موم نرم — عاشق صادق بھی سنکر جاہ عشق — چاق اور چوبند ہوا اندر راہ عشق

جان لین تا عشق کی سب سم و ثمر — چاہتے کو اپنے کرتا ہے تباہ — ماشقان ہستی مین مرتعیلی یہ دھر — ہی یہ راہ عشق نے فانی کا گھر

عشق ہی جان اک بلاے جان گداز — ہوازل سے دوست کش دشمن نواز — عشق کا سب سے الگ رنگ و ہنگ — ہوازل ہی عقل مین اور اسمین جنگ

عقل چاہی ہی کہ ہو عیش و فراغ — عشق چاہی رنج و غم سینہ پہ داغ — عقل چاہے عزت و جاہ جلال — عشق ذلت خواری و درد و ملال

عقل چاہے مال و ملک و سلطنت — عشق عجز و فقر و فاقہ تنگدست — عشق درد کلفت و رنج و غمی

عقل چاہی ہے کہ ہو شیر و شکر — عشق کہتا ہی کہ کھا خون جگر — عشق لیجاتا ہی کوے یار مین

عقل چاہے ہی قبا و پیرہن — عشق کرواتا ہے ساماں کفن — عشق کہتا ہی کہ لے رنج و تعب

عقل کہتی ہی کہ چل بازار مین — عشق لیجا جنگل و کہسار مین — عشق چاہی ہو بلا و خوار یان

عقل لیجا گلشن و گلزار مین — ڈالتا ہے عشق جلتی نار مین — عشق کو اسے ہمیشہ سے ہی ننگ

عقل مین اور عشق مین بنتی ہی لاگ — عشق جب آیا تو جاے عقل بھاگ — عقل سر ہی جاے اور دے سر و

عشق کیا ہی درد و غم کی کھان ہے — ہوی حضرت عشق کا جسم ظہور — رنج مین راحت کو کرتا ہی عیان

نار کو گلزار کر دیتا ہی عشق — کیا کہون مین عشق کی نیرنگیان — تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہی عشق

درد مین اسکے دوا ہی سر بسر — خاک مین جسکو ملا دیتا ہی عشق — تو نا اسکا جلا دیتا ہی جان

رنج مین اسکے ہی گنج بیکران — مارنا اسکا جلا دیتا ہی جان — تار کو اسکے سمجھ تو سو بہار

مرگ اسکی ہی حیات جاودان — عشق کے برعکس ہین سب کاروبار — فقر اور فاقہ کو سمجھ دولت تو جان

خار کو گل غم کو تو شادی سمجھ — کلفت و تکلیف کو راحت تو جان — ہر ستم مین اسکو سو شفقت نہان

خواری و زاری کو سو حرمت سمجھ — عشق کی تعریف ہو کس سے عیان

قہر صورت رحمت پنہان ہی عشق — اور طبیب درد بیدرمان ہی عشق — اول آخر ظاہر و پنہان ہی عشق — دونو عالم جسم ہین اور جان ہی عشق

ہی بیان عشق تو بس بے بدل — اب کرون ارشاد حافظ بر عمل

رجوع بقصہ

اونکے فرمانے کو مینے بے عذر — رکھ لیا سر پر سعادت جانکہ

گرچہ مجکو شعر گوئی مین نہ تھا — دخل کچھ پر حکم کو لایا بجا — توڑنا موتی کا ہے آسان تر

لیکے اون کے گوہر ارشاد کو — عقدۂ دل مین لیا رکھ شاد ہو — وقت فرصت دیکھتا تھا یہ کہ جو

پر نہ دیتا تھا مجھے فرصت زمان — تا کہ ون اس نظم کو باشوق جان — لایا اتنے مین زمانہ اور رنگ

ہوگئے بس حضرت حافظ جی شہید — شام غم سمجھو ہوا وہ روز عید — فرقت جانانہ بس ہو کے تنگ — جان جانا پر فدا کی بیدرنگ

خوش نہ آئی اس جہانکی رنگ و بو — چلدیے بس جنت الفردوس کو — ہم بچارون کو تڑپتا چھوڑ کر

وہ تو وان جام شہادت پی رہے — نہ غم کھانیکو یان ہم جی رہے — وصل سے حق کے ہوی وہ بہرہ ور

ناز و نعمت مین ہین وہ مشغول وان — خاک و خون مین ہین ٹوٹتی ہین ہم یہان — جام کوثر سے ہوے وہ لب بلب

آپ تو جاکر کیا جنت مین گھر — کر دیا گشتہ ہم کو دربدر — آپ تو راحت کو سامان لیگئے

آپ تو بے رنج و غم مثل عروس — جا کیا تخت شہادت پر جلوس — لے لیا عیش و طرب ناز و نعیم

عیش و عشرت مین ہوے مشغول یون — ایک لخت ہمکو گئے بس بھول یون — عیش مین ہمکو دیا بالکل بھلا

دعوۂ حب و قرابت گر گیا — خواجہ تاشانی کا بھی کیا حق تھا — پیغمبر سے اگر رہنا تھا یون

گرچہ ہم لایق نہ تھے درگاہ کے — کفش بردار یہین رہتی شاہ کے — شاہ کو زیبا ہی کب تنہا روی

در بیان محرومی و ندامت بر حال خود و حسرت مفارقت بزرگان و یاران طریقت و اظہار غم جدائی ایشان

آہ و واویلا دریغا حسرتا — ساتھ والے چلدیے مین رہگیا

سعادت کا اپنے ہر اک واصل ہوا — پہنچا ہر اک منزل مقصود پر — رہگیا مین ہی پڑا بس بے خبر

مثل تلچھٹ رہگیا مین زیر خاک — جو کہ نور سی تھے گئے افلاک پر — رہگیا سایہ کے جون مین خاک پر

بوم ویرانہ مین ٹکراتا رہا — گھر کیا قمری نے شاخ سرو پر — جھاڑ مین لٹکی ہے پنگا ڈراؤنی

گھر کیا طوطی نے شکرستانمین — ماہی حق نے قولی دریا کی را — موش سوراخ زمین مین ہی تباہ

شیر حق کا آہوے عرفان شکار — جا ملا دریاسے آب سیر بار — رہگئے مونشکی کے اندر سنگ و خار

نرگس و ریحان کو جا آہو چرے
اور شتر یاں خار و بن چرتی رہو

مرغ آبی نے کیا دریا مین گھر
مرغ خاکی لوٹتا ہے خاک پر

مرد باہمت ہوے شہ پر نثار
ہمسے دون ہین نفس کے ہاتھ مین خوار

گوہر مطلوب ہر اک نے لیا
غوطہ خور ہین بحر حرمان مین رہا

غم کا اپنے کون ہو غمخوار آہ
حال دل جس سے کرون اظہار آہ

ہو گئے وہ محو نعمت اس قدر
خواب مین بھی تو کم آتے ہین نظر

آہ و ویلا کوئی ہمدم نہین
جو سنے میری مصیبت کے تئین

دست شہ پر جا ملا شہباز پر
پر تھے جنکے سو ہی بستان اور گئے

حیف ہے صد حیف یاران طریق
آہ صد افسوس حسرت آہ آہ

جو کہ تھے غمخوار اپنے چل گئے
دور ساغر وصل کی چلتے ہین دان

نے مرا ہمدم نہ کوئی غمگسار

مقدمہ شروع داستان حضرت بی بی تحفہ مغنیہ قدس اللہ سرہا

دلکی دلمین رکھکے چپے رہتا ہو نہین
بعد مدت کے اب آئی المراد

عشق کی باتین سناتا ہون تمھین
اگر ہی رہ پہ لاتا ہون تمھین

اگر نہ عاشق ہو تو سن عاشق کا ذکر
دور کر کے ماسوا کا اس سے فکر

عشق کی باتو نہین ہو وہ زر فروش
مردہ دل زندہ ہو اندر گور تن

ہوش سے بیہوش ہو کر ہوش کر
گوش سے بی گوش ہو کر گوش کر

نامزد یون مری باتین تجھے
عشق کی معلوم ہو گھاتین تجھے

دی وہ پہنچا شہر الفت مین تجھے
غرق کر دے بحر وحدتین تجھے

در بیان تمیز عشق حقیقی و عشق مجازی و ذم عشق مجازی

سونچ اس نکتہ کو کر کے دل تبع
یومنون بالغیب ہے مقبول حق

عکس حسن حق ہی بیشک جلوہ گر
اصل کو کر ترک سایہ دیکھکر

چھوڑ سایہ اصل ہی جاتا وہ مل
گر ہے دلبر گل سے کم کب دل ہو وہ

آئینہ دل صاف کر اور کر نظر
سر کی آنکھین دل کا پردہ ہے بشر

کھول پر گر گس پڑا مردار پر
مرغ بے پر لقمہ گر بہ ہوے

جا ہو ے دریا مطلب مین غریق
جا کہون کس سے مصیبت آہ آہ

زیر پاے رنج ہمکو مل گئے
آتش فرقت مین جلتے ہین یہان

غم مرا غمخوار ہے مین غم کا یار
قصہ تحفہ کو اب کہتا ہو نمین

حضرت حافظ کی وصیت مجکو یاد
قصہ تحفہ کا کرون یار و رقم

حق سے ملنے کا سمجھا اک راہ جو
راہ اس رہ کے کوئی بہتر نہو

گرچہ پتھر سے بھی ہو دل سخت تر
عاشقون کا ذکر کرتا ہے اثر

خشک مغز و نکا ہو تر ہے دماغ
ہر وہ سیراب عشق کی باتو نکا باغ

جمع کر کے رکھ مری باتو نپہ دھیان
سب طرف سے بند کر کے کھول کان

کھینچ لیجا تجکو بوتا کو ے عشق
تجکو بھی شاید کہ آجا بوے عشق

سننے سے بھی تخم خود بوتا ہے عشق
دیکھنے ہی سے نمین ہوتا ہے عشق

سنکے پائی عشق ہے گم شمال
عشق صورت کا ہے دیدہ کا نزول

ناقص و بی اعتبار ہے عشق دید
یومنون بالعین ہے مخذول حق

عاشق ناقص نے دی جان عکس پر
اصل سے جو عکس پہ مائل ہے وہ

کھول دل کی آنکھ سر کی بند کر

کسنے دیکھا ہی خدا کو آشکار
اسکے وصف اوسکا کرین ہین جانثار

تا کرین اوصاف حق تبصیر عیان
انبیا اسواسطے آتے یہان

تا کل اوصاف حق عاشق سنے
دلمین پھول اوسکی تمنا کے چنے

خالق ورازق ورب العالمین
یعنی ہی وہ ذات بیشک ویقین

راحم رحمان رحیم وبردبار
رایگان بخشندہ نعمت بیشمار

غالب قہار غفار الذنوب
عالم الاسرار ستار العیوب

عاشق ومعشوق محبوب جہان
طالب ومطلوب مرغوب جہان

ظاہر اور باطن وہی معبود کل
اول اور آخر وہی اوجز وکل

ہی وہ اول بدایت اوسکی ذات
ہی وہ آخر بی نہایت اوسکی ذات

ہی وہ باطن سخت وظاہر آشکار
ہی وہ ظاہر پاکمال استتار

ہوازل سے تا ابد وہ ایک سا
ہی وہ اکشان اونہزار وں شانمین

ہے منور باکمال وباجمال
فرد ومطلق لا الہ الا ہو

جلوہ گر ہر دم بہر رنگ ومثال
کیون ہی انسے گمرہ وغافل سدا

لا وہو ونفی اثبات ہین
نافی غیر اومثبت ذات ہین

لا وہو کو کر تو ورد دل سدا
حق سے باحرص وہوا تو کب ملے

تا کہ بخشد لا وہو قوت ترا
می برد تا پردہ عزت ترا

ترک جب لا کو کرے تب تو ملے
حضرت آدم سے تا آخر نبی

کیون تباہ ہوتا ہی اندر آب وگل
ماسوا کو ترک کر اور حق سے مل

وصف حق کرتے چلے آئے سبھی
وہ صفات وحال خوبی جناب

بعد پیغمبر کے آل اصحاب سب
اور امام اور اولیا اقطاب سب

جسمین تصنیف ہوگئی صدہا کتاب
تا کہ تو یہ دیکھ سنکر حال وقال

سب ہین تیری عشق بازی کے لیے
وصل حق کی چارہ سازی کے لیے

عشق کی رہ مین کری حاصل کمال
نے تو کر سکتا ہی آنکھون سے نظر

ایک صدا افسوس حسرت سے عیان
ہین پڑے چار اوطرف تجھ پر حجاب

اور نہ سن سکتا ہی کانون سے خبر
مرکب تو بہ عصائے آہ لے

پھنس گیا دلدل مین غفلت کے تو آہ
ہل نہین سکتا کہ پاوے حق کی راہ

پھر نکل دلدل سے اپنی راہ لے
سیل سے غفلت کو کر کانون کو پاک

کر تو پیدا دلمین اپنے درد عشق
تا تپ غفلت کو کردی سرد عشق

بعد ازان سن یہ حکایت دردناک

شروع داستان وبیان حال حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالی

گوش دے سن سری سقطی کو نقل
جسکے سننے سے تجھے آوے کچھ عقل

نقل اپنی کرتے ہین حضرت سری
ایک شب کی جوکہ تھی غمسے بھری

کہتے ہین اک شب ہوا یہ اضطراب
نے رہا اور رد وظائف اور نہ خواب

مضطرب ایسا ہی وہ رات بھر
مہر عرفان پہ گھٹا تھی چھا گئی

نے رہا وہ شوق نے رازونیاز
لوٹ لی پونجی عبادت کی تمام

نے رہا ورد وظائف نے درود
لیک تھا بے صبر بیتاب وقرار

گو عبادت سے رہی شب بے نصیب
تھا مگر دلمین عجب سوز وگداز

ہجر کی لذت کو عشاقان رب
ایکسا لذت فزا دونمین ہین

سب عبادت کا ہوا ویران گھر
قبض ایسے دلپر اون کے آگئی

لذت سجدہ نہ کیفیت نماز
فوج بیتابی نے کرکے اژدہام

نے تہجد نے تلاوت کی نمود
تھی نہ بیہوشی نہ غفلت نیند نہار

لیک کیفیت تھی اک دلمین عجیب
ظاہرا چھوٹا اگر ورد ونماز

وصل کی لذت سے کم جانین ہین کیا
عاشقان حق وصال ویجزبین

اضطرابی اور بیتابی کا لطف — لطف بیخوابی کا بیخوابونسے پوچھ — لطف بیتابی کا بیتابونسے پوچھ
ذوق بیخوابی کا تو چاہے اگر — کوی بیخوابون مین کراک شب گذر — عاشق بیتاب کے رکھا مین سر
چاہی گر کیفیت سوز و گداز — خدمت عشاق مین رکھ تو نیاز — کرتا ہی روشن دو چشم طالبان
اضطرابی بے قراری کا مزا — جانتا ہی جسنے دلمین ہی چکھا — لذت درد قلق رنج و بلا
لوٹنے کی خاک پر آرام کو — عاشق بیتاب جانی مین نہ تو — وہ ہی جانی جو ہے اسمین مبتلا
درد سے نامرد کی نکلے ہے جان — مرد کے حق مین حیات جاودان — درد و رنج و غم غذا ہے مرد کی
جو پڑے آتش مین ہو جلکر فنا — زہر مار اور نکو ہی گرچہ مات — سانپ کے حق مین ہی آبحیات
خون ہو فرعونیون پر آب نیل — قوم موسی پر ہو آب سلسبیل — آشنک کو دی آگ مین کر خشک تر
زخم گرز و تیغ و تیر و آبدار — ہی شہیدون کے لیی باغ و بہار — لیک ہو نمرود پر قہر و شرر
کیونکہ ہی درد و بلا مطلوب یار — اسلیے عاشق کرین غم اختیار — مرتے ہین اس زندگی ہی فاسقان
خار مین گل گل مین مل گرد مین — غم مین شادی اور شفا ہی درد مین — رنج مین گنج اور خزان مین نوبہار
ہو گلہ مین شکر بیصبری مین تاب — گریہ مین خندہ ثواب اندر عذاب — مسکنت مین سلطنت ہو بے عنا
نیستی مین ہستی پستی مین علو — زندگی مرنمین گھٹنے مین نمو — ذلت و خواری مین عزت ہی ضرور
بیخودی و نیستی غم کی بہار — دیکھتے ہین عاشقان جان نثار — عاشق جانباز کو ہی بے عنا
بیگھری و بے زری و بے پری — بیخودی و بیخودی و بے بری — خاکساری رنج و علت نامزا — عاشقون ہے پوچھ ان سب کا مزا
نیستی و پستی و مرگ و فنا — ذلت و رسوائی و رنج و عنا — آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر — بے قراری انتظاری درد سر
پوچھ رونیکا مزا یعقوب سے — کلفت و زحمت کا حظ ایوب سے — لذت و کیفیت ان سبکی ذرا — عاشقان باوفا سے پوچھ جا
سر کے رکھدینے کا نیچے تیغ کے — پوچھ اسمٰعیل سے کیا لطف ہے — سر کے کٹنے کا مزا کیسی سے پوچھ — لطف تن چرنیکا ذکریا سے پوچھ
جنگلون مین ٹھوکرین کھانیکا لطف — اور پہاڑون بیچ ٹکرانیکا لطف — آہ و زار یکا مزا آدم سے پوچھ — درد زہ کے لطف کو مریم سے پوچھ
زخم کھا کر خاک و خون مین لوٹکر — جان دینا بیخطر باذوق تر — فرش سے تا عرش پھر نیکا مزا — پوچھ عیسی موسی اور احمد سے جا
ہو کے بیجان جان فدا کرنیکا لطف — پوچھ جانباز ون سے وہ مزیکا لطف — پوچھ ان سب کا شہیدون سے ذرا — لذت و کیفیت ذوق و مزا
روشنی کی شمع کے جلنے کو پوچھ — شمع کی جا موم کی گلنے کو پوچھ — پوچھ لے ہر تخم سے بستانمین جا — خاک مین ملنے سے کیا نکلا ہے گلا
ابر کے رونیکو جو رکے سوز کو — باغ و ثمار جہانسے پوچھ تو — سیم و زر کے خاکمین ملنے کو پوچھ — کیمیا سی مس کے جا جلنے کو پوچھ
گریۂ ابر اور سوز آفتاب — باغ عالم اس سے ہی یا آب و تاب

اگر می دل چشم تر ہووے نہ گر
باغ جان کسطرح ہو سیراب تر
عشق کی باتوں نے مجکو الیغرض
کر دیا اب ایسا بے عقل و تمیز
عشق نے اونکے کیا مجھپر اثر
نقل سے اونکی ہوا مین بیخبر
عشق کی باتونکا سنکر شور و غل
خواب غفلت سے گئی پھر آنکھ کھل
ہند و مے شب کا جو گذرا حصہ سے جور
ترک خوراو سکا ہوا قائل بزور
اوٹھ وضو کرکے بصد عجز و نیاز
اکی او جون تون فجر کی مین نماز
چل کمین ہو موقوف ہوتا یہ ملال
گھر سے نکلا دلمین کرکے خیال
آخرش گھر سے نکل پھرنے لگا
در بدر صحرا بصحرا جا بجا
گذرا تا بازار مین ہو غم بسر
اور دل مضطر تھا جون کوہ مین زر
جو گیا صحرا مین تسکین کے لیے
اور اوٹھے دلسے بگولے آگ کے
گر تسلی کو گیا اندر پہاڑ
اور غم کا آپڑا سر پر پہاڑ
جس جگہ جاتا تھا مثل آفتاب
تھا ترقی پر جلن اور اضطراب
غنچۂ دل کب کھلے عاشق کا یار
بے ہوائے وصل یار گلعذار
ہو سکے بے گل کے بلبل کو قرار
باغ مین ہو ی اگرچہ سو بہار
دیدہ حیران نہو کیون اشکبار
بے نظارہ نرگس بیمار یار
ہو فغان بیدل کو دلسے دور کب
تا نہو دلبر سے اپنے لب بلب
جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار
کب علاج اوسکا ہو جز دیدار یار
مرض مہلک نے جو گیرا جان کو
دلمین آیا چل یرضتان کو
دیکھکر ہمدرد ہم مرضون کا حال
ہو دل غمگین مرا شاید بحال
جنس اپنی جنس سے ہو فیضیاب
غیر ممکنسے ہو اندر مذاب
آدمی پھنس ہین صورتمین ایک
مختلف اوصاف رکھتے ہین لیک
ہو گیا اوصاف جو سب رنگ برنگ
اسلیے ہی رات دن آپسمین جنگ
آخرش دلمین یہ اپنے ٹھان کے
رجوع بقصہ و کیفیت بیمار خانہ مقولہ
در پہ جا نکلا مریضستان کے

عشق سے دل گرم کر اور دیدہ تر
گلشن جانان ترا ہوتا ترو تر
حضرت سری کو اسی تلمین چھوڑ
عشق مجکو لیگیا کس طرف موڑ
ذکر اونکا بھولا اونکو دیکھکر
جسطرح ہو آہو پیش شیر نر
یاد آئی ہے مجھو اب اونکی بات
یعنی فرماتی ہین یون وہ نیکذات
الغرض کی رات اسصورت بسر
ہو گئی جب صبح ظاہر سر بسر
صبح کا روشن ہوا جسدم چراغ
نکلا جل بل گھر سے لے سینہ پہ داغ
چل کہین ایسی جگہ تا ہوے کم
اضطرابی اور بیتابی و غم
ماہ کی جون کو بکو و گھر بہ گھر
شہر و جنگل مین کیا مین نے گذر
گر گیا گلشن مین جون گلکی کلی
تھی زیادہ اور دل کو بے کلی
سیر دریا کی کہ کم ہو اضطراب
جوش پر تھا اور بحر سوز و تاب
اور مزار اہل دل پر بھی گیا
پر ہوا ہرگز نہ عقدہ دل کا وا
آتش درد فراق بیدلان
کب بجھے بی آب وصل دلبران
کب ہو کم ظلمت دہ کا اضطراب
جبتلک دیکھے نہ رو ے آفتاب
ہو ی کب قبری کا کوتہ غم دراز
گلشن و گلزار سے بے سرو ناز
جا کے کب عاشق کی دلکا پیچتاب
ہو نہ گر زلف صنم کا سا یہ یاب
ہو ٹنا موقوف عاشق کا نہ ہو
تا نہ وہ ہمبستر جانانہ ہو
الغرض تدبیر کی مین سو ہزار
پر نہ آیا دلکو میرے کچھ قرار
کیونکہ ہونمین بھی جو بس بیمار دل
دیکھ ہمدرد و نکو نکلے کا رعل
نقل ہے کھلتا ہے خوب آپسمین دل
جبکہ دو دیوانے بیٹھین ساتھ مل
ہر مراد ہمجنس سے ہم وصف یار
جنس ظاہر کا نہین کچھ اعتبار
جنس ظاہر کا جو ہوتا اعتبار
فرقے کیون ہوتے بہتر آشکار
اگر کرین اوصاف کو سب اپنے صاف
پھر رہے کا ہیکو ایسا اختلاف

مین نے دار و ضہ سوا اوسکی جا کیا
تا کہ دیکھون اپنے ہمدرد و نکو ٹھیک
دیکھکر پہلے تو بس تعظیم کی
دیکھکر احوال اہل ابتلا
کوئی گونگے اور کراہتا ہی کوئی
کوئی تڑپے ہی کوئی ہی خوابین
ہو رہا بلبل نمط نالان کوئی
کوئی بیکردار وے تخ فراق
سینکتا ہی درد پہلو کو کوئی
ہو تپ و لرزہ سے کوئی بیقرار
ہو کے مرض لادوا سے بے امان
دیکھ حال نیک طاہر مین خراب

سری سقطی رحمہ اللہ

با ادب اوٹھکر مجھ تسلیم کی
غنچۂ دل میرا کچھ بارے کھلا
صبر کو اپنے بناتا ہے کوئی
کوئی حیران کوئی پیچ و تابین
مثل بسمل خاک مین غلطان کوئی
زندگی سے کرتا ہے کڑو اذاق
تابش دے سے رکھ آہونکی روی
پی رہا ہی شربت زار و نزار
جان بلب کوئی ہی کوئی بیجان
ہو گیا موقوف میرا اضطراب

بعد ازان اوسنے دیا جو در کو کھول
دیکھا ہر اک کو کہ ہی زار و نزار
کوئی روتا ہی کوئی کرتا ہی آہ
ہی کوئی گل کی طرح سے جامہ چاک
کوئی رکتا ہی بصد زار و نزار
اشک سے دھوتا ہی کوئی ریش دل
در د سر پر کوئی بیتابی کا لیپ
کوئی پیش سے شکم کی ہو تباہ
زندگی سے نا امید ہو کر بیہوش
غنچۂ دل کھل گیا دیکھا یکبار

کھول در بیمار خانہ کا ذرا
ہو تسلی دیکھ بیمارون کو ٹک
کھلگیا گویا در دل بے خلل
کوئی نالان ہی کوئی ہی اشکبار
کوئی کہتا ہی کہ ہون یا حق تباہ
مثل قمری ہی کسیکے سرو پا خاک
زخم و لیپ مرہم تصویر یار
کوئی بیتابی سے مارے دل پہ سل
کرتا ہی بھرتا ہی بیصبری کی کھیپ
گولیان کھاتا ہی بیتابی کی آہ
کوئی مسہل موتکا کرتا ہی نوش
گلشن بیمار خانہ کی بہار

ملاقات شدن سری سقطی از حضرت بی بی تحفہ و بیان حالت غلبۂ عشق او و قدس سرہا

تھا اسی مین جو گئی اکسو نظر
چہرہ اوسکا ہے گویا شمع حرم
چشم اوسکی چشمہ ہے فتنہ کا یا ر
بیٹھی ہی اکطرف کو چون شیر مست
قید مین بھی تھی یا وہ سیر آب و تاب
دیکھا اوسکی شعلہ رخ کی آب و تاب
دیکھ یہ الفت بھری صورت عجیب
اور بند ے ہین ہاتھ زنجیر و فسون
دست بر دل نغمہ خوش بر زبان

دیکھتا کیا ہون کہ اک رشک قمر
قامت اوسکا گلبن باغ ارم
خال اوسکا تخم شوق پاکباز
دیکھ اوسکو ہو گئی غم میرے بیت
کوہ کے اندر ہو جیسے لعل ناب
کھاتا تھا تا رنظر سوچ و تاب
ڈرتے ڈرتے مین ہوا اوسکو قریب
شاخ طوبی ہی ہو لپٹا سانپ جان
عاشقانہ تھی غزل اسنے عیان

تازہ و پاکیزہ رو صاحب تمیز
زلف اوسکی دام راہ سالکان
بیٹھنا اوسکا وہ باصد وقار
دیکھکر اسکے حسن کی جسکی بہار
تھی دو آنکھین اوسکی چون نرگس مراغ
بو ہی خوش اوس سے مری اندر دماغ
دیکھا جو نزدیک جا کر مین بشوق
اور دو مضبوط لوہے کے کڑے
مجھکو جو دیکھا تو اوسنے اوسگھڑی

با لباس خوب و زیبا اک کنیز
لعل لب اوسکا ہی جان تشنگان
چرخ کو دیتا ہی پھر نیسے قرار
نرگس و آئینہ تھی حیران و زار
ذوق و مستی ہی کہ تھے اندر دماغ
پہنچی اور دل ہو گیا بس باغ باغ
مثل قمری ہی گلے مین اوسکی طوق
مثل حلقہ ماہ پاؤن مین پڑے
دی لگا آنکھو نسو آشکو نکی جھڑی

مثل ژالۂ اشک برسانی لگی — زرد گل کو لالہ دکھلانے لگی
اوسکو عشق اور ذوق مستی کا اثر — پڑتا تھا دلپر مرے جوں تاب خور
ہو کسی فرزانہ کی دیوانہ یہ — بے شبہ ہے عاشق جانانہ یہ
کیا خطا اس بیخطا نے کی کہو — قید مین ڈالا ہی اس یوسف کو جو
کوئی بیماری نہین ظاہر اسے — ہر بھلی چنگی کہو یہ کیون بندھی
ہوگیا اسکو جنون تقدیر سے — اسلیے ہے بند یہ زنجیر سے
جملہ زندان چونکہ در زندان شوند — متقی و زاہد و حق خوان شوند
قید آب و گل مین آدم کو کیا — جوہر انسان جب ظاہر ہوا
بند ہو قطرہ صدف مین چند گاہ — تب وہ موتی ہوکے باخوبی وجاہ
تخم کو ڈالین زمین کی قید مین — تاکہ اوس سے پھول پھل حاصل کرین
حرص جو قید قناعت مین ہو بند — ہو غنا قلبی وہی اے ارجمند
نحل کو اندر سخا وت کے چھپا — تا حبیب اللہ ہو تو بر ملا
بند یا دمرگ مین کر طول امل — تا رہی اکدم نہ تو بے نیک عمل
کر تواضع مین تکبر کو تو بند — تا کرے حق مرتبہ تیرا بلند
عشق حق مین بند کر تو حب غیر — تا ہو باغ وصل حق کی تجکو سیر
کر خود بکو تو خدا مین محو نیک — تاکہ معلوم ہو نہین جز ذات ایک
تاکہ ہو انکو باین قید نحول — گوہر مطلب ز مقصد حصول
بند کر کے تاکرین اسکا علاج — تا صحت پر ہو کے تمکو اسکا مزاج
جو یہ دارو غہ سی لونڈی نے سنا — رو پڑی اکبارا و ر سر کو دھنا
اہی مسلمانو نہین مجنون مین — اپنے دلبر کی ہون پیغامون مین
سُنکے اوس سے ظاہری بیہودہ قال — ہوگئی غصہ نہ دیکھا دلکا حال

تمثیلا بیان چرواہ موسی علیہ السلام

قفل ہی جلتے تھے موسے طور پر — رو ئی اور رو کر کے بھر کر آہ سرد
کہہ رہا تھا یون بصد زاری مناہ — تا بش گرمی دلسے اوسکی مین
اے رحیم و اے کریم و اے الٰہ — پوچھا داروغہ سے یون اوس گھر کی جا
ابر مین کیسے چھپایا ماہ کو — کیون کیا زنجیر وطوق اس شاہ کو
تھی یہ اک مولا کی شایستہ کنیز — بولا داروغہ یہ سنکر اے عزیز
تاکہ شاید عقل و ہوش آوے اسے — اسکے مالک نے کیا بند اسلیے
تاکہ ہو عالم و دانا ہوشمند — طفل نادان کو کرین مکتب مین بند
شکل انسان جب ہو خوب اور دلپسند — قطرۂ زندان رحم مین جب ہو بند
پا وین جب قیمت گران رونق عظیم — کھانین جب قید ہو وین ترویم
آہو ی عرفان کا جب کرتا ہی صید — نفس سگ زنجیر تقوی مین ہو قید
تا سجب اللہ کا پاوی خطاب — طمع کو محو توکل کر شتاب
ہمکلام حق ہوی تو تا اے پسر — بولنے کو بند چپ رہنے مین کر
ظاہر و باطن ترا تا ایک ہو — حکم مین حق کے چھپا تو محب کو
تا ہو حق کے بندگان خاص مین — کر ریا کو محو تو اخلاص مین
ماسوا سے تاکہ تو پاوی نجات — کر صفات حق مین گم اپنی صفات
چلہ و عزلت مین ہوئین آپ بند — اسلیے درویش و فقرا ہوشمند
اس کنیز ک کو کیا ہی قید مین — اسکے مالک نے بھی اس امید مین
تا نفع لے اس سے وہ بے انتہا — ہووے شاید عقل و ہوش اسکا بجا
بولی مین ہون اے عزیز وبیگناہ — در دناک اک کھینچکر کے دلسے آہ
جسکے دلسے بیخبر موسے رہے — سمجھو تم موسے کا چرواہا مجھے
کر دیا قید اور نہ لی دلکی خبر — یونہی مجکو بھی دیوانی جانکر
ایک چرواہ پڑا رہ مین نظر — چند شعرا وسنی پڑھے با سوز و درد

ہے کہان تو جلوہ گر بتلا مجھے | تیری دوری نے دیا تڑپا مجھے | ہو بتا کیا تو اے جان جہان | تا کروں قربان تری خدمتمین جان
رانڈ مین تیری خدمتمین رہون | ایکدم غمگین تجھے ہونے ندون | خوبسا مل مل کے نہلاون تجھے | اور اچھے کپڑے پہناون تجھے
تیل ڈالون سر مین اور کنگھی کرون | چیکنین تیرے لیے اچھی سیون | ڈھونڈ کپڑونکی ترے مارون جوئین | اور کھلاؤن ہر طرح کی نعمتین
ہو اگر بیمار تو اے کردگار | جان و دل سے ہون ترا مین غمگسار | ہو جو کچھ تکلیف اور زحمت تجھے | کر کے خدمت خوب دون راحت تجھے
پاؤن دابون اور چومون ہاتھ کو | اور کردون سونیکو بستر رات کو | اے مرے رب جان مری تجھپر فدا | اور سب اولاد گھر با ہر مرا
ہو کہان تو تا تری خدمت کرون | سینون گیری تیری اور بخیہ کرون | دیکھ پاؤنمین ترے گھر کو اگر | دودھ گھی لاؤن تری شام و سحر
روغنی روٹی پکا کر اور کھیہ | اور بہت لسی دہی مسکہ پنیر | لاؤن مین تیار کر آگے ترے | روز ہو کھانا ترا گھر سے مرے
اور کاہر گز نہ کھاؤن طعام | اپنے ہی گھر سے کھلاؤنمین مدام | رنج و غم ہرگز تجھے ہونے ندون | تیری راحت کیلئے محنت بھرون
تیری خدمت سے سنو فرصت مجھے | میری خدمت سے ہونت راحت تجھے | اے خدا تجھپر ہو قربان میری جان | اور مری سب بکریان اور رعائیان
اسطرح بیہودہ کہتا تھا شبان | پوچھا چرواہے سے موسی نے کہان | کسکو کہتا ہے یہ تو مجھکو بتا | بولا وہ جسنے مجھے پیدا کیا
اور کیے جسنے زمین و آسمان | عرش و کرسی دوزخ و جنت عیان | اور کیے جن و بشر اور دو جہان | ہوا وہی ہے عرض یہ میری بجان
بولے موسی ہی تو نے کیا کیا | ہو گیا کافر مسلمان کب رہا | ہے یہ کیا بیہودہ ہذیان کفر و جہل | بند کر منہ کو سمجھا دسکو سہل
اس ترے کہنے سے اے بیہودہ گو | ہو گئی عالم مین ظلمت چار سو | کفر سے تیرے ہوا عالم سیاہ | کفر نے تیرے کیا دین کو تباہ
کھانا پینا پھیرنا تیرا ہے کام | اور یہ کب خورشید کو زیبا ہے کام | اگر نروکا اس سخن سے حلق کو | آگ آ کر پھونک دیگی خلق کو
اگر کسے تو جرم کرتے ہین سبھی | آگ آتی ہے نہ جلتا ہے کوئی | گر نہ آئی آگ کیسا ہے دھوان | ہو گیا کیون دل سیہ مردود یان
جو تو جانے ہے کہ حاکم ہے خدا | پھر یہ گستاخی ہے کب تجکو روا | دوستی بے عقل کی ہے دشمنی | ہے خدا پاک ایسی خدمت سے غنی
اکسسے یہ کہتا ہے کیا خالوسے تو | یا کہ باپ اپنے سے یا عموسے تو | جسم و تن حاجات بشری تو قرار | جیتا ہے اندر صفات کردگار
کھانا وہ کھا دے جو رکھتا ہو شکم | کپڑا وہ پہنے کہ ہو جسکے جسم | وہ پیے شیر ہو جسے نشو و نما | چپلین پہنے جو ہو محتاج پا
وہ منزہ ذات حق دانای راز | پاک ہے ہر چیز سے اور بے نیاز | بلکہ جو بندہ فنا فی الذات ہو | صفت اوسکی صفت حقمین بات ہو
اوسکی حق مین بھی نہین کہنی روا | اسطرح کی گفتگوے ناسزا | مثل بدل مثیل بچون و چرا
اولیا کو کہنا بے ادبی کی بات | دلکو کرتی ہے سیاہ اور جانکو مات | گرچہ ہین اک جنس مرد و زن ہمہ
وہ کریگا قصد تیرے قتل کا | گرچہ ہو خوشخو سلیم و پارسا | مرد کو بولے تو وہ ہے قبح و قوح
ہاتھ و پا ہین ہمکو آسایش تمام | اور خدا کے حق مین آلایش تمام | ہے وہ خالق والد و مولود کا

ہر وہ پیدائش کہ آیا جسم جو
جو ہوا پیدا ہوا اس عالم سے دو

بولا چرواہا کہ تمنے یا نبی
سی دیا منہ میرا لب پر مہر کی

کہکے یہ اور بھر کے دے ایک آہ
پھاڑ کر کپڑے لیا جنگل کی راہ

عتاب الٰہی بر موسیٰ علیہ السلام در مقدمہ چرواہ

آئی موسیٰ کی طرف وحی خدا
کیونکہ جو اس عالم فانی سے ہے

میرے ملنے کے لیے آیا تھا تو
اور پریشانی کی آتش سے بھلا

ہوسکے جبتک نہ لے نام فراق
بیخود و سرمست با آہ و فغان

ہندیون کی اصطلاح ہند مدح
رکھتا ہون مکروہ مین لفظ طلاق

حقین اوسکے روح تیری حقین سم
سندیونکی اصطلاح سند مدح

حقین اوسکے خوب تیری حقین بد
حقین اوسکے روح تیری حقین ذم

بلکہ سو بخشش کرون بند و نپہ تا
حقین اوسکے نیک تیری حقین بد

دیکھتا ہون دل اور اوسکے حال کو
نے کیا مین حکم تا لون فائدا

چاہتا ہون سب سے مین سوز و گدا
مین نہ کیون کھولون زبانکی قال کو

اور سوز و تاب والے اور ہین
ہو زبان یا دل حقیقت یا مجاز

جو ہوا پر خون شہدا و سکو دو
سو یہ آداب والے اور ہین

پا برہنہ غم ہے کیا غواص کو
گر گناہ اونسے ہوست عاصی کو

عذر نمودن موسیٰ علیہ السلام بخدمت شبان یعنی چرواہ

گم ہو رہم قبلہ جب کعب مین ہو
ملت عشق از ہمہ دین ہا جدا

وہ دیکر اوس سے موسیٰ نے کہا
یہ عتاب حق جو موسیٰ نے سنا

ہوگیا ہے تجھکو اب حکم خدا
اوسکے پاؤنکے نشانون پر چلے

کفر تیرا دین ہے اور دین نور جان
رفتہ رفتہ آخر مشکوہ مل گیا

بولا اے موسیٰ نہین مین وہ رہا
اب تو ترتیب ادب پر کچھ نرہ

پا گیا مین گو مگو کی بات کو
اے معاف فضل اللہ ما یشاء

حال کو میرے کہان پہنچے کلام
مارا کوڑا تو نے گھوڑیکو مرے

اوڑ گیا وہ عرش سے اوپر پرے
کیا کہون کچھ کہہ نہین سکتا ہون اب

جو ہوا پیدا ہوا اس عالم سے دو
ہر وہ پیدائش کہ آیا جسم جو

سی دیا منہ میرا لب پر مہر کی
بولا چرواہا کہ تمنے یا نبی

پھاڑ کر کپڑے لیا جنگل کی راہ
کہکے یہ اور بھر کے دے ایک آہ

کیونکہ جو اس عالم فانی سے ہے
خلق ہوا اور خالق اوسکو چاہیے

اور پریشانی کی آتش سے بھلا
جان و دل میرا دیا تمنے جلا

بیخود و سرمست با آہ و فغان
نالہ و زاری ہوا کرتا ہے وان

عتاب الٰہی بر موسیٰ علیہ السلام در مقدمہ چرواہ

میرے بندیکو کیا مجھسے جدا
رکھتا ہون مکروہ مین لفظ طلاق

یا جدائی ڈالنے آیا تھا تو
ہر کسی مین سیرت پاک کمی ہے مین

ہوسکے جبتک نہ لے نام فراق
ہندیون کی اصطلاح ہند مدح

ہر کسیکو اصطلاح بخشی ہے مین
معنی وہ ہین اور ہو ہی بات ایک

ہو تری حق مین بری او راسکو نیک
حقین اوسکے روح تیری حقین ذم

حقین اوسکے نور تیری حقین نار
حقین اوسکے خوب تیری حقین بد

اور گرانجانی و جہالا کی سے ہم
بس بری ہین پاک پاکی سے ہم

بلکہ وہ خود آپ ہو جاتے ہین پاک
اونکی کب تسبیح سے کچھ ہو نہین پاک

لفظ بیجا سے زبان ہو گرچہ باز
دیکھتا ہون دل اور اوسکے حال کو

سر بسر فکر و عبارت کو جلا
دلمین اپنے عشق کی آتش لگا

کان ویران پر نہین عشر و خراج
سوز و غم مین کرتے ہین عشاق راج

سو ثوابونسے ہے بہتر یہ گنہ
ہر وہ خون پانسے افضل ہے شبہ

جامہ چاکون کو نہ کرو اتو رفو
رہبری مت ڈھونڈ سرمستونسے تو

عاشقان را مذہب و ملت جدا
پیچھے چرواہے کے دوڑی برملا

ہاوہ گشتہ کہین شاید ملے
کھول تو اپنی زبان کو برملا

تیری برکت سے ہی عالم مین امان
ہوگیا کچھ اور حال عالی مرا

آفرین تجکو ہو تیرے بات کو
اس سے چپ رہنا ہی بہتر والسلام

رجوع بقصہ منقولہ حضرت بی بی تحفہ مضمنہ وبیان زور وشور وغلبۂ عشق حضرت تحفہ قدس سرہا

گرچہ بیدل اپنا نہ کہنے دی ہے عشق
لیک کب خاموش رہنے دی ہے عشق

ہو سکے کب بند عاشق کی زبان
گر چہ پیدا وسکا ہیں ہر دم بیان

کسطرح ہوں عام پھر ہمراز عشق
جب کہ ہیں ایجاد کم راز عشق

بے کیے معلوم میرے دکھا بھید
کر دیا مجنوں سمجھکر مجھکو قید

لیک ہونہیں ہوشیار تیری عقل پست
ہوں دیوانی تیری عقل پست

رہزنی سے عشق کے گمراہ ہوں
سب سے غافل اور سے میں آگاہ ہوں

عشق سے اوسکے ہونہیں مست وخراب
مست ہے ہستی سے جبکی یہ شراب

لیگیا ہے وہ ہی میرا عقل وہوش
وہ ہی برلاتا ہے اب مجھسے خروش

ہوں کسی دانا کی میں دیوانی آہ
شمع روئے یار کی پروانی آہ

مست ہوں پر دل مرا ہشیار ہے
جان آسودہ مگر غمخوار ہے

ہو گیا البتہ مجھ سے گناہ
جان کی خاطر کیا تن کو تباہ

ہو گنہ بس یہ کہ میں رکھتی ہوں جان
گر گناہ ہے تو یہ مجھپر ہے گناہ

اپنی اوس محبوب کی رکھتی ہوں جان
عشق نے اوسکی کیا جو جانمیں گھر

اندر اندر جلتی ہوں پروانہ سان
تن بدن سے ہو گئی ہوں بے خبر

شمع رو کا اوسکے جب آتا ہے دھیان
آتا ہے جب لعل دلبر کا خیال

پھوٹتی ہوں سر کو دیوار ونسوار
میں ہوں ایسے میں سراپا اشک لال

کرتی ہوں قربان اپنا اوسپہ
پھر وہ گلگونکا اوسکے کر خیال

یاد کر وہ خال روئے گلعذار
داغ دلسے ہوتی ہوں باغ وبہار

جھٹ مری آنکھیں وہیں پتھرا گئیں
نوک مژگان کا خیال ہوا اوسکے جب

خون چھڑکوں ہوں جگر کو زخم پر
یاد آوے جب در دندان یار

فاقگی سے چاٹتی ہوں اپنے لب
گو ہر اشک آبدیسہ کرتی ہوں نثار

خاکمیں ہوتی ہوں کیا کیا پائمال
یاد کر کے قد وقامت یار کا

کرتی ہوں امان گریبان ہمیان
کرتی ہوں شور قیامت کو بپا

ٹوٹتی ہوں جیسے بسمل خاک پر
دور ساعد یاد کر کے یار کا

عقل سے پاتی ہوں کیا کیا امتحان
زہر کیسے گھونٹ بھر رہتی ہوں آہ

ہستم اندر آتش غم چوں خسے
یاد آوے جب سراپائے صنم

خاک والا ہو گئی نکلتو نہیں ایک
جلتی ہوں حسرت سے سر تا قدم

خلق کے نزدیک پر جاہل ہو نہیں
گاہ روتی ہوں کبھی ہنستی ہوں شاد

کوئی دیوانی کہے جیں کوئی
جانتی ہے خلق دیوانی مجھے

لے ہمارا ہو ہمارا ہو ہمارا ہو عشق
لے ہمارا ہو ہمارا ہو ہمارا ہو عشق

لے ہمارا ہو ہمارا ہو ہمارا ہو عشق
لے ہمارا ہو ہمارا ہو ہمارا ہو عشق

ہر کسے از ظن خود شد یار من ۔۔۔ ہو زدرون من نجست اسرار من
جسمین سمجھین ہین یہ میرا فائدہ ۔۔۔ ہی حقیقت مین وہی بس مفسدہ
دوکا میری نہین کرتی علاج ۔۔۔ کرتی ہین وہ جس سے اور بگڑے مزاج
جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار ۔۔۔ کب علاج اوسکا ہو جز دیدار یار
ہی یہ کس حکمت مین درمان بخار ۔۔۔ دین ٹھنڈائی کیجگہ دارو کے مار
ہو کوئی آتش بجھانیکا یہ کیل ۔۔۔ ڈالے پانی کیجگہ جلتے پہ تیل
چاہتی ہین درد عشق ہو اسے دوا ۔۔۔ اور ہی میری زندگی آسین ضرر
مایۂ راحت ہے مجکو اوسکا غم ۔۔۔ مونس وحشت ہے مجکو اوسکا غم
عشق جان محرم ہی میری جانکا ۔۔۔ زخم غم مرہم ہے میری جانکا
پُر ہی درد عشق سے جو جام دل ۔۔۔ ہو تڑپنا لوٹنا آرام دل
مین نہین مجنون ہون جون بس ہوشیار ۔۔۔ آتا ہی طعنہ جنونسے مجکو عار
ہین مسخر میری عقل و فہم عام ۔۔۔ اور جنون میرا ہی اک ادنیٰ غلام
شیخ نے جو یہ تحفہ سنے ۔۔۔ عشق کے دلمین دیے تحفہ چنے
دل جلا سن گفت دل آویز کو ۔۔۔ دی اجازت اشک گوہر ریز کو
یون کہا اے شیخ جان کھونا ترا ۔۔۔ اوسکو وصفونپر ہی یہ رونا ترا
اوسگھڑی کیا حال ہو تیرا بتا ۔۔۔ تو رہے یا عقل و ہش تیرا بجا
اوسکی وصفونپر ہو جب عالم فنا ۔۔۔ عاشق حق کیون نہو ہر دم فنا

حکایت بطریق تمثیل

اسکے اوپر کہتی ہون مین اک مثال ۔۔۔ خوبی عالم تھا جسم اور دل تھا حال
نقل ہی لڑکا تھا اک درویش کے ۔۔۔ تھا بڑا باذہن و ذکا مین سب مین وہ
صورت و سیرت مین بس کامل تھا وہ ۔۔۔ آشیانہ طائر انظار کا
پڑہتا تھا اک میر کے مکتب مین وہ ۔۔۔ ایکدم رہتا نہ بے ابن امیر
گلبن نو حسن کے گلزار کا ۔۔۔ ہوگئی ناگاہ الفت درمیان
شیفتہ ایسا ہوا پسر فقیر ۔۔۔ ناگہان اک روز امیر موفاق

حسن کا اوسکے کرونمین کیا بیان ۔۔۔ کب یہ میرے واقف اسرار ہین
میر کا لڑکا جو پڑہتا تھا وہان ۔۔۔ ہی میر کی تعلیم و انصاف و داد
ہو گئی اوسکی طبیعت نیک پے ۔۔۔ وحشیون کا ہو فقط صحرا علاج
تھا گویا اک حق کی رحمت کا نشان ۔۔۔ جای مرہم زخم پر چھڑکین نمک
شکل و صورتمین تھا یکتا زمان ۔۔۔ جای شربت زہر دی پیاسی کو آہ
میر کی لڑکی کی اور اوسکی بیان ۔۔۔ دوستی کی جاکرے جو دشمنی
آگیا مکتب مین حسب اتفاق ۔۔۔ زندگی کر کیسے نہ موڑون بھلا
اور تب ہجران کی دارو آہ سرد ۔۔۔ واگی سوزش ہی ٹھنڈک جانکی
دہوتی ہون اشکو نسوا اوسکو بار بار ۔۔۔ جاہلونکے آگے دیوانہ ہو نہین
یہ کہ باشم اہل عقل و ذو فنون ۔۔۔ جان و دل اندوہ غم سے بھر گئے
دیکھکر وہ اشک افشانی شیخ کی ۔۔۔ یعنی ہی جیسا کہ حق معرفت
اوسکو پہچانے تو گرانی نیکبخت ۔۔۔ اندر آتش رنگی جان و وجود
گر یہ بینی یک نفس حسن و دود ۔۔۔ کیون نہون قربان حقیقی عشق مین
جان و دل دین جب مجازی عشق مین ۔۔۔ تاکہ ہو معلوم جانباز یکا حال

حال سب ڈکو سنا پوچھا آنکر
آخر اوس مارکیکو مفلس پاکر
اور معلم سے یہ مضمون کہدیا

یعنی ہوگی آخر شر اوسکا بر
صحبت اسکی ہیزیادہ کہ ضرر
جاکہا درویش کے فرزند کو

کہنے سے اوستاد کی ہو چشم تر
اوٹھگی کلک سے دوخت مگر
ہر وہ لڑکا سخت بیمار و زبوں

تھی نہ اوسکو کوئی بیماری شاق
کھا گیا تھا میرزادہ کا فراق
جلتا بھنتا تھا بصد رنج و تعب

عیش و نکو تھا نہ شب سو تا تھا وہ
خون دل پیتا تھا اور روتا تھا وہ
جواب و راحت نے کیا آرام و خواب

بھوک زیادہ ہو تو کھا دلکو کباب
پیاس غالب ہو تو دی آنکھو نے آب
غم کی کونے مین پڑا رہتا نڈھال

حال کہو اوسکو کوئی گر پوچھتا
ہنسکے رو دیتا نہ تھا کچھ بولتا
رفتہ رفتہ ہوگیا بیمار سخت

میر کے لڑکیکو جب پہنچی خبر
اوسکی بیماری کی پھر تو جلد تر
یون کہا جاپوچھا اوس بیمار کو

جا مری جانب سے یون اکبار کہہ
کیا ہی بیماری تجھے اے یار کہہ
میر کے لڑکے کا پہنچا یا پیام

یون جواب اوس سوختہ جان نے دیا
تیری الفت مین مرا دل پھنسگیا
اب کوئی دم کا ہون مہمان یارمین

جان لے القصہ میرا بیگمان
جسم تڑپے ہی یہان اور جان وہان
آیا اور بیمار کا لایا پیام

میر کا لڑکا یہ سنکر ناز سے
بول اوٹھا کیا جانے کس انداز سے
کہدے اوس لڑاوہ سے اسطور پر

گر ترا دل مجھپہ یون مائل ہی اب
بھیجدیتا کیون نہین دل میری پاس
بھیجدیا کیون نہین دل میرے پاس

جاکے نوکر نے پیام جان گزا
میر کے لڑکے کا عاشق سو کہا
ٹھہر دروازہ پہ نوکر سے کہا

بعد لمحہ بے طلب تو گھر مین آ
اور طبق پوشیدہ لیجانا اوٹھا
جلد رکھنا میرزادہ کے حضور

بعد اک ساعت کے نوکر میر کا
حسب فرمودہ پسر اندر گیا
اور زمین پر اک طرف لڑکا پڑا

ہر طبق رکھا ڈھکا اوپر رومال
اور زمین پر ہی پڑا وہ نونہال
میر کے لڑکے کے جا آگے دھرا

اور کہا سب اوس سے جاکر ماجرا
میر کے لڑکے نے سنکر پھر ذرا
دل تڑپتا پایا اوسمین برملا

دیکھتے ہی اک لگی سینہ پہ چوٹ
ہوگیا اوسکا بھی دل لبریز پوٹ
دلکو اسکے بھی مگر تڑپا گیا

دیکے دل آرام اوسکو ہوگیا
جب گیا پہلو سے دشمن سو گیا
جاکے اوس جانباز کی لاتو خبر

سنتے ہی خادم گیا واں جلد تر
پھر کہا خادم کو جلدی دوڑکر
جانکو جانان پہ قربان کرگیا

رکھکے سر زانو پہ بیدم ہوگیا
یعنی وہ دلزادہ لڑکا مرگیا
گلبن نوپائے گل مین مل گیا

ہوگیا وہ جان بحق تسلیم آہ
عشق اپنا کام کرکے چل گیا
ہوگیا بیہوش بس درد کی وہ

تازہ کیا اس پشیمانی سے اب
چل گیا جب تیر ہٹ سکتا ہو کب

لیکے تسکین بر اشارہ دلربا
دیدیا دل کرکے پہلو سے جدا

دل دیا لاکھون خریدی ہی دواغ
اک کلی دیکر لیا پھولونکا باغ

خلق دی مخلوق پر جان بلا عنا
عشق خالق مین ہوا کیونکر فنا

شمع پر پروانہ ہو جلکر فنا
عاشقان حق نہون کیونکر فنا

حسن یوسف عکس حسن حق ہی یار
حسن حق پر کیون نہو عاشق نثار

گوی شو میگرد بر پہلو ہی صدق
غلط غلطان زخم چوگان عشق

عشقہاے کز پے رنگے بود
عشق نبود عاقبت ننگے بود

تھر تھرا کر گر پڑی بیہوش ہو
آہ بھر کر رہ گئی خاموش ہو

شیخ نے اوسکو پکارا اے کنیز
بولی لبیک اے سری با تمیز

نام جو لیتی ہے سید ابر ملا
مجکو جانے ہے کہانسے تو بتا

غم مین اوسکی عشق کی کھیلی ہی نرد
آپکو کھو کرکے پایا اوسکو فرد

شیخ بولے مانا مین عاشق ہی تو
پر بتا ہے کون تیرا ماہرو

کونسے محبوب کی عاشق ہے تو
کونسے مطلوب کی شایق ہی تو

کونسے ہے شعلہ رو کی سوختہ
ہے تو کس تیر نگہ کی دوختہ

کونسے ہی سرو قد کی پائمال
عشق مین کس ماہ کی ہی تو ہلال

زخم خوردہ ہی تو کس چوگان کی
گیند کی جون ہے جو غلطان ہر گھڑی کہ

بیان کردن بی بی تحفہ معشوق و محبوب خود را کہ محبوب من معبود برحق و قادر مطلق است

مالک دارین کی شرایق نہین
عاشق صادق ہوا وہ اہل کمال

اک اشارہ مین دیا دل بے خلل
جسکو ہو عاشق مجاز یکجا حال

عشق ہوتی کچھ نہین لیلی سی کم
حسن یوسف پر زنان مصر سے

عاشقان صورت دہم و خیال
عشق حق مین تو جو دی ایک جانکو

حضرت تحفہ بغیر پرسینہ چاک
بعد ساعت کے جو آیا اوسکو ہوش

یون کہا پھر شیخ ذی با ادب
بولی جب سے دوست کو پہچانا ہی مین

کھل گئے سب دلمین اسرار جہان
ہی کوئی بھید اب مجھسے نہان

اکر ذرا روشن ترا ہی کون ماہ
اکونسے بت نے تری ماری ہی راہ

اکونسے دلدار پر مائل ہے تو
کسکی تیغ ابرو کی یون گھائل ہی تو

ہی تو کس شیرین دہن کی تشنہ لب
ہی تو کس چاہ ذقن مین غرق آب

یہ جبین آئی ہی کس کا کل کی تو
ہی شست مین پیچ بتا کس بل کی تو

کونسے شمشاد کی قمری ہی تو
کونسے آزاد کی قیدی ہے تو

دل دیا جسنے دیا دل اوسکو مین
اوہی ہی محبوب تیرا گل بتا

دیدیا دلبر کو جو دل بے ملال
ہے مرا محبوب خلاق جہان

کر گیا اس شعر پر گویا عمل
حرف دو سے دونو عالم کا ملو

کیون نہ مست جان عاشقان ذو الجلال
یاد مین اپنے بہر مو کی مجھے

کیون نہون مجنون مین اوسپر یکقلم
نور عرفان سے مرا دل بھر دیا

ہو کی کاٹین جای لیون لا پذ دست
آپکو ہو ذرا گئی ملا اوسکو مین

کب ہون مثل عاشقان ذو الجلال
یا مجھے بدلا دس سے لیکر سات دو

اکر چکی جب یہ حکایت دردناک
پھر وہی نعرہ تھا اور جوش و خروش

دل و ہندو ہی کی دلبر وہ ہو نہین — اپنی اوس جانبخش کی مردہ ہو نہین — اپنی ہستی بخش پر ہو نہین فنا
ہون و بندہ آبرو کی اشکریز — اپنی غرت بخش کی ہون خاک بیز — اپنے ہون افروختہ پر سوختہ
اپنے اوسپر آپ سر گل ہو نہین — نگاہ قہری اور گے بلبل ہو نہین — ہمرا محبوب دو عالم کا رب
جسکی وحدت کی ہی کثرت جلوہ گاہ — جسکی یکتائی کا شہد اللہ گواہ — ذات برحق بادشاہ بے بدل
ہی وہی معبود برحق میرا دوست — ہی وہی موجود مطلق میرا دوست — فرد مطلق لایزال و لم یزل
ہمرا محبوب مطلوب و حبیب — جو ہی مجھسے بھی بہت میرے قریب — راز عالم جان جان روح جہان
جسکی پیکر کے مے حیرت زمین — ہی پڑی بدمست ہیجان محزین — عشق مین جسکی ہی سرگردان فلک
جسکے جام عشق سے ذرات مست — فرش سے تا عرش موجودات مست — آدم و جن و ملک حور و قصور
ہو بہو محبوبان عالم پر یہ نور — ہی اوسی کے پرتو کا سب ظہور — اور سوا اوسکے نہین کوئی حبیب
مس زر اندوہ ہی یہ خوبی خلق — عکس محبوبی ہی محبوبی خلق — عکس حسن حق ہی جون حور و غلمان
سایہ اپنے اصل کو جب چلگیا — خاکمین عشق مجازی رل گیا — اوسکا عاشق پر جب آتی ہی ہنسی
سایہ تو جا اصل مین اپنے ملا — عشق حقیقی اوسکو حاصل ہو گیا — ساتھ اوس سایہ کی وہ کرتا ہی نقل
یعنی جب معشوق اسکا مر گیا — بیوفائی اپنی ظاہر کر گیا — تب حقیقی عشق مین کر ترک ناز
چشم و گوش و چہرہ سب موجود ہی — عشق تھا اب پر کہو وہ کیا تھی شے — ہو گیا عشق مجازی سرد سب
پر تو جب اصل کو اپنے گیا — رہ گیا عاشق بیچارا دیکھتا — بیسہ یہ عاشق ہوا تھا مبتلا
اصل اور سایہ مین سمجھا کچھ نہ فرق — چھوڑ دریا کو ہوا قطرہ مین غرق — عشق ناقص مین عمر بربادکی
آئینہ مین دیکھکر عکس حبیب — اصل صورت سے رہا تھا بے نصیب — غش کیا اور کی نہ سوچ پر نظر
عشق برمردہ نباشد پائدار — عشق را برمی و برقیوم دار — عشق حقیقی تب ہوا حاصل ہوا
عشق مردہ پر نہین ہی پائدار — زندہ اور قایم کا کر عشق اختیار — عیشو دہر دم ز غنچہ تازہ تر
ماسوا حق کے جو کچھ موجود ہے — شکل ہستی ہی دلے نابود ہے — دلمین اور آنکھو نمین باصد کروفر
غیر ہی کب ہے وہ ہی موجود یار — اول و آخر نہان و آشکار — ہی وہی محبوب ہر جا جلوہ گر
احولی کو دور کر کے کر نظر — ہی وہی خورشید ہر جا جلوہ گر — دو نظر آتے ہین احول کو ولیک
شمع گر لاکھون تجھ آوین نظر — ایک ہی جب نور پر جاوے نظر — ہین اوسی دریا کی سب موجین حباب — گرچہ رنگا رنگ ہے اونکا ظہور
ہی ہزارون آئینو نمین شکل ایک — عقل اس کثرت سے حیران ہے ولیک

آئینو کو دیکھکر کے رنگ رنگ — عقل جزوی اس میں حیران سو ہے دنگ — پوچھ آئینو نکی کثرت سے تو گر
دس عدد ہون یا ہزار ہون یا کرو — ہر اک اونکا ایک سے خالی نہو — وہ نہین ہین نہین وہ نہین ہو
یہ نہین ہے وہ نہین ہے مین نہ تو — ہے وہی نور منزہ چار سو — وہ نہ کہا اور وہ نہ پڑھا اور وہ نہ جان
اس سے زیادہ کہ نہین سکتا ہون مین — ہی ہی بہتر کہ چپ بتا ہو نہین — ہی ہمارے وحدت آب پر واز پر
قطرہ مین دریا سما سکتا ہے کسطرح — ذرہ مین خورشید آ سکتی ہے کسطرح — باد اندر مشت آ سکتی ہے کب
کوہ کو کیونکر اوٹھا دے برگ کاہ — آگ پنبہ مین سما سکتی ہے کب

رجوع بقصہ

شیخ سری یہ سخن تحفہ سے سن — نور مین ظلمت کو ہو کسطرح راہ
سنکے اوس نے سے بدل میٹھے کلام — رہ گئے حیران و شدر بے سخن
یون کہا قیدی تجھے کسنے کیا — کر کے اوس سے گوہر معنی بگوش
رو دئی اور رکھ ہاتھ دل پر یہ کہا — جاہلون نے کر کے باہم مشورا
شیخ نے جانا گئی مر اسکھر ٹلی — ہوش جب آیا تو پھر اونسے پڑھی
اور سنکر قصہ بے سر کو شیخ — صاحب بیمار خانہ سے کہا
اس گرفتار محبت کو تو چھوڑ — آ ہو ی صحرائے وحدت کو تو چھوڑ
کر تو آزاد دو عالم کو آزاد — دو جہانمین تا کرے حق تجکو یاد
پھر کہا یون شیخ ذی خستہ جان — اونکے کہنے سے دیا تحفہ کو چھوڑ
اب چلی جاتی ہے دل چاہی جہان — میرے جانیکا ٹھکانا ہی کدھر
قید مین ظاہر کی مین کیا قید ہون — شیر معنی ہون مین آزاد دو کون
طوق زنجیر اور یہ زندان ہیچ ہیچ — اک اشارہ مین فنا ہوتے ہین سب — کیا نہین تم نے سنا اے خوشخصال

حکایت حضرت شیخ منصور رحمہ اللہ

قید مین جسم کیا منصور کو — اپنے اپنے جرم کی شامت سے بند — بولے منصور اونکو تم بند توڑ
ساتھ اوسکو تین سو تھے اور چند — کیون نہین دیتے خلاصی آپکو — یون کہا مجکو شریعت کا ہی پاس
یون کہا سب نے یہ گر ممکن ہے جو — اک اشارہ مین تمہارے بند توڑ — پھر اشارہ جو کیا انگشت سے
ہان اگر چاہو تو دو تین ہم کو چھوڑ — بند اور زنجیر سے بالکل خلاص — عرض کی سب نے کہ اے شیخ بلند
قید یون نے آپکو دیکھا جو خاص — پھرے اور چوکی کے اوپر مستعد — یون کہا منصور نے پھر کیا ہے ڈر
اور ہین دربان در و در پر مستعد — ہو گئی پھٹکر کے دیوار و نہین در — پھر کہا اب جاؤ تم ساتھ نکل
شیخ کے کرتے ہی زندان پر نظر — اپنے اپنے گھر کو جاؤ بے خلل

حق کے اسما و صفات ہین جلوہ گر — وہ بھی ہے ناچیز اے اعداد جو
جان آسمین آپکو محو و نہان — آوے کب دم سخن مین اے پدر

بولا اسب تم کیون نہین چلتے ہو گھر — یون کہا جاتا ہی مجکو دار پر — ہی مری سینہ مین اک سرنہان
بعد اوسکے حکم سے دلدار کے — ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جسم زار کے — سطح مین بھی ہون حکم تعین بند
میرے پیارے نے مجھے ای ہو شمند — کر دیا ہے بند مین بندہ کی بند — اس مرے محبوب نے کر دی مجھ
او سکی مرضی پر رہونگی دلسے بند — ہو جدا میرا یہان گر بند بند — گر مرا مالک ہو راضی جاؤنگی
شیخ سری نے کہا ہنسکر کیون — ہی عجب تو نکتہ دان ای ذوفنون — اس سخن سے ہو گیا اب آشکار

ملاقات شدن شیخ سری سقطی از تاجر مالک تحفہ

شیخ اور تحفہ ہم آپس مین باز — ہی کہان تحفہ کہا اندر ہی جا — پاس اوسکر بیٹھے ہین حضرت سری
تاجر دل خستہ سینہ سوختہ — فکر سے تحفہ کو دل مین غم ہوا — بولا برکت ہی دعا کی آپکی اب
آگیا باہر سے اندر ناگہان — رکھدیا پھر شیخ کے یا دنہین ہمر — شیخ بولا ہوش کہان ہی بے تمیز
آکے دارو فہ سے یون اوسنے کہا — شاہ معنی کو کیا ہی بند و خوار — لایق تعظیم پر تو ہو ستم
شیخ کو دیکھا تو بس خرم ہوا — در جفای اہل دل جد میکنند — کعبہ ہی مسجد جز درون دلیا
بعد تسلیم و ادب ہو چشم تر — باز کو پشہ کہین پشہ کو باز — ہی عجب دنیا کا یہ برعکس کار
ہے ادب مجھے گدا کا بیشمار — شاہ کو مسکین کہین مسکین کو شاہ — نیک کو جانین ہین بد اور بد کو نیک
اہلمان تعظیم مسجد میکنند — غم کو دریا سمجھین اور دریا کو نم — خوار کو سلطان سلطان کو ذلیل
کیا نظر بندی ہی ای دانا راز — اہل کو نا اہل نا اہلونکو اہل — عاقلون کو جانتی مجنون ہین
چاہ کو جانین ہین راہ اور رہ کو چاہ — پیش اہل دل ذلیل و خوار ہی — اور جسے سمجھین ہین سب خوار و ذلیل
غم کو شادی جانے اور شادی کو غم — کسلیے رکھا ہی خوار و ستان — کیون کیا اس گل بدن کو خوار و ذلیل
سہل کو مشکل کہین مشکل کو سہل — خاک مین زر کو ملاتا ہی کوئی — کیون اس آزاد و عالم کو کیا
خلق جسکو جانتی سردار ہے — اول و اور آخر سے یکسر سو بسو — حال کیا رکھتی تھی اور کیہ ہر موجع

بیان نمودن تاجر حال تحفہ را رحمہا اللہ

اس کنیزک کو کہ ہی سلطان جان — کر بیان اسکی حقیقت مجھسے تو
جان کو اپنے ستاتا ہی کوئی — ہو گئی ہی کب سے یہ زحمت اسے
انتک سے لعل و گہر کر کے نثار — کتنی مدت سے ہی یہ حالت اسے

دار پر جاکر کرون گا مین بیان
امر تلخ او سکا ہی مجھپر مثل قند
اپنے اک بندہ کی بس بندی مجھے
ورنہ صابر ہون نہ مین گھبراونگی
مین ہون مجنون اور تو ہی ہوشیار
کر رہے تجھے گفتگو راز و نیاز
پشت خم غصہ سے سینہ دوختہ
جانب زندان بندی بالیقین
سنکے یہ خوش ہو گیا وہ او گمگری
مشکلین آسان ہونگی میری سب
مجھ سے سو درجہ ہی بہتر یہ کنیز
اور ہونا لایق معظم محترم
کیونکہ ہی وان جلوہ فرما کبریا
غار کو جانین ہین گل او گل کو خار
ایک کے سمجھین ہین سواد سو کو ایک
دانا کو نادان نادان کو عقیل
اور جو ہین مجنون او نھین عاقل کہین
ہی حقیقت مین وہی شاہ جلیل
کیون کیا اس آئینہ کو پر غبار
قید مین اسکا سبب مجکو بتا
یہ جنون اسکو ہوا کیونکر شروع

سنیئے مجھسے قصۂ تحفہ بہوش
عشق کے کیجے در تحفہ بگوش

کان دیجے تا مرے دلکا دہان
نکلے راہ گوش سے کچھ تو اس آن

خلق کا دیکھا وہان اک اژدہام
گر رہی تھی قند پہ جیسے ہوام

بکتا ہی اک شاہد خورشید فام
جنکی تحفہ ہی تحفہ اوسکا نام

وصف اوس گلرو کا جب مجھپر کھلا
دلمین پھول اوسکی تمنا کا کھلا

الغرض مین بھی عزیمت کو بڑھا
بہر تسخیر پری آگے بڑھا

نور کا پتلا عجب دیکھا عیان
جسکی ہی تعریف مین قاصر زبان

سب سے آگے بڑہکے آخر مین کہا
اِسکی قیمت دو جہان مین سب سے سوا

لے لیا مین مول آخر کو بجان
قفتۂ دوران آشوب زمان

خوبی و حرمت کا تھا بس اسکی غل
خاطر عالم رہی تھی اوسپہ ڈہل

اظہار شدن عشق تحفہ و زور شور او

شوق کی پیکر کے اکدن جنگ کو
مایہ بے مایہ کا بے بس کا شفیق

تھا زبان پر یہ کہ ای فریاد رس
مرہم زخم دلان پاک باز

چارہ بیچارہ بیکس کا رفیق
خلق کے در پر مجھے دی تو نے جا

دل و ہندہ بیدلان عاشق نواز
بندگی تیری ہی میری زندگی

پردہ دلمین مری لی تو نے جا
غیر کا کر دفع بند بندگی

دو جہان کا دے مجھے میرے غم گیا
تخم الفت تیرا دلمین جمگیا

بیکسو نکا تو ہے کس بیکس ہونمین
دستگیری کر کہ بس بے بس ہونمین

کہکے یہ پھر بے تحاشا رو پڑی
کھولدی مژگانسے مرجانکی لڑی

ماسوا کی آرزوئین تو ڑدین
آرزوئین دلسے اپنی چھوڑ دین

بول اوٹھا ہر ایک کسی سودا سے آ
سر مین اِس بیباک کے سودا پڑ گیا

عشق کا مارا کسی نے اوسکو تیر
پار دل کر ہو گیا سینہ کو چیر

یہ ہوا رد شمن نہ وہ ہی کون ماہ
کونسی بیکس نے ہی مالا اوسکو آہ

آئینے ساتھ اوسکی کمانیکو مری
ایکدن پھرتا تھا مین بغداد مین

ایک سے پوچھا مین کیسوں ہے یہ ہجوم
دیکھا اوسکو شعر و گلبدن

جلوہ آن ماہرخ از راہ گوش
دیکھا رخ اوسکا تو پایا جلوہ گر

ہین خریدار اوسکے صدہا پیش پا
یان تلک لایا کہ جواندر شمار

آیا خوش ہو کر کے پھر مین جلد تر
سر سے پا رکھتی تھی زیبای بنا

اظہار شدن عشق تحفہ و زور شور او

دستگیر نا توان عاجز نواز
ای مرے دلبر مری جانکی طبیب

پر ہی تیرے عشق ہی سب تن مرا
ہی قسم تیرے جمال پاک کی

ہر رگ و پے مین سما یا ہی تو ہی
ہاتھ سر اوسکے کر مجھکو خلاص

بعد ازان اوٹھکر کی تو راسا زکو
جو کوئی اوس محفل دلکش مین تھا

تیر عشق پھینکا کسی خوش ماہ نے
لیک کی ہر چند سب نے ہا ہنر

ماری تیغ عشق کس معشوق نے
زخم دل کھایا جو اِس معشوق نے

اوس بلاے ناگہانیکو مری
آگیا اک کوچہ بیداد مین

ہی کہا اک فتنۂ تحفہ کی دہوم
سب گئی ہین بلبل و پروانہ بن

بر دار تا جر روان و عقل و ہوش
کان سے بہتر ملی مجھکو نظر

قیمت اوسکی کرتے جاتی ہین سوا
آئے درہم اوسکی قیمت بیس ہزار

خانہ ویران گر کو لیکر اپنے گھر
پر عیان چہرے سے سودا ای بنا

تھی لگی گانے بجانے چنگ کو
کون تجھ بن بے بس و بیکس کا کس

مستغیث عاجزان چارہ ساز
ای مری نزدیک و دور نکی قریب

خلق کی ہاتھو نہیں ہے دامن مرا
دام غم مین تیری جب سے مین پھنسی

غیر کی مجھ مین نہ گنجایش رہی
کر مجھے اپنے کرم سے اپنا خاص

اور کیا رونا شروع اور ہا ہو
تا جرا ورسات اوسکی سب چھوٹا بڑا

گذرا اس حالت مین اسکو ایکسال — کھانا اور پینا تھا سب اوپر وبال — عیش نکو تھا نہ سوناسات کو — لب پہ غندان نے زبانسی گفتگو
انس رکھتی تھی غم بیڈھب سے یہ — بھاگتی تھی مثل وحشی سب سے یہ — تھی گریبان سے عداوت ہاتھ کو — تار دامن مین نہ چھوڑے بات کو
آہ و نالہ سے اسے الفت کمال — اپنے بیگانہ سے تھی وحشت کمال — شور و افغان کی کبھی تھی ہوم دہام — گاہ خاموشی سے رکھتی تھی کلام
گاہ سر رہتی تھی دیوار و نمی پہوڑ — گاہ جا جنگل مین و راز یکو توڑ — رات بھر ہنستی تھی یا روتی تھی یہ — مجکو سونے دی نہ خود سوتی تھی یہ
نوچتی تھی گاہ اپنے سر کے بال — گہ طما چونسے کری تھی منہ کو لال — کام تھا گریہ سے اوسکو روز و شب — جان میری اس سے آئی ہے بلب

مقید کردن تحفہ را در بیمارستان و بیان زور شور او در غلبۂ عشق الٰہی

اگرچہ تدبیرین کرین مین سو ہزار — ایک نے بھی پر کیا اوسپر نہ کار — جبکہ بگڑا اور بھی اوسکا مزاج — بند کرنا ٹھہرا آخر کو علاج
کرکے بس آہن دلی سب نے بدوق — کر دیا اوس ماہ کو نخچیر طوق — چشم سے جاری تھا اوسکے خون کا نال — پڑھ رہی تھی شعر اپنے حسب حال
اشک آنکھو نمین لبو نپر تھی فغان — عاشقانہ تھی غزل منہ سے عیان — جبکا سب مضمون سوز و درد تھا — گریہ و افغان و آہ و سرد تھا
جب سے اہتک وہی دیوانی ہے یہ — عقل و حس سے اپنے بیگانی ہے یہ — دشمنی ہی خویش و اربے اسے — ہمدمی ہی آہ و زاری سے اسے
کھانا پینا ترک سکا ہو گیا — خواب اور آرام اسکا سو گیا — کھا کباب دل لگی ہی بھوک اگر — جب پیاسی ہو پیے خون جگر
نقل غم اسکا ہی رونا ہی شراب — لوٹنا جگنا ہی بیہوشی ہی خواب — راحت اور آرام اسپر شاق ہی — اور تڑپنے لوٹنے مین طاق ہی
ہی جنون پر اپنے دیوانی سدا — عقل سے رہتی ہی بیگانی سدا — گر ہنسے تھوڑا بہت وحشت ہی یہ — رنج و غم پر اپنے خوش ہوتی ہی یہ
ہو ہی روشن جبکہ شمع بلا — اپنے دی پر والۂ جان کو جلا — غش ہی اپنی بیخودی مستی یہ یہ — مرتی ہی نت نیستی پستی یہ یہ
ہی محبت اسکو وحدت سے سدا — دشمنی رکھتی ہی کثرت سے سدا — اپنی حیرانی کی یہ شیدا ہی — شور و غل مین شہرۂ آفاق ہی
اسکی آنکھو نکو ہی نت رونے کی عشق — اشک کو میل خودی دھونے کی عشق — اسکی اس نے ای دالاخطاب — کر دیا ہی عیش میرا سب خراب
اور جو پوچھو سب سے بڑی بوجی ہی یہ — گنج دولت کی مرے کنجی ہی یہ — باہمہ حال اسکو مین سو زور مار — ہی خرید اد یکے درہم بیس ہزار
رکھتا تھا امید تا و نمین بفور — ہم مثل قیمت کے اسپر سو دا و — جس سے اسکو چاہتا ہی ہر شہ — رکھتی ہی ظاہر جو یہ حسن و جمال
اس سے زیادہ اور ہی اسمین کمال — کیونکہ رکھتی ہی یہ اک کامل ہنر — شوق کا خلقت کی ہی اسپر ہجوم
شیخ بولے اسمین کیا ہی وہ ہنر — جس سے زیادہ خلق مین اسکی ہی دھوم — دلکو اک نغمہ مین لیجاتی ہی یہ
فن موسیقی مین رکھتی ہی کمال — یون کہا ہی مطربہ گاتی ہی یہ — ذوق ہی دو دو پہر سر کو دھنے
ذوق مین آکر کے یہ گاتی ہی جب — قال ہو اسکی ہو عالم اہل حال — جو کوئی آواز کو اسکی سنے — اور مرتبہ عیسے اسے حق نے دیا
مست ہو ذی ہین و رو دیوار سب — لحن داؤدی اسے حق نے دیا

واسطے نغمہ کے جب کھولے زبان
جا کے آتی ہے تن مردہ مین جان

ہاتھ مین جب ساز کو لیتی ہے یہ
صوفی اک عالم کو کر دیتی ہے یہ

جب بلند کرتی ہے یہ آواز کو
ہوتی ہے برپا قیامت چار سو

پرسیدن شیخ سری سقطی از تحفہ مطربہ حقیقت حال او

تنکے سری نے کہا تحفہ سے یون
حال دل کچھ تو بھی کر اپنا بیان

رو دی اور ہنسکر کہا اے شیخ دین
حال سے میرے نہ واقف ہر کوئی

کہتا ہے اپنی سمجھ کی ہر کوئی
تھی زبان محبوب اپنی اوس مقام

یعنی کی حق نے مری اوسے کلام
یہ نہ چھوڑا اوس نے دولت کو مین

لے لیا بس کو چۂ الفت کو مین
جو کہا مانا مین غربت ہو اوسے

سب گن ہو نکو مری کر کے معاف
ایک جنت کیا جو اوسکا ہو رہا

فضل ہے حق کی ہوئی مقبول مین
لطف حق نے کر لیا مجھسے پسند

ذکر عطار بی انتہا الٰہی در عبادت بندگان خود

زہد نامرغوب ناچیز و حقیر
سیر باغ وصل مین مشغول مین

ہو فضیل و لطف اوسکی ذات مین
بدلے اک دانہ کی دی خرمن تجھے

سنگریزہ لیکے دے لعل و گہر
لیکے شاخ خشک دی بستان تر

لے گل پژمردہ دی گلشن تجھے
لے دو قطرہ اشک دی دریائے نور

لیکے تجھسے کوزۂ آب خراب
بدلے اوسکے دے ہے قرب بیچگون

سجدۂ سر جو نہین جز خاک و خون
ہین جو اعمال جو ارح خاک و باد

چشم نم لے دی یم رحمت تجھے
دست پا دی بال و پر دے اور دی جان

لطف و احسانکا ہوا اوسکی کیا بیان
بخشدہ ہے ادنا کو اک ملک جہان

پشہ کو شہباز کے دی بال و پر
تخت سے پرشش کی جب ہو جلوہ گر

رو بہ مسکین کو طاقت شیر نر
قورہ کو خورشید کر دیتا ہے وہ

وہ ہوا اوسکا جو اب اوسکا ہوا
ہوش کر اے یار بہر وصل جان

کر کے طاعت لی حیات پائدار
وہ حیات جاودان بے انتہا

ایک ساعت وہ بھی بیراہت سے بسر
ہے کہان افسوس تیری ہوش و عقل

جا ہے گلزار ارم کو بید رنگ
ہو صدا اسکی حیران گوش جان

اوس سے واقف ہے خدائے لایزال
سچ ہے کیا تاجر بیان کرتا ہے چون

دست بر دل دیدہ تر کھولی زبان
سچ کہا تاجر نے گرچہ سچ نہین

جنکے معنی مینے ہندیمین لکھے
کر لیا حق نے مجھے پاک اور قبول

ہو گئی حاضر بچا واجب مجھے
ہو گیا وہ وارث ہر دو سرا

زہد ناقص تلخ و تیرہ مثل قند
فضل ہے لکھی اوسی نعمت کثیر

پوتھ لیکر دی ہے موتی ہاتھ مین
لے ہے مشت خاک دی ہے سیم و زر

بدلے اک دینار کے دی کان زر
لے ہے گندہ بیر دے حور و قصور

لیکے دے نعما جنت با مراد
تنکے بدلے جان جانکو جان جان

بندۂ عاجز کو بخشے تاج سر
قطرہ مین دریا کو بھر دیتا ہے وہ

مزرعہ دنیا ہے کچھ بولے یہان
اگر دیکے نیستی ہرگز نہ جا

سانس تیری ارمغان کرتی ہے نقل

مت کر ان انفاس خوش کو خوار و زار — غفلت و نسیان نہ رہ ہوشیار — تین دن کی عیش پر مت ہو تو شاد — آخر ہو مثل عقیم نامراد

آخر ش سب چھوڑ کر مر جائیگا — جز ندامت کے نہ لیکر جائیگا — پہلے مرنے سے جاگا ور نہ مر — تو حیات جاودان چاہی اگر

آفرین جانکو جو رہ اسکی مین جا — مرحبا سر کو جو ہوا وہ پر فدا — ہے یہ مرنا زندگی پائیندگی — مرنا اس رہ مین ترک زندگی

عہد و پیمان ازل کو یاد کر — ذکر حق سے ملک دل آباد کر — پاس کر انفاس کا ای بے خبر — غفلت و نسیان ہے تو رہ دور تر

پاسبان ذکر کا رکھ زور و شور — نہ نہ آجائے کہین غفلت کا چور — عمر کی دولت سے لیجائیگا چورا — ایکدم نسیان اگر تجکو ہوا

ایکدم غافل نہ رہ کر ذکر حق — نہ نہ رہ ہو غیر ذکر و فکر حق — نور کے جلوہ سے دل معمور کر — غیر حق کو دل سے اپنے دور کر

ذکر کر مذکور تا ہو وے عیان — نفی کہ ہو جس کی کہ جاری زبان — ذکر تن طاعت ہے ذکر دل حضور — ذکر سری نور ہستی سے نفور

ہے مشاہدہ حق کا ذکر روح رہان — رویتا اور دیدار ہوا سدن و جان — ذکر لفظی عارضی ہے اے عزیز — ذکر روحی جوہری ہے اے عزیز

جبکہ تجھپر ہو عیان سلطان فقر — اُس گھڑی ہو سر بسر تو کان فقر — ذاکر اور مذکور ہو جا ایکبار — غیر حق کی کب رہی باقی شمار

ہو تری دلمین جہان جان عیان — جسکے اک دریا کا قطرہ یہ جہان — تم کو ہے اُس بحر سے بس نشو و نما

پیش خورشید کرم ای جان عم — ہین یہ دونون ماہ و خور ذرہ کمی — پھونک کر کر دی تجھے برباد نشان

بعد اسکے ہو نہین سکتا بیان — الغرض برق تجلی نہان — میم احمد در میان سے ہو وے دور

ہو ترے ہر جزو سے جو کچھ عیان — ہو ترے جب کر ی عشق احمد دلستور — قصہ تحفہ کو کر ہم سے بیان

دلسے جسدم عشق شاہ انس و جان — جز احد کے کون ای احمد رہا — بند کر امداد اب آگے زبان

رجوع بقصہ و خریدن شیخ سری تحفہ را و منظور نکردن تاجر و آزاد کردن تحفہ را

شیخ نے سن دیکھکر کے حال و قال — پائے جب تحفہ مین سب تحفہ کمال — خاطر نادر مین اپنے باکمال — ہو یا ایک اُسکی تمنا کا نہال

اور کہا دلمین کہ لڑکو نے گہر — مول لینا ہے بہت آسان تر — دونون عالم سے ہی بہتر یہ گہر — اور ہے تاجر طفل نادان بے خبر

حقہ پر لعل بسر تہ ہے یہ — لے تو اُسکو کھولدی زر کی گرہ — لطف حق کا بھی مگر کچھ کم نہین

شیخ نے پھر اُٹھکے تاجر سے کہا — گر یہ تیرے پاس اکدرہم نہین — جو طلب قیمت کر ی دیتا ہو نہین

جسقدر زر چاہیے تجکو سو لے — بیچتا ہے تو اگر لیتا ہو نہین — ہو گیا ہون فقر سے مین تو تباہ

مین تو لشکر ہو گیا اوسپر فقیر — عرض کی سنکر کے تاجر نے کہ آہ — جو خرید و گے دوسے اے بہرہ ور

ہو کہ نقد و جنس میرے پاس تھا — تم ہو خود مسکین کہان تم پاس زر — سے کنیز ک ہاتھ مین ہو اب نہ زر

یہ رہا نہ وہ مین ہکبس رہ گیا — سبکا سب مین اسکی قیمت مین ملا — ہو گیا محتاج سب کچھ صرف کر

مثل عاشق بے دل و بیدل رہا — آہ صد افسوس اب مین کیا کرون — کس سے جا اپنی مصیبت کو کہون

مناجات شیخ سری سقطی در طلب قیمت تحفہ رحمہا اللہ

شیخ نے اوسسے کہا ٹک صبر کر
لاتا ہونمین اُسکی قیمت بیخطر

بعدازان اُٹھکر کے باآہ و بکا
روتے روتے شیخ اپنے گھر گیا

گھر گئے شیخ اور نہ تھا پاس ایک دانگ
جز و عار و گریہ و افغان و بانگ

جاکے بس حیران تنہا بیٹھکر
حال میرا تجھ پر ہے سب آشکار

پاس میرے کچھ نہین پر ای جواد
مجھ غریب و مفلس و بیمار پر

کھول گنجینہ کرم کے اپنے در
وعدہ کرآیا ہون مین اُس سے ضرور

تو ہو مرا یارب تو اب حاجت برار
کر مجھے رسوا نہ اندر مرد و زن

شیخ کی بس عجز و زاری دیکھکر
تا گمان ٹھوکا کسی نے آکے در

کھولا دروازہ تو دیکھا اک امیر
او شمع روشن لئے ہمرہ غلام

اور کئی ہمراہ خادم با ادب
ہون مین احمد بن مثنیٰ ای جناب

شیخ نے اُس سے کہا اسوقت تو
خوابمین یون ہو پہونچی ہاتف کی ندا

یعنی لیکر چند زر کی تھیلیان
جان تو اوسکی خوشی میری خوشی

آپکے پاس اسلیے آیا ہون مین
سجدہ شکر حق کی نعمت کا کیا

صبح ہوتے ہی ادا کرکے نماز
لیگئے تشریف تحفہ کی طرف

ہاتھ احمد کا پکڑ اک آن مین
بیٹھا ہے آنکھین لگائے چار سو

شیخ کو دیکھا تو کہکر مرحبا
قرب تحفہ رکھتی ہے یہ قدر شان

غیب سے کل آئی جو یون ندا
فضل رب کا اُسپہ ہر روز و شب

ہو خدا کا قرب اُسکی جان مین
اور یہ کی حق سے مناجات اُسگھڑی

یعنی خوش بیٹھی تھی مین اے کبریا
وصف کا میرے کوئی وصف نہ تھا

خلق مین مشہور کرکے اے خدا
ہے یہ بند آہ ہے بھی اس سخت تر

خلق مین جو ہوگیا مشہور تر
بغض و حرص و دشمنی کینہ و خشم

ہر طرف سے اُسکے اوپر کر ہجوم
دامن عزلت پکڑ او دامن جاہ

کرکے عزلت ہو گمنامی کی راہ
کیا قدر جانے وہ گمنامی کی بہار

عرض کرتے تھے کہ ای پروردگار
حال میرا تجھ پر ہے سب آشکار

رات بھر روکے بصد سوز جگر
مجھ غریب و مفلس و بیمار پر

ہے ترے فضل و کرم پر اعتماد
وعدہ کرآیا ہون مین اُس سے ضرور

اور عطا تحفہ کی قیمت مجھکو کر
کر مجھے رسوا نہ اندر مرد و زن

کر نہ مجھکو سامنے تاجر کے خوار
تا گمان ٹھوکا کسی نے آکے در

آگیا دریا کرم کا جوش پر
اوشمع روشن لئے ہمرہ غلام

با لباس فاخرہ روے منیر
ہون مین احمد بن مثنیٰ ای جناب

تھیلیان پر زر لئے ہاتھ مین سب
خوابمین یون ہو پہونچی ہاتف کی ندا

کسلئے آیا کہا اے نیک خو
جان تو اوسکی خوشی میری خوشی

جا کے سری کی نظر کر اس زمان
سجدہ شکر حق کی نعمت کا کیا

ہو یہ مقبول جو کچھ لایا ہو نمین
لیگئے تشریف تحفہ کی طرف

باہر آئے شیخ با شوق دراز
بیٹھا ہے آنکھین لگائے چار سو

لیگئے اوسکو بمارستانمین
قرب تحفہ رکھتی ہے یہ قدر شان

عرض کی آوکہ اب مجھپر کھلا
فضل رب کا اُسپہ ہر روز و شب

بے شبہ تحفہ ہے مقبول خدا
اور یہ کی حق سے مناجات اُسگھڑی

نور و عظمت اُسکو ہے ہر آنمین
وصف کا میرے کوئی وصف نہ تھا

تو نے عالم مین مرا شہرہ کیا
ہے یہ بند آہ ہے بھی اس سخت تر

کر دیا مجھکو بلا مین مبتلا
بغض و حرص و دشمنی کینہ و خشم

کھلگئے سو آفتون کے اسپہ در
دامن عزلت پکڑ او دامن جاہ

آکر ہر سے ہے جیسا ہجوم
کیا قدر جانے وہ گمنامی کی بہار

آفت شہرت سے جب پکڑی پناہ

شبقدر سے قدر گم ہونیکی پوچھ — عظمت عزلت کو اسم اعظم کو پوچھ
آگیا تاجر بھی اتنے مین وہان — آنسوؤنکی سیل چہرہ پر روان
شیخ نے پھر پیش کی ہمیان زر — عرض کی تاجر نے اونکو دیکھکر
قیمت تحفہ ہے بس اس سے سوا — اس سے اسکو کب کروں دل سے جدا
روکے تاجر نے کہی آخر یہ بات — خواب مین حق نے کہا مجکو یہ رات
جان سے میرے طرف مایل ہے یہ — ہے نہ دیوانی بہت عاقل ہے یہ
اب اگر دنیا کی دولت دو تمام — کب قبول اُسکو مین ای نیکنام
اور جو کچھ ہے سیم و زر اُسکے سوا — وہ بھی مین نے سب فقیرونکو دیا
حق کی مرضی پر پلٹا تاجر نے گھر — باندھلی مولی کو رستہ مین مگر
اور کہا گویا کہ رب العلمین — خوش مری اعمال سے ہرگز نہین
مجھ سے راضی ہو تا گر پروردگار — مال میرا ہوتا تحفہ پر نثار
پاس میرے مال و زر جتنا ہے اب — خالصاً للہ دیا مین نے سبکا سب
پاس میرے جسقدر ہے ملک و مال — ترک کرکے کر دیا مین بے ملال
الغرض دولت لٹا کر میرے نے — رکھا اک فقر پر میرے نے
پڑ گیا تحفہ کی برکت کا اثر — عشق کا تحفہ کے اک شعلہ اٹھا
عشق کے دریا مین خوب تھی غوطہ زن — کرلیا اپنا سا سبکو یک بیک
پکڑے خرپوزہ سو خربوزہ تو رنگ — تو بھی ہو کامل کا بھائی ہمنشین
ہوئے اُن مرغابیوں کے ساتھ ساتھ — گرچہ ہو تو سنگ و آہن سے بتر
رات اندھیری اور رہ مین گھاٹیان — بے شبہ بیڑا بلا کی ہے میان

بیان تاثیر صحبت کاملان و تحریص صحبت و خدمت ایشان

عظمت عزلت کو اسم اعظم کو پوچھ
آنسوؤنکی سیل چہرہ پر روان
عرض کی تاجر نے اونکو دیکھکر
اس سے اسکو کب کروں دل سے جدا
خواب مین حق نے کہا مجکو یہ رات
ہے نہ دیوانی بہت عاقل ہے یہ
کب قبول اُسکو مین ای نیکنام
وہ بھی مین نے سب فقیرونکو دیا
باندھلی مولی کو رستہ مین مگر
خوش مری اعمال سے ہرگز نہین
مال میرا ہوتا تحفہ پر نثار
خالصاً للہ دیا مین نے سبکا سب
ترک کرکے کر دیا مین نے بلال
رکھا اک فقر پر میرے نے
پڑ گیا تحفہ کی برکت کا اثر
عشق کا تحفہ کے اک شعلہ اٹھا
عشق کے دریا مین خوب تھی غوطہ زن
کرلیا اپنا سا سبکو یک بیک
خوگر کا ہو سنگ و شجر مین جب اثر
ہوئی بس اکسیر کامل کی نظر
ہو تو اُن شیر و نمر قدموں پر نثار
خاک سے کم ہے جو ہو خاکی کا یار
ڈھونڈ حق کے یار کو اے مرد کار
بحر مقصد بیکران اور دور ساحل

قدر اور عظمت اگر چاہے ہے تو
شیخ بولے غم نکر آیا ہو نہین
مین نہین دیتا ہون اس تحفہ کو اب
پھر بڑھائے اور درہم چند بار
یعنے ہے مقبول حق تحفہ ضرور
ہو گیا جب ظاہرا و سکا مرتبا
خالصاً للہ اب مین بالیقین
کر دیا سب کچھ رہ حق مین نثار
میرے نے جو حال تاجر کا سنا
جو رہا محروم اس حرکت سے مین
شیخ سے پھر میر بولا بھر کے آہ
چھوڑ کر کے حشمت و جاہ و سریر
کر دیا راہ خدا مین سب سبیل
دے اپنی سب مرادین توڑ کر

صحبت و خدمت ایشان

بیٹھکر خلوت مین گم کر آپ کو
جسکا تو طالب ہے وہ لایا ہو نہین
قیمت اُسکی دیسکیگا کوئی کب
بڑھتے بڑھتے پہنچے تا چالیس خراس
پاس میرے خویش و بیگانہ سمو دور
کر سکے کون اُسکی اب بیع و شرا
کر دیا آزاد تحفہ کے تئین
تا کردن حاصل رضای کردگار
ہاتھ سر پہ مار کر رونے لگا
جل گیا سر تا قدم حسرت سے مین
تم رہو اسبات کے میرے گواہ
راہ مین جنگی مین ہوتا ہون فقیر
بس مجھے کافی ہے وہ نعم الوکیل
باندھلی مولی کی مرضی پر کمر
کر دیا یک لخت سبکو راہبر
گھر دئے ہمسایونکے سب بھی جلا
پاس اونکو بھی نہ کوڑی رہ زن
صحبت کامل ندے کیونکر ثمر
سنگ و آہن جس سے ہووے لعل و زر
پھر شکار معرفت کا کر شکار
صحبت نوری سے دیکھ سوبہا
تا خدا تیرا ہو یار اور رنگسار
رکھ ستار و پر نظر تا ہو پناہ

خدمت کامل کو کر تو اختیار — دین و دنیا کی ہوں تا سب راست کام — تا توانی بندہ شو سلطان مباش

آزاد شدن تحفہ رضی اللہ عنہا و گریختن آواز خلق

خاکپائی کاملان ہو ای پسر — شیر غرّان کیطرح وانسی اُٹھی — جسم سے پوشاک پھر کر کی مدد

درد کی برکت نے تحفہ کیغرض — ٹالکا ٹکڑا لیا اک سر پہ ڈال — جائے اطلس کر لیا تن پر پلاس

اسکی صحبت نے کیا ایسا اثر — عشق کی لی ڈال اپنے سر پہ خاک — ترک و لسے کر دیا راحت کا پاس

تحفہ بندو بندگی سے جب چھوٹی — اور عصائی آہ ہاتھو نمین لیا — بانہ دھی بیتابی کی پٹکے سے کمر

سب لباس فاخرہ تن سے کال — پکڑا شہر نا مرادی کا طریق — اور کیا آنکھو نسی جاری بحر خون

عقل کی چادر کو کر کے چاک چاک — کر دیا آزاد حق نے تب جب — آہ بھر کے عرض کی تحفہ نے یون

اشک کے دانو نکی لی تسبیح بنا — واسطے اوسکے ہی جان کھوتی ہو نمین — بھاگتی ہون اُس سے مین اُسکیطرف

درد و رنج و غم کو کر اپنا رفیق — دلسے مائل ہون مین اُسپر سر بسر — جبتلک اُس تک نہین پہنچو نگی مین

وقت ہنسنیکا ہی نے رونیکا اب — پائی فرقت مین ہو نمین پائمال — ماہی بے آب کو کب ہو قرار

اُس سے اُسپر روتی یا ہنستی ہو نمین — جبتلک دیکھے نہ روی گل کو آہ — نانہ دیکھونگی لب ندان یار

چاہتی ہون اُس سے اُسکو خاص تر — مین ہو نگی غم سے جل جلکر تباہ — اُسکے سودائی محبت مین تباہ

جبتلک ہو گا نہ دلبر کا وصال — غنچہ سان پر خون رہیگا میرا دل — گرچہ ہے دلبر مرا ہر لحظہ پاس

ہو قرار و صبر کب بلبل کو آہ — پر ترقی پر ہے عاشق کا خیال — ای برادر بی نہایت درگہی است

نانہ دیکھون شعلہ رخسار ماہ — چھوڑ کر سکو لیا جنگل کا راہ — وہانسی دامن جھاڑ کر وہ چاک جیب

نانہ جاؤنگی مین اُس گلگونسی مل — باہر آئے دیکھا تحفہ کی تئین — ڈھونڈا ہر چند سب نے اوسکو جا بجا

گرچہ ہے ہر دم نیا جلوہ وصال — اُڑ گئی جھٹ ہوتے ہی گھر سے بدر — ہلگیا خشکی سے ناگہ سب خواہ

کیکے یہ اور اُسکے بازاری واہ — ٹھہرتی ہر وہ کب جنت سے ورے — بلبل بے بس جو تھی پنجرہ مین واہ

رفتن شیخ و تاجر و امیر احمد بن مثنی

مشیخ اور تاجر وغیرہ بعد ازین — ہم نشان اُسکا کہان پاؤ تم — زخم خورچون گوی شو چوگان مباش

چھوٹے بے جیے قفس سے جانور — اب نشان اُسکا کہان پاؤ تم — بہتر اُس سے ہے کہ ہو تو تاج سر

روح صالح تن سے خون فرقت کی سی — وہ ہوا صحرا بق و دق مین گم — کھو دیا اِن سب کار و حانی مرض

دام مین قید آہوی وحشی جو تھا — وہ ہوا صحرا بق و دق مین گم — ہو گئے اکثیر سے چون مثل زر

اب نشان اُسکا کہان پاؤ تم — وہ ہوا صحرا بق و دق مین گم — تن پہ اک کملی پرانی ڈال لی

بہ بیت اللہ وانتقال کردن امیر در راہ مکہ وملاقات شدن شیخ از تحفہ وانتقال نمودن تحفہ وتاجر

جب نہ تحفہ کا پتا اُن کو ملا
شیخ و تاجر میر تینون ہو بہم
جب نہ پایا تحفۂ جان کاہ کو
دولتِ دنیا تو تھی کر کے نثار
ایکدن باشوق دل و رسینہ صاف
تھا یہ اک مضمون آسمان لیکیساتھ
ہے چراغِ شب سیہ روزون کا تو
درد ہے تیرا شفا بیمار کی
عاشق حق نت ہی دنیا مین مریض
سُنکے اُس سے شیخ مضمون دعا
سُنکے اُسدم شیخ کی آواز پا
شیخ نے پوچھا کہ تو کون ہی بتا
رحم حق تجھپر ہوے رحمت کی جا
مین ہون تحفہ جسکو کی تمنے رہا
ہی پڑی اک غار مین وہ پاک تن
سر و سیمین قد ہوا اُسکا خلال
قطرۂ خون تھے ہزارون چشم پر
کیا ہوا حاصل تجھے کہہ بعد ازان
جب سے چھوڑا دوستون اور شہر کو
اسم اعظم سے تمھین ہوگا عیان
قدر و قیمت پائی مین مچھنے مین یون

چلدیے پھر تینون بیت اللہ کو
جان بھی جان آفرین پر کی نثار
کر رہے تھے شیخ کعبہ کا طواف
یعنے کہتا ہی کوئی بیدل یہ بات
شادی دل ہی غم اندوزون کا تو
زخم تیرا ہے دوا دل زار کی
آہ و درد اسکی دوا ہے بے نقیض
مثل سیل اشک اُسجانب چلا
چونکہ اُٹھی یکبارگی دو پا رسا
جسکے نالہ سے مرا دل خوش ہوا
آشنا کے بعد ہونا آشنا
پائی پردہ سے ترے مین سونوا
خاک مین غلطان ہے اُسکا تن ہنوز
بدر تن گھٹکر ہوا مثل ہلال
سو لبونپر آہ و نالہ پر شرر
خلق سے ہوکر کے خلوت مین نہان
تو نے کیا دیکھے کرم حق کی کہو
کیا ملی عظمت سے ہوکر نہان
لعل و گوہر کوہ کو کے مین جون

مر گیا اُنمین سے رستہ مین امیر
سیر تو اودھر گیا مر راہ مین
اک صدا پر درد آئی کان مین
ای مرے معبود ای محبوب دل
رہنمائی تجھ سے ہے گمراہ کو
پیاس تیری شوق کی رکھتا ہی جو
جو کہ ہو غم سے ترے پر اضطرار
جاکے دیکھا اک طرف اک خستہ تن
سر اُٹھا کر اُسنے دیکھا شیخ کو
سُنکے بولے لا الہ الا ہو
تم گئے کیا بھول ای سری مجھی
شیخ نے دیکھا جو اُسکو غور کر
ہو گئی ہے زہد سے جیسے خیال
ہو گیا قامت الف سے اُسکا نون
شیخ نے تحفہ سے پوچھا اے قمر
تجھکو تنہائی مین کیا حق نے دیا
عرض کی تحفہ نے اے والا قدر
مین جو پایا خاک مین عزلت کی دل
سیم و زر کی جون مجھے اک تکیہ سیخ

کر دیا پھر عزم بیت اللہ کا
متفق ہو کر کیا قصد حرم
حسرت و درد و الم کا کھا کے تیر
شیخ و تاجر پہنچے بیت اللہ مین
جس سے جوش اُنکی پڑا آجان مین
ای مرے مقصود ای مطلوب دل
دے ہی آگاہی تو جان آگاہ کو
تیرے آب وصل بن کب سیر ہو
بے ترے دیکھے اُسے ہو کب قرار
سر بسجدہ خاک مین ہی فرہ زن
اور کہا اے شیخ سری خوش تو ہو
جہل ہو بعد علم کے ای نیک خو
مین ہون تحفہ مول لیتی تجھ سے
مثل تنکا ہو گئی ہے سوکھ کر
ہے گل پژمردہ کانٹی کی مثال
مار مردہ کی طرح کا کل نگون
نخل تنہائی سے پائے کیا ثمر
کر بیان کچھ لطف و صف کبریا
شب قدر رز چھپکے پائی کیا قدر
خاک سے پاتا ہے جون ہر تخم پھل
ملگیا کان نہانے ایک گنج

خلق کے مسلم ہوئی ہون مین نہان — جو نہان تھا ہو گیا مجھپر عیان — لاکھ مین ہے اک کرم اوسکا نصیب ہے

تخت پر اپنی محبت کے بٹھا — تاج الفت کا مرے سر پر دھرا — دفع درد و غم مرا سب کر دیا

قربت حق سے ملے انسیت مجھے — غیر اسکی سب سے ہی وحشت مجھے — شیخ نے اُس سے کہا یون وہ آیا

تھا مرے ہمراہ عرب کی راہ مین — مر گیا غم سے وہ تیری چاہ مین — یون کہا تحفہ نے وہ نیکو سیرت

حق تعالی کی مرا الفت مین وہ — ہمقرین ہیگا مرا جنت مین وہ — حق نے بخشا ہے اُسے وہ مرتبا

شیخ بولے وہ کریم بے ریا — حظ آزادی تجھے جس نے دیا — تا جر دل خستہ الفت مین تری

ہے طواف اندر تری امید پر — لگ رہی ہی ہر طرف اسکی نظر — سنکے تحفہ نے دعا اک دل مین کر

دم مین بھر کر سانس ٹھنڈی مر گئی — عشق کے سب کام پورے کر گئی — جان مت دی جان اُسنے پا لیا

عزم طاعت مین گذاری یار کی — مرد وار آخر کو جان بھی وار کی — چھوڑ کر اے دل یہ رونا شانگی

غسل تو اپنا کرین گر مجکو غم — جاے ماتم ہی یہ جس جا مین ہو غم — آگیا تا جر بھی ناگہ اُسکے ہی

بید لی سے وہ بھی گر کر خاک پر — مر گیا تحفہ کے رکھ پاؤن پر — جان دی بیساختہ مثل پتنگ

دیکھکر یہ حال بولے شیخ یون — انا للہ الیہ راجعون — بعد ازان تجہیز اور تکفین کر

شیخ نے دو نوکا کر گور و کفن — بعد حج راہی ہوے سوے وطن — رحمت حق ہو جیو شام و سحر

رحمت حق ہو سدا اونپر نثار — دے جگہ ہمکو بھی رب اونکی جوار — بارہ سو تھا اور اکاسی سال ہجر

ہو چکی جب مثنوی تحفہ تمام — ۱۲۸۱ — تحفۃ العشاق رکھا اُسکا نام

دی ہے اپنے قرب مین مجکو جگہ — عشق سے اپنے مرا دل بھر دیا — دے تھا جو قیمت مین تیری زر کثیر

ہیگا ہمسایہ میرا اندر بہشت — آنکھ نے دیکھا نہ کانون نے سنا — چار چشم ہی شوق زیارت مین تری

مر گیُ رکھکر کعبہ پہ سر — جان جانان پہ فدا کی دی جان — سیکھ لے اس سے تو مردانگی

دیکھا تحفہ کو کہ ہے مردہ پڑی — ساتھ اس شیخ کے ملکر بید رنگ — خاک مین دونون کو سونپا سر بسر

اون شہید ونکی روان پاک پر — ہو چکا جب حضرت تحفہ کا ذکر

تمت بالخیر

غذای روح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کس سے ہو حمد و ثنا اوصاف ذات کی — کُن سے پیدا جسنے موجودات کی — اوس وجود پاک کی ہو حمد کب — جلوہ گر ہی جس سے موجود اب
قدرت حق یہ ہی جس سے دو جہان — ہو گئی دو حرف کُن کے عیان — حکم کاف و نون کی ہو قدرتی ہوا — کس سے یہ کونین کا نقشہ بنا
ہی منزہ وہ تو از کون و مکان — اوسکی پر اوصاف قدرت ہین عیان — یا الٰہی تو ہی بیچون و بیچگون — راہ اپنی کا مرا ہو رہنمون
ہی تو ہی پروردگار دو جہان — ہی تو ہی پیدا کنندہ انس و جان — خوان الوان عام ہی سب پر ترا — شکر احسان پر کرون تیرے سدا
ہے طاعت کب مری وقعے بجا — ہان مگر ہو لطف کچھ ہمپر ترا — تجکو جو لائق ہی طاعت ایخدا — ہو ہے شاید جب کسی کچھ ادا

نعت شریف حضرت سید المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

نام پیغمبر ہے اے امداد آ — گر تو اب کام و زبان شیرین ذرا — نام پاک اونکا ہی احمد مجتبےٰ — ہین وہ مقبول جناب کبریا
کس سے ہو وے نعت ختم المرسلین — جز بذات پاک رب العالمین — ذات احمد ہی وہ بحر بیکراں — جسکا اک قطرہ ہی یہ کون و مکان
ذات پاک احمد ہے وانفس و اضحے — جسکے یہ در ہے ہین سارے اولیا — ہی سزاوار اوسکو تاج سر کے — زیب دی ہے خلعت پیغمبری
سرور عالم محمد شاہ دین — پیشوای اولین و آخرین — حکم اونکا ہی جہانمین سر بسر — وہ یہان آئے ہین سب سے پیشتر
ذات پاک اونکی ہے امیوں کا فخر — مدح مبارک ہر چہار خلیفہ و دیگر اصحاب صلعم رضی اللہ عنہم — ہو تو کب ارض و سما حشر و نشر
اوسپہ پڑھ امداد تو لاکھون صلوٰۃ — تجکو ہو جسکی شفاعت سے نجات
آل و اصحاب جتنے ہین تمام — پڑھ تو اونپر سو در و اوسو سلام
شہسوارانِ جہان کردان دین — چار یار مصطفےٰ اہلِ یقین — اولاً بوبکر صدیق اہل دین — دوسرے عادل عمر ذالاامین

تیسرے عثمان باعلم و حیا — جو تھے ہین حضرت علی شیر خدا — اور سب اصحاب اوسکے ذی علوم — ہین ہدایت کے فلک پر نجوم
صدق اور عدل اور سخا اور حیا — ہی انھین چار دنے دین کو آرتقا — اونسے راضی ہی خدا اونسے سدا — اور خوش ہین اونسے حضرت مصطفے
تو بھی جان و دل سے ای امداد آ — رہ خدا پر سدا ہر روز و شب — جو کوئی بد اعتقاد انسے ہوا — ہے وہ مردود جناب کبریا

اس داستان مین تبرکا بیان حضرت پیر و مرشد برحق عارف نور مطلق شیخ المشائخ والاولیا حضرت مولانا و اولانا قطب میان دوآب نور الاسلام حضرت خداوندم میانجیو نور محمد جھنجانوی لوہاروی نور اللہ مرقدہ وروح اللہ روحہ العریض قدس سرہ العزیز

نام سے مرشد کے ای امداد آ — دی زبان کو اب کچھ اذکا — سرور عالم شہ دنیا و دین — عاشق و معشوق رب العالمین
ماہی دریاے توحید خدا — مظہر حق مصدر سر خفا — واقف اسرار حق دانای راز — بے نیاز عالم سے حق سے نیاز
شاہ دین سرخیل جملہ اولیا — تاج بخش اصفیا و اتقیا — پیشوا و شاہ شاہان جہان — مقتدای جان جانان جہان
رہنمای زندہ ارباب علم — رہبر ہر قدوہ اصحاب علم — حامی دین متین خیر الامم — دافع بدعات و کین کفر و ظلم
اختر برج ہدا ماہ عطا — بحر علم معرفت نجم الہدا — قبلہ ارباب اصحاب یقین — کعبہ عباد و زہا اہل دین
یعنی پیر اور مرشد اور مولا مرے — حضرت نور محمد نیک پے — حضرت نور محمد اولیا — پیر و مرشد ہین مرے اور رہنما
ہین وہ بیشک مظہر انوار حق — سر سے پا تک مصدر انوار حق — دیکھ ٹک جلوہ ذرا اوس نور کا — جس سے ہی ہر پرتو یہ دو نور سرا
ساری عالم پر ہے اوسکا پرتو — کونسی جادہ نہین جلوہ نما — جسکے سر پر خاص سایہ اوسکا ہو — ملک غیبی کا ہوا سلطان وہ
خاص جلوہ کی چمک جھلکی ہوئی — چرخ غیبے کا ہوا ماہ جلی — چشم رحمت سے نظر جسپر کرے — قطرہ سے دریا ہو وہ پل مارتے
پرتو سے اوسکے ہوا روشن جہان — ہو گیا ذرہ سے خورشید ضیا — پرتو اوسکا اوسکے کیا ہو دیکھتے — ہی ہر اک انمین سے نور شید جہان
ہی یہ خورشید فلک بے قیل و قال — کیونکہ ہین یہ سب کے سب خورشید جان — اور یہ ہی آفتاب آسمان
اس سے حاصل کار غیر اور اوسکے یار — روشنی سے ادنکے ہو دنیا کا کار — نور سے اونکے ہو صیقل دل کا یار
ہر جگہ نور محمد جلوہ گر — چاہیے تجکو اگر وصل خدا — سایہ نور محمد مین رہ آ
روی جانان پر پڑی تیری نظر — الغرض جو راہ حق مطلوب ہے — جا قدم لی ڈور میرے پیر کے
عکس سے اس نور کے تا ای پسر

گرچہ یاسے کرگئی ہین انتقال — فیض باطن ہی دلا اونکا کمال — بلکہ سو چند اس سے ہی نور و ضیا — کیونکہ پردہ جسم کا بھی اٹھ گیا
اتو بیشک وہ سراسر نور ہے — نور ہی سایہ سے بالکل دور ہے — سال تاریخ و تولد اور وفات — اونکی دونو مجھسے سن ای نکلتا
جب ہوا پیدا وہ نور معرفت — شبلی دوران ادہم کی صفت — بارہ سو پر تھا زیادہ اکیسواں
بارہ سو اونسٹھ مین کرگئے انتقال — اس جہانسے جاملے باذی الجلال — ہجرت نبوی کا ای فرخندہ فال — جسکو ہو شوق دیدار خدا
مولد و مرقد شریف اونکا کیسر — خلق مین روشن ہی چون شمس و قمر — اونکی مرقد کی کرے زیارت وہ جا
شہر جنبجانہ ہی اک جاے ہدا — مسکن دلواہے اوسجا اونکا — گر نہ آوے تجکو کوری ہی نظر — پوچھ لے مجھسے تو اب انی خبر
متصل اوس شہر کے انی مکان — ہی عجب دل چسپ درگاہ امام — اوسجگہ تو جان لے اے ہوشیار
پاس اوس مرقد کے قبلہ رخ بنی — ہی زیارتگاہ میرے پیر کی — سید محمود ہی نام شریف — ہی مکان وہ بس عجیب و بس لطیف
اعتقاد دلسے جو جاوے وہان — اوسیے اسرار باطن ہون عیان — اوسجگہ ہی مرقد پاک جناب — سر جھکاتی ہین جہان سب شیخ و شباب
کرتے ہی یارات مزار پاک کی — ہو دین ظاہر او سیہ اسرار خفی — دیکھتے ہی اوسکی بجکو یقین — اوسکو ہو دیدار رب العالمین
جو نہو قدرت تجھے اوس تک رسا — اوسکے خلفا کی تو جا دین سے لگ — کیون پھرے ہی جا بجا سرمارتا — سایہ نور محمدی مین تو آ
ہین مرید اور ظاہ اونکے بیشما — جنکی برکت ہی جہانمین آشکا — ہین بہت اونکی خلیفہ اور مرید — پاسکے ہی اونکو کتب ای سعید
اونکا رتبہ کب تجھے آوے نظر — ہوتا ہی تو بالکل بے بصر — لیکہ اونکا مرتبہ دیکھے ہی وہ — چشم بینا دل مصفا چاہیے
طالب صادق ہی جو تو ای میان — دون تا خانہ کا مین اونکی نشان — الغرض گر تجکو اوسکا منظور ہے — دون تا بعضو کا انمین تجھے
ہین خلیفہ اونکے گرچہ بیشما — نور سے جنکے ہی روشن سب جہان — راہ حق تجکو اگر مطلوب ہے — قصبہ تھانہ بھون کا راہ لے
صحبت اونکی جان یار ایسی ہی — جنکے ملنے سے ہو دل خالص صفا — فیض اونکا عام ہی اک خاص و — چھوڑ گھر اور جلد لیجا اونکا در
دیکھتے ہی اونکی دم مین ای دمی — سوبرس کا بت پرست ہووے وہی — ہی نگہ مین مقتدر اونکی اثر — سنگریزے جس سے ہون رشک قمر
ہین خلیفہ اونکے گرچہ بیشما — لیکہ اونمین ہین دو اعلے وقار — اسطرح چھوڑ کر مردان مرد — چھانتا پھرتا ہی کیون عالم مین گرد
نیز برج کرم ماہ عطا — گوہر درج نعم بحر سخا — انمین سے دو شخص ہین اہل ہدا — ماہ برج معرفت شمس الضحی
عالم و زاہد ولی اہل مقام — متقی دیار سا و نیکنام — صاحب ارشاد تلقین ہدا — عارف حق نائب خیر الورا
دوسرے شیخ محمد مولوی — علم و زہد اونکا ہی عالم پر جلی — یعنی ہین حافظ محمد ضامن اب — عاشق حق طالب ہین جنسے خلق
وصف اونکا ہو سکے کس سے ادا — بحر عرفان کے ہین دو نوآشنا — ظاہری و باطنی با اہتدا — فیض کے طالب ہین جنسے خلق سب
دیکھنے کو حق کرے آنکھین مین دو — بیحجاب ہو دیکھ انسے یار کو — مجمع البحرین ہین عین عیان — جنسے باغ دو جہان سرسبز ہے
دیکھنے کو مصحف رخسار جان — چشمہ عینک ہین دو نون آنکھ کا — چشمہ عینک ہین دو نون آنکھ کا

مناجات بجناب باریتعالے

ملک غیبی کی ہین دو شمس و قمر — نور سے دیکھا اونکی روشنی بصر — شمع دو ہاتھون دیتے ہین ہی ہمیں

اوسیہ بھی پھر تو اگر اندھیارے — کوئی فرقت مین ہمین تیری پڑی — ہین بھی تو اوس کا یہ ہوا آہ

اونکی برکت سے مجھے بھی یا خدا — گفتگو بردار ہون گر اوس نور کا — نیک ہون یا بد بھلا ہون یا برا

ساتھ کا بیرے ہراک واصل ہوا — دوسرا در مجکو اب ملتا نہین — اپنی رحمت سے ملا یا در کر

گرچہ نالائق ہون بدکار اور برا — پر نہ تجھکو تجھ سوا ہے دوسرا — رکھ کے عزت پر مجھی مت کر تو خوار

ست اڈھا ذلت سے اس کہتے ہین — ہاتھ سے تیرے ہو جو ہو در کس — تجھے ہی شرمندگی بس ہے مجھے

سب مجھے ہین بندے تیرے بے انتہا — ایک مدت تک ہمین دی تر تر — ہو کے قائل اپنی تقصیرات سے

مت سلیط مجھپہ کر شیطان نفس — تیرے آگے عجز و زاری کی سوا — آہ و زاری سے اڈھا دست دعا

شامت اعمال سے اپنے مگر — اور کی خواہش نہ اب کرنا ہمین — ذکر گدائی تاجداری چاہیے

کیا کرون مین عذر تقصیرات کا — جسنے ہو مین سب خیال غیر تھا — دے مجھے اب ہوش یا رب اسقدر

تجکو ہی تجھسے طلب کرتا ہون مین — فکر ہو تیرا ہو دے سدا — غیر تیرے جو ہو دے دور ہو

کر مجھے یون اپنی الفت سے تو مست — مظہر انوار سے پر نور کر — دے ترا لب ایسی تو اپنی عشق کی

ذکر ہو تیرا ہو دے سدا — ایکدن بیٹھون نہ مین آرام سے — ایکدم آرام نہ پاؤن کبھی

فکر باطل دے نکال میرے دور کر — عشق مین کیونکر ہمین آرام و طیب — جو کہ دیکھے مجکو دے آنسو بہا

شغل ہو تیرے درد و غم کی جام سے — درد میرے کو دوا ہو درد دے — آپکو کھو کر مین پاؤن آپ کو

سینہ بریان چشم گریان جان حزین — جس سے ہو جا چشم طوفانکا نزول — جان بریان چشم گریان کر مجھے

درد الفت دے دوا بے دلکو مرے — یا سوا جانان سبکو بھونکدے — تاکہ کردون غرق اوسمین غیر کو

دے دہ گریہ کو مرے شور انی غفور — داغ دلدے کر مجھے باغ و بہار — تاکہ آوے سیر کو وہ گلعذار

کر عطا ایسی طپش دلکو مرے — رنگ غیر آئینہ دلسے دور کر — تاکہ دیکھون اوسمین روے حبیب

خانۂ دلکو مرے ویران کر — جام وحدت سے مجھے یون مست کر — حرف غیریت کا ہو دلسے بدر

دام الفت مین پھنسا کر جلد تر — دی رہائی مجکو یارب اب ایسے — آپکو اپنے مین پاؤن آپ سے

دوست سے کر پیار مرا یون محرم راز — ہر رگ و پے مین سما دے مثل جان — دور ہو حرف دوئی از درمیان

کر جگہ دلبر کی یون دلمین مرے — راہ سیدھی آپ تو اب دیکھیے — تیر اکہلا کے کہان جاؤن خدا

قعر گمراہی مین بیشک پڑے — یہ نہ چھوڑونگا کبھی مین تیرا در — اور نہ کر ذلت گنہ سے شرمسار

ایکر کو چہ کا ذرا رستہ بتا — پر نہ کر شرمندہ آگے اوسکے — اب جو آیا ہون تو مجکو بخشدے

درد مجکو ڈالکر مت کر جدا — مانگتا ہون تجھی سے تجکو اے خدا — پر ترے کو چہ کی خواری چاہیے

تیری الفت سے یہ دل معمور ہو — تجھپہ دیوانہ ہون آٹھون پہر — ایکدم آرام نہ پاؤن کبھی

جو کہ دیکھے مجکو دے آنسو بہا — اب مجکو دے — آپکو کھو کر مین پاؤن آپ کو — جان بریان چشم گریان کر مجھے

لاسوا دلبر کے جو کچھ ہو سو ہو — تاکہ کردون غرق اوسمین غیر کو — تاکہ آوے سیر کو وہ گلعذار

تاکہ دیکھون اوسمین روے حبیب — رنگ غیر آئینہ دلسے دور کر — حرف غیریت کا ہو دلسے بدر

دور ہو حرف دوئی از درمیان — ہر رگ و پے مین سما دے مثل جان — دور ہو حرف دوئی از درمیان

ما دمن کا مرض نرسے دوا ہو — توہی تو باقی رہے تن نہ ہو

اس مین بیان ہی لطف اور احسان کا حضرت مولانا وہادینا و مرشدنا قطب میان دوآب نورالاسلام حضرت خداوندم مولوی نور محمد قدس سرہ کا کہ اوپر مجھہ ناکارہ بیچارہ بدراہ روسیاہ امداد اللہ چشتی نوری عفا اللہ عنہ نا توتے

جلوۂ نور محمد نے اب آ — دو جہان سے مجھکو فارغ کردیا — خود دکھا برق تجلی کا جلال — خرمن تن مین ہے مردی آگ ڈال

دیکھکر اوس شعاع رو کی بہار — ہر بن موسی مری نکلی شرار — اون شرارون کو اجازت دون اگر — خاک کردین ماسوا کو پھونک کر

دیکھتے ہی لالہ رخ کی پھبین — داغ دل سے ہوگیا باغ و چمن — پھنسکر اوسکی زلف امداد مین — دونون عالم ہی ہوا آزاد مین

تھی شب معراج ذرہ زلف بھی — جو تجلی پائی اوسمین ذرہ کی — سو جزن امداد کے سینہ مین ہے

ایک چشمہ بھی جو اوس سے کھولدیں — غرق اوسمین دو نون عالم کو کردین — ایک ذرہ ہی یہ خورا و سی نور کا

گرد کھاؤن اوسکا در شاہوار — دو جہان کو پھینکدون اون نثار — جو دکھا دون اوس تجلی کی جھلک

یہ رہی نہ وہ رہی زمین نہ تو — سو نہی ہو باقی رہی خود ہو ہی ہو — ہو ہی ہو باقی رہی خود ہو ہی

اسجگہ خاموش رہنا چاہیے — بلغ حرف ہو رہی پھر جان تو — غور نعم عام پر کرو السلام

لطف و احسان و سکا کہ سکتا ہی کب — رکھہ قدم امداد اس جا خاتمہ تمام — سر قلم کا بھی قلم اسجا ہی آب

ذوق شوق محبت الٰہی کے بیان مین

دیکھہ یہان مت مار دم امداد آ — درد فرقت سے مرا دل ہی بھرا — تیری دوری سے بہت مایوس ہون

ای خدای مالک ہر دو سرا — ڈھونڈتی تجکو کہان جاؤن بتا — تو ہی بتلا آپ اپنی بجکو راہ

بیقراری ہی بہت ای کبریا — تجھہ تلک مین پہونچ سکتا ہون کہان — واسطے اپنے خدا صورت دکھا

بند بلائے تیرے ای شاہ جہان — آپکی بھی مین نہین کہتا خبر — بحر وحدت سے مجھے لاکر ملا

اس دوئی نے کردیا وہ اسقدر — جلوۂ وحدت دکھا مجکو بتا — تاکہ قید ماسوی سے چھوٹ کر

دور کرکے مجھسے کثرت کے حجاب — تجھہ تلک پہونچون کہین ایسا ہے ہاں — وہ بھی تو اک وقت تھا ای کبریا

پھر مین اپنا اوسکو کرکے رہا — خود جو دیا کر کے کوئی انتما

بحر وحدت مین یہ جان کثرت کی فنا — کچھ دوئی کا تھا نہ دان رنج و محن — ملک ہستی کے ای امداد آ — اگم کیا ہے آپکو تو نے بھلا
قید ہستی مین پھنسا تو اسقدر — اصل کی اپنی نہین تجکو خبر — عہد پیمان جو کیے تھے تو نے دان — کچھ کبھی اونسے یاد کرتا ہی نہین
عہد و پیمان توڑ کر ای بیوفا — راہ سے بے راہ تو اب ہو گیا — جس لیے پیدا کیا تھا تجکو یا — وہ کیا ہر گز نہ تو نے اختیار

بھائی نے یہ مضمون کتاب نان و حلوا کا کہ تصنیف بہاء الدین عالی کی ہی جو مطابق اپنے حال کے تھا لکھا

سن تو ای شکستہ راہ قدیم — اور ای گم کردہ راہ مستقیم — گوش جان سے سن تو بلبل کی ذرا — یار کی باتون کی کہتی ہی کیا
ہی یہ بلبل یار کے گلزار کی — پوچھ باتین اوسسے اوس دلدار کی — آفرین ای بلبل بستان جان — کہہ مرے دلدار کی تو داستان
آفرین ای بلبل دستان سے — آفرین ای قاصد بستان سے — قاصدا جلدی خبر مجکو سنا — کہتا ہی حق مین مری کیا دلربا
مجھسے راضی بھی ہی وہ دلبر بتا — اور مائل بھی ہی کچھ سوز وفا — یا ہمیشہ ہجر پر مسرور ہے — بیچ بتا جو کچھ اوسے منظور ہے
آفرین ای یک فرخ فال سن — آفرین ای مایۂ اقبال سن — آفرین ای بلبل خوشخوان تجھے — ماسوا سے کر دیا فارغ مجھے
ہین نوا مین کیا ترا کمتی ہی سن — آگ جس سے یون بے مرد لمین لگی — سوز دلسے سیری باہ و فغان — ہر ترن سے نکلتا ہی دھوان
آفرین ای ہدہد شہر سبا — آفرین ای قاصدان دلربا — آفرین ای طوطی شکر شکن — تجھپہ ہو قربان میرا جان تن
کہہ تو پھر مجھسے ذرا حال ہمم — لیگیا تحقیق دلسے رنج و غم — نجھکے یار و نکی دی مجکو خبر — تاکہ ہو وین مست سب دیوا رو در
پھر سنا بہر خدا ای نامہ بر — زمزم خیف و منا سے کچھ خبر — تاکہ چھوٹین سنکے حال دلربا — نیل و جان دونون غم مین مبتلا
مسکن و ماوا سی پھر میرے ذرا — دی خبر بہر خدا بہر خدا — اگر کھہ کچھ یار بے پرواہ سی — کیلیے مجھسے وہ اب اراضی ہی
کیون خفا مجھسے ہوا وہ بی سبب — عہد پیمان تو رے کیون بیکحجب — کہہ ذرا بہر خدا اک حرف تو — از زبان آن نگار تند خو
جسسے ہو تسکین کچھ دلکو مرے — وہ بیان کر مجھسے ہون تن بن ترے — ایکدن وہ تھا کہ ہم اور وہ صنم — شل بوی و گل تھے آپسمین بہم
ایکدن وہ تھا کہ ہمسے دلربا — گاہ خوش ہوتا تھا اور گاہی خفا — خوش زمانہ تھا کہ اوس بحر امین — مارتے راہ وفا مین تھے قدم
خوش وہ دوران تھا کہ گاہی از کرم — مجھپہ جو جو گذری تھا اوس امین — اپنے اوس دلبر کی کرتا جستجو
آخرش اک شب بصد رنج و الم — مین کروان تھا گوشہ مین با صنم — پھرتا تھا صحرا بصحرا کو بکو — کھینچتا تھا دلسے آہ پر شرر
جان لبو پر حسرت گفتار سے — دل بھرا تو میرے دیدار سے — سر بزانو غم سے او سنگی نشیمن — آفت دوران بلا مرد و زن
غنچۂ ایام آشوب زمان — خانہ سوز صد جوش بیکران — وہ قیامت قامت پیمان شکن — خود بخود ہوتا ہی بان و تق تیر

ناگہان در سے مرد وہ بیحجاب | لب گزان ڈالے ہوئے خسی نقاب | زلف مشکین دوش پر ڈالے ہوئے | اور نگہ سے کار عالم کا کیے
بیحجابانہ پاس میرے آنکر | پوچھنے مجھسے لگا وہ باخبر | یہ کہ ای شیدا دل محزون مرے | وی بلاکش عاشق مفتون ہے
حال آتش فرقت مین میرے دلکا | کیا ہے کچھ تو منہ سے تو اپنے نکال | مین کہا اوس سے قسم اللہ کی | جان اب مجھ مین کچھ طاقت کہا
بیٹھکر اکدم سرہانے مین پر | اٹھ گیا بیساختہ وہ باخبر | ساتھ اپنے لیگیا وہ خود پرست | عقل و دین میرا وہ سارا ایک نگہ مین
مینے اوس سے کیہا ای خوش ادا | پھیر دیکھو گا مین کب تجکو بتا | یہ لگا کہنے مجھے دیکھیگا تو | خواب مین اپنے پر آدہمکی انکو

یہ داستان بیچ بیان تاسف اور ندامت کے اور صرف کرنے عمر کے بیچ اوس چیز کے کہ نفع ندے قیامت کو اور بیچ معنون اور غرض معنون اور غرض قول نبی صلعم کے کہ سور المومنین شفاء یعنے چھوٹا مومن کا شفا ہے

عمر گذری ساری قیل و قال مین | پھنس رہے غفلت سے اشغال مین | اے ندیم اب بہر حق اٹھ تو یہی | کچھ نہین طاقت ہے اب مجکو ذرا
ای ندیم لب کفش پاسے دور کر | بہر موسی ہے وہ آتش جلوہ گر | دی مجھے اب وہ شراب شعلہ زن | جس سے جلکر خاک ہو تن اور بدن
اور پلا جلد لیدے مجکو شراب | غیر حق ہو جس سے جلکر کیمیاب | وہ شراب اب مجکو دے کہ تو نصیب | راہبر ہو جو کہ در راہ صعیب
دے شراب ایسی مجھے اب جلد تر | مست ہو مین پی سے جسکی اس قدر | جسطرف دیکھون اوٹھا کر نظر | کچھ نہ آوے غیر دلبر کے نظر
وہ پلا مجھکو تو اب بہر خدا | تاکہ فارغ ہوون زقید سوا | اور می خمر الحنا ہے لاؤ تم | چھوڑ پیالونکو لگا دو منہ سے تم
اوٹھ توجہ کر ذرا بہر خدا | کرتا ہے تسبیح اوسکی دل مرا | خوف مت کر اتبوای صاحب شعور | کیونکہ ہے اللہ تو رب غفور
ننگ ہے افسوس وقت عمر اب | حیف ہے صد حیف کھوئی عمر سب | آہ صد افسوس یہ عمر عزیز | کھو رہی اپنے ہاتھ سے بیحد تمیز
علم رسمی دور کر مجھ سے ابھی | عمر علم رسم مین گذری مری | اوس سے کچھ حاصل نہ خط و خال ہے
دلکو کرتا ہے بھی مردی سے بہتر | کچھ نہین حاصل ہے اس سے جز خطر | مولوی بادر نہ کہے یہ کلام
علم کا برتن ہے نی مارے بود | علم کان بر دل نی یارے بود | ہو گیا حق مین وہ تیرے اژدہا
علم سے کر لے وفا نی دلکی یار | ہو وہی پھر تیرا یار و غمگسار | باقی ہے بکرا ابلیس ماشقے

عاشقی کا علم حق ہی اور درست
ہو نہ جس دل مین محبت کا اثر
راز باطن اس سے کب تجھپر ہو باز
جو کوئی قربان نہو دلبر پر
جس کسیکے ہو دل مین مہر یار
علم دین ہی فقہ تفسیر و حدیث
سن تو اس ہفتہ مین ایمرد خدا
یہ علوم اور یہ خیالات صور
دل کو علم عشق سے خالی اگر
حیف ہی رکھتا ہی جو تو ای فضل
چند خوانی حکمت یونانیان
علم معقولات بے بنیاد ہے
دل کو روشن کر بانوار جلی
انکو جو پڑھتا ہی تو ای زشت خو
سورا رسطالیس سور بوعلی
کھا لیا ہی زہر اگر تو نے ذرا
کب تلک افسوس زاری بیشما
کب تلک اس فکر باطل مین بھلا
سن دف و نے وہ کمال مرد حر
تھا عرب مین ایک مرد خوش ادا
اور کہتا تھا یہ خوش الحان سے
کچھ کیا حاصل نہ تمنے زنہار
حق حق و دق دق مین یہ عمر عزیز

اور سوا اسکے ہین سب ہیچ علم
ہی خدا کی مدد اسپر مستیز
گو تری شاگرد ہون سو فخر راز
اوسکا لائق ہی جو ہو تن سے سر
اوسپہ لائق ہی کہ ہو بالا نکا بار
جو سوا اسکے پڑھی ہو وہ خفیف
اب پڑھیگا علم تبلا کو لسا
فضلہ شیطان ہی یہ سنگ پر
رکھتا ہی ای یحیا تک غور کر
سنگ استنجا دیوا مد بغل
حکمت ایمانیان کو ہم نخوان
سفر کو خالی کر گا تا بکے
کیون بنا ہی کافسہ لیس بوعلی
حوک اور کتو کا جھوٹا کھا ہی تو
کب شفا حضرت نے فرمایا ای
جا کے کھا تریاق تا ہو وے شفا
شرم کر حق اور نبی سے اتبو کا
تو رہیگا مبتلا اے بے حیا
کہتا تھا کیا خوب ابن زیدون عرب
عشق سے رکھتا تھا وہ کچھہ کہ ذہا
یعنے اس مضمون کو جی جان سے
خبر خیال اور دو سوا ے ناکار
تمنے کھوئی رائگان ای دل تمیز

ہی بلا شک وہ تو قابل نار کی
کہنہ انبان ہی وہ پر انا ستوان
راز باطن اس سے کب تجھپر کھلے
نام اوسکا لوح انسانی ہی رو
کھو چکا تو عمر اپنے کام کی
سات دن باقی ہین اسمین شک نکر
ہند سہ یا رمل یا اعداد شوم
سنگ استنجا شیطان سے کو جان
دل نہین پر ہے ہشت آب و گل
ای مدرس س عشق ہم بگو
حکمت ایمانیو نکو بھی تو جان
اتبو فصل عشق سے پڑھ یکدو حرف
ہین یہ باطل اور رائگی علم بھی
کہتا ہی موسن کے بھو ٹیکو شفا
کافرون کا جھوٹا ہی اسمین شفا
دلکو و آلودگی سے پاک کر
تو کریگا اب بتا ای زشت خو
در دو غم کا تیرے حامی کار ہو
قول اک مرد عرب کا مجھ سے تو
دائرہ اور نی بجاتا تھا بہم
مدرسہ مین رہ کر یون لیل و نہار
عمر باتون مین کری حق تمام
جسنے یہ تمکو دیا ذہن و ذکا

جسکے دلمین ہو الفت یار کی
جسکے دلمین ہو مہ گلرخان
علم رسمی گو تو کیسا ہی پڑھے
جو ہو وے مبتلاے ماہرو
الغرض اس علم رسمی مین ہے
عمر سے تیری کوئی پوچھے اگر
فلسفہ یا نحو یا طب یا نجوم
جو ہو دل خالی ز عشق دلبران
سنگ استنجا شیطان ہے وہ دل
لوح دلسے فضلہ شیطان دھو
پڑھ چکا تو حکمت یونان
بحث نحو و صرف مین کی عمر صرف
فخر رازی اور ارسطو بوعلے
سرور عالم شہ ہر دو سرا
مومنو کی جھوٹ مین ہو ہے شفا
سینہ اپنا پاک کے تو صدق کا کر
کب تلک بیہودگی سے گفتگو
فکر کر اوسکا جو تیرا یار ہو
گوش جان سے سن ذرا اے نیک خو
ایکدن درخت سے وہ بیخ و غم
ہو وے تم قوم ای مروان کار
جو کہ کرنا تھا کیا تمنے نہ کام
پھر کبھی تمنے نہ ذکر اوسکا کیا

ذکر میں ہو رفکر میں غیر و نکر آہ — جان اور تن کو کیا ناحق تباہ — چھوڑ کر کے تمنے کو چہ یار کا — لے لیا ہے آہ رستہ نار کا
ہی تمھارا ذکر و فکر غیر اجتناب — کچھ نہیں عقبی میں اب تمکو نصیب — علم خود کو تو نہ عقبی میں نجات
ساقیا یک جرعہ از جام قدم — دی تو اب امداد کو بہر کرم — تا کرے شق پردۂ پندار کو — یار کی آنکھوں سے دیکھے یار کو

یہ داستان بیچ قطع علائق اور گوشہ نشین ہونے خلائق سے

جسکو دی توفیق رب العالمین — ہو وہ قیل و قال سے غربت گزین — تجکو خلوت میں ہی غربت ای فتا — اختلاط خلق سے ڈھونڈھے کیا
جو ہے گوشہ سے غربت بر بلا — خلق کے ملنے سے پھر حال ہے کیا — دامن عزلت سے پاست کر کمر — کیوں پھرے ہے چون گدایان در بدر
گوشۂ خلوت میں تو بیٹھا اگر — پھر قدم ہرگز کبھی باہر نہ دھر — جو نو دیو نفس سے یاد و امان — جا پڑی کیطرح سے ہو جا نہان
جسطرح پریان جو رہتی ہیں چھپی — دیو کے ہاتھوں سے رہتی ہیں بچی — افسن و شیطان کی ہاتھوں سے بچ — اسطرح جب تو رہو تو خلق سے
کب حقیقت سے کھلے گا تجھپہ در — تو مجازی سے نگذریگا اگر — جب تلک کہ چھوڑے نہ دنیا کا مزا — ہو کب حاصل تجھکو راہ خدا
جو تو چاہے عزت دنیا و دین — خلوت از مردم دنیا گزین — جسنے پایا کچھ بھی خلوت کا مزا — ہو گیا وہ دو جہاں کا پیشوا
جو ہوئی پوشیدہ سب سے لیل قدر — ہو گئی وہ رشک صد خورشید و در — چھپ رہی ہے جو شب قدر ای فتا — اسلیے مقبول ہے بیشی خدا
ہے نہان جو اسم اعظم اسلیے — ساری ناموں کا وہی سردار ہے — ہو تو گر عالم ہے پنہاں آے ولی — لیل قدر اور اسم اعظم تو ہی
بیٹھ جا گوشہ میں ای فرزانہ مرد — اور جمیع ماسوا اللہ سے ہو فرد — گنج مقصد ہے یہ خلوت ای پسر — لیک علم اور زہد ہوویں جمع گر
علم بن مت بیٹھ گوشہ میں فتا — آمیں ذلت ہے تجھے بے انتہا — اور برا ہے علم بھی بے زہد کے — تو سمجھ اسکو ذلا ای نیک پے
اسپہ یاد آیا مجھے قصہ لطیف — غور سے سن اوسکو ای مرد شریف

حکایت ایک عابد جاہل کی کہ غار میں رہتا تھا اور جوان دنیا دار کی

تھا کسی جا ایک دو شخص اصیل — عالم و فاضل و ذی صاحب کمال — تقی و پارسا و محتشم
رکھتا تھا گھر میں وہ اپنے جا کے پسر — صورت ظاہر میں مانند قمر — لیک باطن میں تھا بد اور زشت خو
ناخلف تھا حد سے زیادہ وہ پسر — گرچہ ظاہر میں تھا از بس خوبرو — علم کی تعلیم کرتا تھا اسے
اپنی کم بختی سے لیکن وہ پسر — الفت بد سے برای نیک نے — نیک باتوں سے اوسے آتی تھی عار
کہتا تھا جس بات کو اوسکا پدر — بھاگتا تھا پڑھنے سے ایدھر اودھر — کرتا تھا صحبت بد دنکی اختیار — باپ نے اوسکے کہ سن ای بیحیا

جو کہ تجکو لکھنا اور پڑہنا نہین
دور ہو جا پاس سے میرے کہین
گاؤ خر بھی تجھکو کہتے ہین شریف

ایسے نالائق سے کیا امید ہے
دین و دنیا مین تو کام آوے مرے
نوکری کر جا کہین اور کہا کھلا

بھائی سے یہ بولا وہ پسر
ہو خوشی میری بھی تو ہی ای پدر
جلد مجکو آج رخصت کیجیے

ایک گھوڑا خوبصورت لیدیجے
اور خرچ راہ کچھ دیدیجیے
قوت بسری اس سے مین اپنی کرون

سکے اوسکے باپ نے پھر جلد تر
کر دیا تیار اسباب سفر
اور خرچ راہ بھی کچھ دیدیا

اور کپڑونکی جو گٹھڑی بنا
ساتھ اوسکے کر دیا اور یون کہا
جا ترا حافظ خدا ای بد گہر

ہو وداع رخصت باپ سے راہی ہوا
پھر نہ مونہ اس طرف کو اسنے کیا
شہر شہر و در بدر پھرنے لگا

رفتہ رفتہ آخرش وہ نوجوان
اک شہر کے بیچ پہونچا ناگہان
کہتے ہین اوس شہر مین تھا اک امیر

اوس امیر نیک کی اخر ش اد
نوکر یکا تھا قلم جاری سدا
وہ تھا عرضی نوکری اوسکی جو

عرضداشتی کی جو مین جا کر کہا
نام اوسکا جھٹ سے روئے مین لکھا
ایکدت تک سوارون مین رہا

پھر جو کی قسمت نے اوسکی یاوری
فوج ساری کا ہوا افسر یہی
چند عرصہ مین ہوا وہ نوجوان

عیش و عشرت مین وہ رہنے لگا
بیغم و بے رنج و محنت سدا
ایکدت تک رہا اوس تبہ پر

اوس پیر کی جس گھڑی ای نیکنام
عیش و عشرت کی ہوئی مدت تمام
کی قضا نے جو نظر نوع دگر

نہ رہا لشکر نہ وہ فوج و سپاہ
نہ وہ دولت نہ وہ حشمت نہ وہ جاہ
نہ قلعہ نہ محل نہ وہ بارگاہ

ہو گیا ویسا کہ تھا پہلے وہ مرد
مفلس و مسکین پھر با سود و درد
ہاتھ سے تقدیر کے وہ بینوا

پھرتا تھا صحرا بصحرا دربدر
فقر و فاقہ سے دلی خستہ جگر
پھرتے پھرتے الغرض با سود و درد

رات کو جا ایک مسجد مین پڑا
ہو گئی اتنے مین صبح جانگزا
ہاسافر جان کر اس شخص کو

الغرض کی رات مسجد مین بسر
صبح ہوتے ہی وہ مرد بینوا
باہر آ مسجد کے در پر ہو کھڑا

سوچنے دل مین لگا اپنے جوان
تھا اسی گشت مین وہ مرد گدا
دیکھتا کیا ہے کہ اک خلق خدا

یا الٰہی اب بتا جاؤن کہان
اپنے اپنے گھر سے ہر اک مرد و زن
جانب صحرا روان ہے بی محن

جاتی ہے جنگل کو دوڑی نے خلل
ہو رہا ہے آج صحرا مین یہ کیا
یہ جا با جو ہر اک جا ہے چلا

دیکھ تو بھی راحیل کر کہ حال
سنتے ہی اوس شہر کی اک کو تھا
اوسمین اک درویش رہتا تھا سدا

ساتھ اون لوگونکے آخر ہو گیا
حق تعالیٰ اوسکو قدرت سے بھرم
بھید بتا تھا اوسی جا پر لیا

رات کے اندر ہی اندر وہ گدا
راتدن کرتا عبادت کو ادا

اسلیے اوس غار سے باہر نہ نکلتا تھا کبھی
وہ فقیر ہر گز نہ نکلے تھا کبھی
اوسکا بعد اک سال کے معمول تھا

تھا معین ایکدن ہر سال مین
باہر اوسدن آتا تھا ہر حالمین
غار سے باہر نکلکر بیٹھتا

خلق اوسکے دیکھنے کیواسطے
جمع ہوتی تھی تلے اوس کوہ کے
کوہ کی چوٹی پہ آکر بیٹھتا

تھا وہ دن عالم مین گویا روز عید
واکا جانا سمجھے تھا ہر اک عید
آیکو دیکھا تا سبکو دیکھتا

الغرض اوسدن اسی معمول پر
جمع خلقت ہوہی تھی بیشتر
اسکی زیارت کے لیے اوسدن سدا

اتنے مین اک شور خلقت سے اوٹھا
آئی حضرت سامنے دیکھو ذرا
لائق اپنے ہر کسی ہر جوان

اوطلب کرتی تھی اوس درویش سے
بس دعاے خیر سب چھوڑے
دیکھی ہوتا ہی یان کیا ماجرا

اور وہ درویش بھی با التجا
اونکے حق مین مانگتا خیر دعا
دور سے کرتا تھا زیارت ہر بشر

شام کے ہوتے ہی وہ پیر ہدا
اوٹھ وہانسے غار کے اندر گیا
لوگ اوس سے بھی دعا کرواتے تھے

سوچی جیمین لگا اپنے جوان
مین بھلا ایدل بتا جاؤن کہان
تھا رہا اوس کوہ کے گرداگرد عام

کر بسر جون یہان اس اکلو
صبحکو پھر دیکھے جو ہو شو
رہگیا وان وہ جوان اصفی

جب گئی تھوڑی سی رات اسکی بیتی
دلمین اوسکے یہ خیال آیا دہین
تو کریگا شہر مین جاکر کے کیا

گر تجھے کچھ عقل ہی ای ہوشیا
کر تو درویشونکی خدمت اختیا
پڑ رہا جنگل مین تنہا خاک پر

صحبت درویش کیحق مین ہے
دشمن ایشان سزاے لعنت ست
اوٹھکے اوس درویش کیخدمت مین چل

اور ساری خلق سے بیمیل رہ
دوست درویشونکا ہو دشمن جنتی
اور ساری خلق ہیچ ہی ترے

دشمن ایشانکا ہی بلاشک دوزخی
ٹھوکرین کھاتا پھری ہی دربدر
چلکے اوس درویش کیخدمت مین اب

دلسے دنیا کی کیون اے بیخبر
دولت دنیا پہ تو مائل نہو
کیا ہی حاصل رنج لیجانا تجھے

آخرت کی کار سے غافل نہو
جاکے قدمونپر پڑا درویش کے
دلمین اپنے پختہ کرکے یہ خیال

اعتقاد دل سے وہ ای نیک پی
عرض کی اوسنے کہ ای پیر ہدا
دیکھکر درویش بولا اکیون

ہی مجھے مطلوب راہ خدا
یہ کہا درویش نے ای نوجوان
اور مجکو چاہتا ہی کچھ نہین

گر یہی منظور ہے تو رہ یہان
بی کیے خدمت کوئی پاتا نہین
میری خدمتمین رہا کر تو سدا

جسنے خدمت کی ہو مخدوم وہ
ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
جسنے خدمت کی نہین محروم وہ

جو مجھے خدمت پسند آئی تری
اکدم مین تجکو کرونگا ولی
آپکو سمجھے تھا عالم اور ولی

جہل سے بدتر نہین ہی کوئی شے
جہل کفر و شرک کی بنیاد ہی
رہتا ہی جاہل ہدایت سے دور

جہل سے ہو دلمین بخوت اور غرور

جہل تن میں اک بلا جان ہے
آدمی جاہل بھی کچھ انسان ہے

تو بھی اے امداد گر ہے ہوشیار
صحبت جاہل سے کر ہر اختیار

ہو یہاں جاہل سے اکثر کام بد
آخرت میں اوسکا ہو نجام بد

جہل سے اپنے گدا نے آہ آہ
عمر کو ناحق کیا برباد و تباہ

الغرض پھر وہ جوان بیباک ہو
پڑ رہا خدمت میں اوس درویش کی

جو کہ فرماتا تھا پیر اوسکو تھا
جان و دل سے خدمت اوسکی کرتا تھا وہ

ایکدن درویش نے اوسکو بلایا
سامنے اپنے بٹھایا با خوشی

اوس جوان نے خوش ہو پایا پیر کو
عرض کی اوسنے کہ اے فرخندہ خو

یہ کہا درویش نے اے نوجوان
جو ترا دل چاہے کر مجھسے بیان

دور کیوں کرتی نہیں تو آنکھ سے
اوسکو تم وقت وضو اغسال کے

دونوں باتوں کا مجھے دے جواب
تاکہ ہو موقوف دلکا پیچ و تاب

یہ کیا تھا عہد میں نے اوسگھڑی
ہیتلک باقی ہی جیمیں میری جی

اس سبب سے راتدن میں بروا
برخلاف نفس کرتا ہوں سدا

یوں کہا اک روز مجھسے نفس نے
عطر مجموعہ کا مجھکو چاہیے

تاکہ آدی نفس قابو میں تمام
اسلیے اسلیے کرتا ہوں کام

بند مینے آنکھ کو یوں کر لیا
حق کی نعمت میں نہو اسراف تا

اسلیے کافی ہی مجھکو ایک بھی
گرچہ مینے بند کر لی دوسری

اسقدر ٹکیا جمائے موم کی
حشر تک ہرگز نہ اوتریگی کبھی

عالم و فاضل ہی پیر اپکا
اوس سے میں اکثر سنی ہو یہ خبر

اوس جنابت سے نہوگا پاکزہ
گو کری سو بار تن کو شست شو

اور تیرا عضو سارا اے عزیز
خشک ہتا ہی سدا کرتے تمیز

دوسرے یہ ناک میں تیری ہی
ایک بتی گوہ کی جو حد سے بڑی

اوسکے اوپر آپکو اب اے فقیر
کتنا ہی تو صاف پاکر دے پنیر

ہو سکے جتنا تو رہ جاہل سے دور
جاہلو پر ہو غضب حق کا ضرور

تیہ کے مانند تو جاہل سے بھاگ
جاہلونکی رہ ہی صحبت مثل آگ

جب تلک زندہ ہی جاہل خوار ہے
عاقبت اوسکا ٹھکانا نار ہے

جہل کا اوسکے کرو نہیں گریبان
قہقہہ مارے ہر اک پیر و جوان

پاس اوس درویش کے رہنے لگا
اوسکے کہنے پر عمل کرنے لگا

ایکدن جب گئی اوسکو گدر
پاس اوس درویش کے ای بیخبر

ہر طرح کی گفتگو کرنے لگا
اوس جوان سے وہ فقیر مہنوا

ہو جو گستاخی مری سدم معاف
عرض خدمت میں کروں میں صاف صاف

عرض کی اوسنے کہ یہ جا آنکی
آنکھ پر ہے موم کی ٹکیا لگی

دوسرے یہ ناک میں تیری جو ہے
اوسکو کرکھنی کا سبب تبلا ہے

یہ کہا درویش نے اے یار غار
جبکہ کی مینے فقیری اختیار

مین کرونگا نفس کے برعکس کار
گو وہ کیسا ہی ذلیل و اوخوار

ناک کی بتی کا اس مجھے سبب
نفس نے اکبار گی خوشبو طلب

مینے بے عطر کے لی ای پسر
گوہ کی بتی ناکمیں اوسنے دھر

اور سن تو دوسرا مجھے یہ آب
آنکھ کے اک بند کرنیکا سبب

کیونکہ دو سے دیکھتے میں جس قدر
ایک سے بھی اتنا آتا ہی نظر

بند کی ہی آنکھ مینے اس قدر
تا کھلے ہرگز نہ یہ پھر عمر بھر

سنکے یہ باتین جوان نے یوں کہا
گرچہ میں جاہل ہون اے مرد خدا

غسل کرنیسے جنابت کے کبھی
خشک بہادی اگر اک بال بھی

کیونکہ دھونا فرض ہیگا جسم
گریہا کچھ خشک پاک ہوتا ہی کب

یعنی تیری آنکھ ساری دیکھ لی
خشک رہتی ہی یہ نیچے موم کی

کسطرح تیری نماز ہووے درست
جبتلک غسل و وضو ہے وہ نہ ہو

ایسے عملونسے خدا دیوی پناہ
دین و دنیا جو کری دونو تباہ

اسطرح کے زہد و تقوی سے کیا
یہ ترا خادم بہت حیران ہی
بنکے یہ باتین جو آئی وہ گدا

زانو و نمین رکھکے سر اپنا فقیر
مارے خفت کے ہوا اب پانی پانی
شہر کے آگے ہون جون باپ پیر

ایک عرصہ تک تامل مین رہا
پھر کہا اپنے اسے اسنے یون کہا
کرکے تو انصاف ایدل اذ ذرا

اوٹھ نہانا فرض کرکے تو بہ جلد
اس جنابت کو بدن سے دور کر
غسل کامل اور وضو کو چیست کر

الغرض نہا دھوکے اوٹھکر پانی
کی ادا اوقات جو تھے سنے نماز
وہ فرا اور حظ اوسے حاصل ہوا

وہ تجلی اوسگھڑی حاصل ہوئی
پہلے اس سے جو ندیکھی تھی کبھی
ہوگیا نادم پہلی باتون سے بلا

علم دین جاکر کے پڑھنے تو لگے
پھر سکھایا کر یہان آکر مجھے
شرم آتی ہی بڑھاپے مجھے

اوس جوان نے سنتے ہی جھٹ کہا
جو کہا تھا پیر نے وہی کیا
سیکھنے سے علم کے اے بہرور

ہوگیا درویش پھر تو بے خلل
عالم و زاہد ولی بے بدل
ہوگئے جب علم اور زہد یکجا

ہونا علم اور زہد آپس مین ہم
رکھہ سکے کب وہ عنان اپنے قدم
علم ہی جو راہ دکھلاوی تجھے

زہد وہ ہی جو اوکھاڑے بیچ کے
جو جو ہی دلمین سواق کو بھرا
زندہ وہ ہی ہو کرے سکے فنا

یہ ہوس دل سے ترے باہر کرے
ڈر تو دلمین حق سے وہ ڈر ان خدا
علم حق جسکو کیا حق نے عطا

انما یخشا ہی اونکی شان مین
یعنی سمجھے اب بہت ڈرتے ہین
عالم و عامل ہین جو بندے مرے

خشیۃ اللہ کو فشان علم جان
دلکو علم خوف سے آباد کر
جا حدیث لو علم تم یاد کر

یعنی فرماتی ہین یہ حضرت نبی
ذکر کیا سننے کا بلکہ بر ملا
رو تو رو تجھسے دوا لے بہا

ساقیا وہ جام اب مجکو پلا
درد غم سے کرکے پر اک جام لا
جلد دی امداد کے منہ سی لگا

تاکہ در دیار جا دل مین سما
درد سی ہو درد اسکے کی دوا
ہیچو مردد نور چراغ بود

اس داستان مین مذمت اون علما کی ہے جو مشابہت رکھتے ہین امرا کی اور دور رہتے ہین فقرا سے

فقر سے ہو علم کو ترتیب ایسی
نے زباغ و راغ و باید گاو خر
فقر سے سوز و نشست علم کی

علم کی عزت بلاشک فقر ہی
فقر و فاقہ عالمون کا فخر ہی
فقر فخری کہتے ہین حضرت نبی

فقر و فاقہ عالمون کا تاج ہی
مومنونکا فقر ہی معراج ہے
فقر و فاقہ ہی عزت علم کی

مولوی کو یہ گمان لاریب ہے
حشمت و جاہ و دولت علم کی
اسکو اسباب جہان سے زیب ہے

علم کا نقصان ہی حضرت موکو — حشمت و مال و منال دنیا ہے
اور کب تک مرغ و ماہی اے اخی — تو کریگا ریب و زینت خوان کی
اتنی مال و منال اے بادب — جز فریب کر کے ہو جمع کب
او یمین بس اتنا تکلف ہو ضرور — جو کی روٹی اور کچھ دال سو
اور یہ تیرا اس قدر مال و منال — جمع ہو کیونکر یہ از وجہ حلال
نان و حلوا قند و شکر قورما — ہو میسر شیشہ کیونکر بھلا
علم دین سیکھون کر و جنڈ کھڑا — اور ہو کھانا پہنا اس طرح کا
آخرش تجکو کرہی دین سے بری — یہ تن آرائی و یہ تن پروری
ایک لقمہ بھی جو کھایا وہ نہ پاک — خاک کھا اور ڈال تو دانتو تہ خاک
تجکو مال و جاہ پر مفتون کرے — نور عرفان کی دلمیں بجھن کرے
ایسا لقمہ دین کو یون کھا دے سن — اندر اندر جس طرح لگ دیمک گھن
یعنے اک دانہ ہوا گر شبہ ناک — اوسکو لیکر حضرت ابراہیم پاک
تخم اوسکا ڈالے اپنے ہاتھ سے — اور گاوے جیغ سے بونا کرے
اور اوسکے کاٹنے کے واسطے — آمہ نوسے اگر دانتے نہ ہے
اور گوندھیں اوسکا دونون حضرت — با خوشی کوثر کے پانی سے اخی
اور جلا دیں اوکو حضرت جبرئیل — لکڑیون طوبی کی جھٹ پٹ قال و قیل
اور پکا دیں حضرت مریم اوسے — نوح کے تنور میں اسی نیک سے
گر یہ اسپر ایسے ایسے ہون عمل — ورنہ اوس لقمہ کا کچھ جاوے خلل
آخرش خاصیت اوسکی جب کھلے — وہ ہی لقمہ زہر ہو تجکو لگے
راہ بہت کا چھڑا کر بے خلاف — راہ دوزخ کا بتا دے تجکو صاف
ورنہ ہوگا دین تیرا سب تباہ — کر علاج اسکا ذرا بہر اللہ
اس سے او حرص سے تو در گذر — کر قناعت پیشہ بہتر در بدر
مہنہ گر کمخواب مخمل گلبدن — اک گز کپڑی ہی ڈھکنے کو بدن

قائم ذخر کب تلک یون بین کر — ہوگا تو آراستہ اسی نما
آپ کر انصاف اے صاحب کمال — ہو میسر کب تجھے یہ از حلال
سو مشقت گر کری ہو مو بمو حال — آوے جب کچھ ہاتھ میں یا حلال
موٹا جھوٹا کپڑا تن ڈھکنے کو ہو — اس سے زیادہ ہو نہ پھر تجکو کچھ
مال و ملک و دولت و باغ و بہا — مسند و تکیہ و خانہ زرنگا
جسکے اوپر آپ کو کتے ہوا — عالم و فاضل ہین ہم یاد تھے
ہاتھ مین کچھ مال لایا شبہ ناک — تاکہ ہو تو نرم یوش اور خوشنما
مال و ملک و دولت و باغ و چمن — ست گرد میں ٹپکینگے طوق رسن
اور یہ لقمہ آخرش اے نیکنام — زہر قاتل ہوتے ہی سن تمام
تو تو اس لقمہ کو کھا دے شیشہ — دین اور ایمان ترا کھاتا ہے یہ
تو برائی اور خباثت بدرگے — شبہ کے لقمہ کی سن مجسے اخی
سیکڑون تعظیم اور عزت سے جا — بو دین کعبہ کے حرم مین برملا
اور پسین آب زمزم کر اوسے — حضرت ابراہیم آکر پے بہ پے
اور پسین حضرت خیر النسا — مجلس اسود سے بنا کر آسیا
اور خمیر اوسکی یہ پڑھیے بعد — فاتحہ یا قل ہو اللہ احد
اور پھونکے آگ اوسکی دمبدم — حضرت عیسی نبی اے محترم
اور اگر چہ توڑ ہی ہو شیار — اوسکی ہر لقمہ پہ بسم اللہ ہزار
باوجود ایسی کرامتونکے یار — وہ خباثت اوسکی ہو پھر آشکار
راہ طاعت مین تجھے بیکار کر — خانۂ دین کو ترے ویران کر
درد دین کا ہو تجھے ایسی اگر — جلد اسکا کر علاج اے بیخبر
کر کے محنت در مشقت با کمال — جا کے بیدا کر تو کھیتی تو ت حلال
جو ہو دے جائے الہی تجھے — رب کے دھکنے کو ہی بس کملی تجھے
نان و حلوا قورمہ زردا پلاؤ — اور بریانی متنجن نان یاؤ

ہون نہ یہ کھاذاگر باقند و نمک
تجکو کافی ہی پیاز و نان خشک
سونے جاندی کے نہون برتن اگر
مٹی کی صحنک بھی کافی ہی مگر

اور نہو دین گر پیالہ زر ناب
کف سے پی سکتا ہی اے یار شتاب
اور نہو دین آب گرزرین لجام
پا پیادہ چل سکے ہین چند گام

جو نہو دے دور باش از پیش و پس
دور باش و نفرت خلق از تو بس
اس سے تہ ہے کہے تجکو ضرور
یا پیادہ چل سکے ہین چند گام

ہو نہ گرد الان کوٹھا کوٹھری
سارا عالم ہر طرف سے دور دور
رہنے کو کافی ہی خس کی جھونپڑی
محمل و دیبا کا تکیہ گر نہ ہو

رکھکے پتھر سر کے نیچے یار سو
اس جہان مین ہی تو چند اک روز کی
جس بچھونے سے کہ بسر اوقات تو
جیکا چاہی تو وہان مین ہو عوض

تجکو حاصل اسکا بدلہ ہو عوض
عمر کا بدلہ نہو سکتا ہے یار
اسکو ہاتھون سے نہ کھوای ہو شتاب
تا کرے امداد جا کر پی تجھے

بیان چیزون مختصر متفرق کا اور بیچ اشارہ قولہ تعالے کے ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ انصاف اور اخلاص کے ساتھ

فرح جان اپنی کر دای عاشقا
دوستی مین اپنی گر تم راست ہو
جو کوئی اس راہ ہی آگاہ ہی
تن کو جانی ہی کہ سنگ راہ ہے

ٹھوکرین کھاتا ہی سکی دہ ہمہ
جو کوئی اس راہ ہی واقف ہوا
جان دی دینے ہی یار دلربا
دو جہانسے اونے بازی جیت

یار کے قدمونپہ جنے جان دی
گنیند دولت کی وہ آخر لیگیا
گاو نفس اپنے کو تو دل تو ہار
کر جوانی مین نثار دو جہان

جا عوان مین ٹک ٹرہ جوان
گر حیات اور عیش خوش چاہتی ہی
اونکی قربانی ہونے جان تو
کر جوانی مین تو قربان آپکو

یعنے بچہ یا کہ بوڑھی گا مین مے
بوڑھے بکریکی تو قربانی نکر
سب ہیچ برباد ایام شباب
جو ہوا بوڑھا گران جانی نکر

کچھ کیا حق کی لیے تو وہ نہ کام
دن جوانی کی ہوی آخر تمام
گذرا سن بیگاہ ادراک سجود
ساٹھ سے بھی عمر زیادہ ہو گئی

کام کی جو بات تھی ہرگز نکی
تا کہ کام آتا وہ تیری یوم دین
ایک بھی سجدہ نہ تو ذکر کیا
وہ کیا ہرگز نہ تو ذای یقین

اب بھی اے عندلیب کیسے سال
کر شروع آہ و فغان چہچہ بنال

جو کیا نالہ نہ در فصل بہار
اس مبارک کو غنیمت جانکر

عجز سے رو کر خدا کی رو بہ رو
کراد اوسکو پڑھا ہے تمام

تا کہ تو جانے زیانکا سود یار
وز معاصی روسیہی تا کے

غرق دریا ہے گناہی تا کے
کب تلک کھیگا اے حال تباہ

اور بدیون سے تو اپنی رو سیاہ
او خلیفہ تھے خدا کے جانشین

حضرت آدم کہ دا اسکی تھی
مذہبی مذہب نکل سبانے جا

اک گنہ کرنی ہے سن اونکو کہا
حق نے جنت سے دیا پھر دور ڈال

اک گنہ کے ساتھ آدم کو نکال
کر مدد یہ وقت ہے امداد کا

حد سے گذرا انتظار اب سا گیا

اس داستان مین بیان ہے مراد قول نبی صلعم کی کہ حب الوطن من الایمان کہ کیا غرض ہے اس سے

قید مین عصیان کے جو قید ہین
سر غیبی سے وہ نا امید ہین

جو گنہ ہوکے پڑے ہین نہان مین
یار کے دیدار سے محروم ہین

تن بدن کو پالتے ہین جو کوئی
قید مین ہین نفس و شیطانکی

لذت تن مین پڑے ہین جو کہ
اونکی گردن مین ہے حبل من مسد

ہند تن کو توڑ زندان سے نکل
یاد کر کوچہ کو اوسکے چل چلیں

اوٹھ توجہ کر سب سے مالک قیوم
یاد کرا وطان اور عہد قدیم

اوٹھ کمین بہر خدا کمر باندھ تو
یار کی تحکو محبت ہے اگر

راہ لے کوچہ کا اوسکے جلد تر
ظاہر اور باطن پہ علم ہے نیک بد

یہ وطن ہند و عراق و شام کے
وہ وطن ہے اور جسکا نام نے

یہ وطن دنیا کے سب ہے اک
دوستی دنیا کی سر ہے ہر خطا

ہو خطا سے کب بچے ایمان عطا
ترک دنیا کو کرے ہے یار جو

چھوڑ کر دنیا کو جاتا ہے وہ یار
اوس وطن کو لفظ ہو کر سیدھا

نیک طالع ہین وہی اے نیک بخت
ہین سعادتمند جو سب چھوڑ کر

رکھتے ہین وہ راہ اصلی پر نظر
جو مسافر جا ہے کرنا گذر

دیکھکر اس راہ کی باغ و بہار
کر لیا تو نے وطن ہے اختیار

اس وطن مین ہے جو یہ دار فنا
اس وطن کو کر دیا تو نے جدا

توڑ اکب تک رہیگا خستہ تن

موڑ منہ اور تن سے جانکو شاد کر — اپنا تو اصلی وطن آباد کر — چھوڑ کر اصلی وطن اپنا بھلا — کوئی ویرانہ مین رہتا ہی بھلا

ہی یہ دنیا خانہ ویران یار — اوسکو نادان ہی کری ہی عمارت — ہی یہ ویرانہ سمجھ اور غور کر — الٹون اوندھیفد و نکرتی ہی گھر

ہی یہ جنت واسطے کفار کے — ظالم و فساق و بداطوار کے — اور مومن کو ہی زندان یہ جہان — عیش اور آرام زمانمین کہان

فکر کر ایسا کوئی اے بیخبر — تاکہ تو اس قید سے ہووے بدر — تو پڑا ہے قید مین اندر زمین

چھوڑ کر کے اپنا خانہ رنگا رنگ — اس نجاست پر ہی تو مفتون یار — دیکھ چل گلزار کی آب و ہوا

کب تلک اے شاہباز پر فتوح — تو رہیگا دور از اقلیم روح — ایسے ویرانہ مین کھولے بال و پر

کب تلک اے ہدہد خوشخبر سبا — تو رہیگا اس سفر مین بستہ پا — اور اوڑا تو آپ کو پھر عرش پر

کیون پڑا خاکی کثافت مین ہی تو — گر تو یوسف ہے کوئین سے اتکل — جسم سے چھوڑ تو روحانی ہو تو

اس نجاست پر یہ حبزہ دیکھکر — ہوگا مفتون تو ای خیر سر — جان مین تو ذی پھنسا یا آپکو

واسطے تصویر جہان کے بیان — آپ کو رسوا کیا اندر جہان — ذکر و فکر حق بھلا اسمین کہان

لوح دل سے سب خیالا تو نکر دے — جان سے اک یار پر مفتون ہو — خالصًا اک دلربا سے دل لگا

جب نہ تجکو ہو پسند ہر جائی پن — کیون نہو میرا راس سے کر گمان — تاکہ ہو معلوم ہو جائیگا حال

حکایت بسبیل تمثیل کے لکھی گئی

تھی اک عورت خوبصورت نازنین — سیمتن نازک بدن اور نازنین — زلف و رخسار و لب اوسکی مشک و عنبر

ایکدن بانازو با صد کر و فر — ایک کوچہ مین ہوا اوسکا گذر — اتفاقًا سوختہ دل اک جوان — دیکھ اوسکو ہو گیا عاشق نہان

اوس پری کا دیکھکر حسن و جمال — ہو گیا وہ مثل تصویر خیال — اڑ گئے سب ہوش و صبر و قرار — ہو گیا کل محو اندر روے یار

اوسکو یون مجنون شدید دیکھکر — عشق کا اسکے ہوا ون یار اثر — یون کہا زن نے اوسے اے بیخبر — حال اپنے کو بیان کر مجھ سے تو

کیون کھڑا ہی کسکا تجکو دھیان ہے — کسلیے آئینہ سان حیران ہی — جا یہان سے دیکھ اپنا کام کر — کیون بلا مین پڑتا ہی اے بیخبر

اوس جوان ذی یون کہا خان جہان — چھوڑ تجکو اب بھلا جاؤن کہان — عشق تیرا لیگیا اے میرجان — ہوش عقل و صبر و تاب و توان

کام مجھکو کچھ نہین اب تجھ سوا — یہ کہا زن ذی اوسے اے بیخبر — اے مری ہمشیرہ مجھسے خوبتر

جسپہ ہین شمس و قمر دونون نثار — دیکھ اوسے ہٹ کر ذرا اے سارہ رو — اتنی ہی پیچھے مرے وہ ماہ رو

ہٹ کے تجھے کو حلاوت ایک کام — جب لگا جانے تو زن ذی دوڑ کر — دھوا اک منہ پر لگائی جلد تر

ایک طمانچہ اوسکے منہ پر مار کر
یہ لگی کہنے اوسے اے خیرہ سر
میری صورت پر اگر عاشق ہے تو
اپنی اس دعوی مین جو صادق ہے تو

غیر پر کی کیون نظر میری سوا
ہے یہ دعوی عشق کا ایسا کیا
کرتا ہے دعوی تو میرے عشق کا
غیر کو یون دل مین پھر دیتا ہے جا

کیا یہی ہے وفای عاشقان
غیر پر مائل ہو ظاہر یا نہان
جو کہ ڈالی غیر پر اپنے نظر
ہے حقیقت مین وہ شرک بیسر

عاشق حق ہو کر دیکھے غیر کو
کعبہ مین جا بے بنا نا دیر کو
رکھتا ہے دل پر تو داغ حب غیر
پھیر جا ہے کوچہ دلبر کی سیر

غیر کو نظر دن سے تو اپنے نکال
چشم دل سے دیکھ پھر حق کا جمال
دوسرا ہے کون بان حق کے سوا
کیلئے احوال بنا ای بیحیا

جو سوا حق کے ہے دی سبکو جلا
ایک دلبر سے تو اپنا دل لگا
جز وجود مطلق اور ہستی پاک
دھیا نمین سے پھر آوے سب خاک

تو کہان ما درین کہان عالم کہان
ہے یہ اک نور منزہ ایجوان
اول و آخر نہان و آشکار
ایک ہے خورشید اور ذرہ ہزار

ہے ہزارون آینہ مین جلوہ گر
ایکصورت جان بے ای بے خبر
ہے ہزارون آئینو نمین اک جمال
اس تکثر سے ہے حیران عقل عقل

ہے کہان یہ کثرت آئینہ جان
ہین سب اسماء صفات ای نکتہ دان
اسسے زیادہ کہ نہین سکتا ہون اب
قید وحدت سے ہوے ہین بند لب

اس شکر نے بند لبونکو کر دیا
گفتگو کی قید سے دل چھوٹ گیا
یار کے کوچے کا دی رستہ بتا
جام وحدت دیکے ساقی جلد تر

ماسوا کی قید سے آزاد کر
ساقیا اس دشت وحشت سے نکال
بحر درد عشق مین ہو غوطہ زن

تاکہ مین سب چھوڑ کر کر بند تن
بحر عشق مین ہو غوطہ زن

اس مین بیان ہے بلاؤن اور محنتون کا جو عشق کی راہ مین ہین اگرچہ بھاری ہین لیکن سبک اور ہلکی ہین عاشقون پر بلکہ بڑی راحتین اور چین ہے اوپر عاشق آزاد کے

ہین طریق عشق مین صد ہا بلا
اے دل غمگین غم مین مبتلا
عشق کرتے ہین لاکھون ہین ایسے
آفت و درد و بلا و رنج و غم

محنت و خواری و ذلت و جفا
انتظاری بیقراری درد سر
کھانا اور پینا نہ سوجھے وہان
ہان مگر اک نالہ و آہ و فغان

ذی عزیز و ذی قریب و ذی شفیق
ذی کوئی غمخوار اور کا ذی رفیق
ہوتے ہین ہمراہ عاشق کے مگر
آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

لیکہ عاشق ہا ہران عشق ہین
ہین وہ خوش ہر دم بلا و رنج مین
عشق کی وہ آزمودہ کار ہین
بادشاہ باطن ہین ظاہر ہین

جانباز یہ ہین ہین پختہ پر نہ خام
بود سے اپنی ہین بیخود لا کلام
تو بھی اے امداد اپنی سے نکل
ہوکے بیخود کوچہ دلبر کو چل

خار و خس کو غیریت کی آگ لگا
با فراغ دل تو تنہا راہ لے
مست ہو تو ہین تجھی ہے فائدا
ڈھونڈ مت اندر خودی کہ بہتری

بہتری ہے بیخودی ہین ای عاشی
راہ مین فقر و فنا کے سہل ہے
جسم جانکو پونچھکر غم کر پہ پے

رنج وغم ہوتا ہی فرحت اور خوشی — جبکہ حاصل ہووے مقصود دلی — بکریونکو دیکھکر گلہ جس طرح — بھیڑیا ہوتا ہی خوش اور فرح
بکریونکی یا نوں کی گرد وغبار — بھیڑیے کی آنکھ میں باغ وبہار — سو بلاؤ درد وغم میں ہمکنان
اونکو حاصل ہیں جمال یار سے — گرچہ تن اونکا مثال خار ہی — ہی اسیصورت سے حال عاشقان
عیش وعشرت جبتلک چھوٹے نہ تو — غیر حق ہی اور منہ موڑے نہ تو — عشق کی راہ میں ہو کب آسودگی
کب بھلا حاصل تجھے ہو راحت — ہو جبتک تجھپر آسایش حرام — رکھہ سکے کب عشق کو رستی میں گام
توشہ ہی اس راہ میں لقوی ترا — مبتلا ہی تو تو اندر جور وفسق — عشق کی رہ ہے رہ خوف ورجا
نان وحلوا کیا ہی نیز چند روز — نیر ناکامی کی ہیں عاکام نے — نان وحلوا کیا ہی یہ باغ وبہار
نان وحلوا کیا ہی یہ باغ وبہار — نان وحلوا طاقمیں کھا ای فتا — نان وحلوا کیا ہی یہ عیش دوام
نان وحلوا کیا ہی یہ باغ وبہار — تیری گردنمیں پڑے جوئے طوق — نان وحلوا کیا ہی فکر نام ونگ — نان وحلوا کیا ہی یہ مال حلال
نان وحلوا کیا ہی یہ باغ وبہار — مسند وتکیہ دخانہ زرنگار — نان وحلوا کیا ہی یہ طول امل — جسکی خاطر ہی یہ ساری صلح وجنگ
نان وحلوا کیا ہی یہ باغ وبہار — یہ سعی تیری ہی از بہر معاش — اور فریب نفس وعلم وعمل
بے بقا کیواسطے اے خود پسند — واسطے دنیا کے دوں کے ہوشیار — زیر منت ہوگا کس کس کا تو
تجکو یہ صبر وتوکل سے چھڑوا — در بدر سو اپھراتا ہی سدا — لیگیا ایک نخت یہ حلوائے نان
گوشہ صبر وتوکل چھوڑکر — کیون پھرے سر مارتا ایدر ادھر — تام تیرا جان امید وغنی
یعنی ہی رزاق وہ پروردگار — رزق سبکو دیتا ہی وہ لیل ونہار — حرف الرزق علی الرب الکریم
جا قناعت پیشہ کر اے بیخبر — صبر کے گوشہ میں تو بیٹھکر — پھر پھرے ہی کسلیے تو دربدر
بکریونکا دیکھکر گلہ جس طرح — بھیڑیا ہوتا ہی خوش اور فرح
ہی اسیصورت سے حال عاشقان — سو بلاؤ درد وغم میں ہمکنان
عشق کی راہ میں ہو کب آسودگی — سرسبز ہی درد وغم آسے کے
ہو جبتک تجھپر آسایش حرام — رکھہ سکے کب عشق کو رستی میں گام
غیر ناکامی کی ہیں عاکام نے — عشق کی رہ ہے رہ خوف ورجا
نان وحلوا کیا ہی تیرا جاہ ومال — بلغ وراغ وحشمت واقبال حال
نان وحلوا کیا ہی فکر نام ونگ — جسکی خاطر ہی یہ ساری صلح وجنگ
نان وحلوا کیا ہی یہ طول امل — اور فریب نفس وعلم وعمل
واسطے دنیا کے دوں کے ہوشیار — زیر منت ہوگا کس کس کا تو
عیش اور آرام تیرا ایجوان — لیگیا ایک نخت یہ حلوائے نان
در بدر سو اپھراتا ہی سدا — نام تیرا جان امید وغنی
کیون پھرے سر مارتا ایدر ادھر — حرف الرزق علی الرب الکریم
رزق سبکو دیتا ہی وہ لیل ونہار — پھر پھرے ہی کسلیے تو دربدر
صبر کے گوشہ میں تو بیٹھکر — تاکہ دے تجکو دکھا راہ ہدا

اسمین بیان اوس عابد کا ہی کہ دنیا کو ترک کرکے پہاڑ کی غار میں بیٹھا تھا اور آزمانا اللہ تعالے کا اوسکو امتحاناً اور نصیحت لینی اوسکو ایک کتے کی

کوہ لبنان میں تھا اک عابد مقیم — غار میں جسطرح اصحاب الرقیم — جھوڑکر ظاہر کی ساری خلق — غار میں بیٹھا کرتا تھا یاد حق
دنکو رہتا تھا ہمیشہ وزہ دار — راتکو کرتا عبادت بے شمار — قدرت حق ہی اوسی اک وقت پر — نان وحلوا یہونیتا انی مور
آدھا اوس سے رات کو کھاتا تھا وہ — اور سحر وہ نوش کرتا نصف جو — الغرض وہ راتدن مرد خدا — یاد میں اللہ کی مشغول تھا
یون بسر اوقات کرتا تھا گدا — فکر کھانے پینے کا اوسکو نتھا — بے مشقت اوسکو بے محنت ملا
آخرش اک روز بہر امتحان — ہو گیا موقوف وہ حلوائے نان — انتظاری کی نہ آیا پر طعام — وہ ہوا زار ونحیف ای نیکنام

جب آیا شام سے لے تا سحر
اور نکی اوسنے عبادت کچھ ادا
آخر شب اوٹھکر وہ بیصبر اضطراب
جبکہ چاروں طرف کی اوسنے نظر
سن تو اوس قریہ میں بستے تھے تمام
گبر نے دو روٹی دس عابد کو دی
گانوں سے باہر نکل کر وہ جوان
بھوک کے مارے یہ تھا احوال سگ
تو وہ کتا روٹی اسکو جانکر
کتا بوبا کر کے عابد کی ذرا
ایک روٹی بچ رہی تھی اس سے جو
دوسری روٹی جو اوسکی یار تھی
دوسری روٹی بھی جب وہ کھا چکا
ہو کے عاجز اوس سے عابد نے کہا
سو وہ دو تو مجکو اب میں دیکھا
قدرت حق سے وہ کتا ناگہان
پھر پنے سے ابتلک ہے نامور
گاہ تو دیتا ہے مجکو یارہ نان
گذرے ہیں مجھپر بہت شام و سحر
ہفتہ ہفتہ گذری ہیں نہ تا توان
گرچہ صدمے سخت اب سہتا ہوں میں
کھیلتا ہوں عشق کی بازی سدا
اور سمجھے جو اکیلا ہی نوجوان

سیکڑوں آنے لگے دلمیں خطر
اور نہ سو مارا اسکو وہ مطلقا
غار سے باہر نکل آیا شتاب
دور سے قریہ اسے آیا نظر
گبر اور قوم نصارا الکلام
لیکے اوسکو وہ چلا بامید خوشی
غار کیجانب ہو اجسدم روان
رہگئے تھے استخوان و پوست و رگ
جان نہ تیا تھا وہ اوسپر بیخطر
دوڑکر جھٹ اسکی وہ پیچھے پڑا
لیکے اُس کو دوڑا وہ مردمکو
تنگ ہو کر وہ بھی اوسنے ڈالدی
جھڑجھڑا کر کان پھر پیچھے پڑا
میں نہیں دیکھا ہی تجسا بیحیا
پھر کیوں ہی گرد تو مجکو بتا
گفتگو کرنے لگا چوں مہربان
رہتا ہوں اس گھر کے دروازے پر
اور گاہی دیدی ہے شب استخوان
روٹی ہڈی کچھ نہیں آتی نظر
خشک ٹکڑے کا نہ پایا کچھ نشان
در پہ اسکے پڑا رہتا ہوں میں
ساتھ اوسکے میں بصد بیم و رجا
سنے طالع قدر سے جلوا وہاں

بھول سب جاتا رہا صوم و صلوٰۃ
الغرض کی رات تو جیوں توں بسر
کوہ پر ہو کر کھڑا وہ بیخطر
کوہ سے نیچے اوتر کر وہ آخی
عابد اک کافر کے در پر ہو کھڑا
اور کیا عابد نے پھر قصد مکان
ایک کتا گبر کے دروازے پر
گرچہ آگے اسکے کوے بھی
جو زبا نیر آتا تھا لفظ خبر
جب لگا عابد کو پہونچانے ضرر
کتا جب اس سے فراغت پا چکا
دیکھے اوسکو پھر ہوا عابد روان
پیچھے اوسکے مثل سایہ وہ چلا
تیرے مالک نے دو روٹی کی سوا
اور کیا چاہی ہے مجسے اے پلید
یہ لگا کہنے کہ اے مرد خدا
گھر کا اوسکے بن رہا ہوں دربان
اور گاہے بھول جاتا ہے مجھے
گاہ ہوتا ہے کہ پیر پسر کو
پرورش پاتے ہیں میرے دم سے
اسکی نعمت کا کبھی کرتا ہوں شکر
الغرض یہ حاصلی اسکی رہا
بس بھا صبر میں آئی شکست

فکر کھانیمیں رہا وہ ساری رات
ہوگیا اتنے میں ہنگام سحر
اور لگا پھر دیکھنے ادھر اودھر
گانوں کے اندر گیا با صد خوشی
یہ کہا کچھ دو مجھے بہر خدا
تا کرے افطار روزہ اوس سے وان
رہتا تھا عابد سے اسی نیکو سیر
کھینچتا گر گردہ پر کار بھی
وہ سمجھکر خبر دی تھا اوسپہ
ایک روٹی خوف سے دی جلد تر
دوڑکر عابد کا پھر پیچھا لیا
اسکی ایذا سے کہ تا یاوری امان
پھونکتا اور کپڑے اوسکے پھاڑتا
کچھ نہیں مجکو دیا اے بیحیا
کیا حیا تجکو نہیں ہی اے مرید
غور کر ٹک میں نہیں ہوں بیحیا
بکریوں کا اوسکے ہوں نہیں پاسباں
کچھ نہیں اس سے کھلاتا ہے مجھے
فی سبیل آپ کو نے مجکو ہو
اور کسے در پہ نہیں کرتا گذر
صبر سے رہتا ہی گاہی مجکو شکر
اور کے در کو نہیں پہچانتا
غیر کے در پر گیا اے خود پرست

اپنے اوس رزاق کا در چھوڑ کر — گر کے در پر تو آیا دوڑ کر — کچھ نہ کی رزاق پر اپنی نظر — مانگنے آیا تو اک کافر کے گھر
واسطے روٹی کے اپنے دوست کو — چھوڑ کر آیا تو یاں اے نیکخو — اور دشمن اوسکی کی دوستی — کچھ حیا تجکو نہ آئی اے حی
اب ذرا منصف ہوا میرے خدا — چیا تو ہے کہ یا میں ہوں بتا — سنکے یہ عابد گرا مدہوش ہو — بیٹ کر سر ہو گیا بیہوش ہو
اس سگ ملعون نفس امادی کی — یہ نصیحت گبر کے کتے نے کی — صبر کا در بھی اگر تجھپر کھلے — گبر کے کتے سے کمتر ہو تے ہو
ساقیا میری خبر لے جلد آ — نفس و شیطان نے کیا مجکو اسیر — ہو کہیں بہر خدا تو دستگیر

اسمیں مت ریاکارون اور مکارونکی کہ بڑا لشکر شیطان کا ہے

کیا ہی دنیا جان ایمرد غبی — واسطے زر کے بنے تو متقی — شانہ و مسواک تسبیح و ریا — جبہ و دستار قالب بے صفا
زہد کا دعوی ہو تجکو بیشمار — جاہ و عزت کے لیے اے نابکار — لے بنا تقوی کیصورت بے نظیر — جاکرین تعظیم سب شاہ و وزیر
ہی گمان تجکو کہ ایسے کر سے — سارے عالم کو مطیع اپنا کرے — ہی توقع مجکو اے مرد غبی — تاکہ اس جھوٹی فقیری سے تری
معتقد ہو کر کے سب اہل جہان — لائین نذرین بات تیری بیگمان — یہ نہین معلوم تجکو اے غبی — ہین جہانمین سیکڑون اہل تمیز
ہین بہت عالم مین عاقل مکتہ دان — جانتے ہین سبکی خوبی و زیان — یہ جو کرتا ہی فریب و مکر تو — اس سے وہ واقف واہین بیشک ہو بہو
پر یقین ہی تجکو اب بیشک یہی — حال سے میرے نہین واقف کوئی — اپنی خود بینی سے تو ہی مارا — لاف تقوی اور عدالت کی سدا
فکر مین ہر دم ہی تو اس بات کی — جس سے یا نکی عزت اور دولت ملے — کار تیرا شب بہ لیل و نہار — کرتا ہی تحصیل جاہ و اعتبار
واسطے زر کے بنے اے نابکار — متقی و عاقل و پرہیزگار — نان و حلوے کے لیے تو نے یعین — کھو دیا ہے ہاتھ سے اسلام دین
جاہ و عزت کے لیے اے بیخبر — دین و ایمان سے بڑا تو دور تر — دین و یا تو نے لیا نان حرام — مکر و حیلہ بہر تسخیر حرام
مال کھاتا شاہوکا یا مکر و شید — چھوٹی غیب سے نہ تیری عمر تو — فی فریب و مکر سے شاہوکا مال — ہر طرح سے پھر اسے سمجھے حلال
پھر یہ تقوی اور عدالت یا وجود — ایسے وصفونکی ہی قایم اے جہود — ہے ہمیشہ برقرار اور پایدار — یہ عدالت اور تقوے نابکار
سنگ و آہن سے بھی یہ مضبوط ہے — جو نہین نقصان کسی شے سے اسے — کچھ نہین نقصان فی ریب و مکر سے — اس عدالت اور تقوی کو ترے

حکایت تمثیل

حال اوس عورت کا سن اے بیخبر — جو کہ تو رکھتا ہی کچھ عقل و تمیز — شہر ہرات مین تھی اک عورت — چون وصوفے محکم بی بی تمیز
نام اوس عورت کا سن اے بیخبر — کہتے ہین بی بی تمیز و ہوشیار — بن عبادت سے اوسکے لیل و نہار — کہنہ رند حیلہ ساز و پر فن
صبح سے لیکر کے تا وقت عشا — بادہ نوش رہتی تھی ایمرد خدا — بعد عشا کے صبح تک وہ پر شور — تھی سدا عشرت مین بہت بے باک
رات بھر کرتی زنا فسق و فجور

ایکدم بھر مرد بن رہتی نہ تھی
اگر یہ پھر چوڑھا چمار ہوے کوئی
آتا جو اس بخیا کی یاس بار
اگے اوسکے پڑتی تھی دامن پسار

لے نماز شام سے تا بامداد
نامراد ونکو سدا دیتی مراد
اور خفا ہوتی تھی اسکی زوجات
ایکدم بھر بے قلم سے نیکذات

جو کوئی لاتا مراد اپنی وہان
جھٹ رقم کرتی وہ اسپر بیگمان
رند اور اوباش کے مقصود کو
خوب برلاتی تھی وہ اسی خوبرو

اوسکی چکی چرخ کے مانند یا
پھرتی ہی رہتی سدا لیل ونہار
اور اسی حالت مین پھر وہ بیکار
کرتی تھی حق کی عبادت بیشمار

جس کسیکے نیچے سے اوٹھتی بنا
ہوتی تھی فی الحال مشغول نماز
بے وضو بی غسل بے نیت سدا
خوب کرتی تھی رکوع سجدہ ادا

تسکے اوپر کہتی تھی وہ بدگہر
باوضو رہتی ہون آن اٹھون پہر
ایسی بدذاتی سے پھر وہ بیحیا
آپ کو کہتی تھی مین تن یار سا

ایکدن اک رند فی اوسے کہا
کیا کہون تجکو تعجب ہی بڑا
اسطرح کے کار سے تیری مجھی
حیرت آتی ہی بہت اے نیک بے

باوجود ایسی خباثت کے سدا
خوب تہا ہی وضو تیرا بجا
نیت اور آداب یہ محکم وضو
کر بیان کچھ حال اسکا مجھسے تو

یہ وضو تیرا سن اے نیکو سیر
سنگے ومین ہی بھی ہی مضبوط تر
بلکہ ہے سد سکندر سے وہ چند
جو کسی سے بھی نہین اسکو گزند

ہی مثال ایسی ہی تقوی کی ترے
ہر طرح کے کار سے قایم رہے
سو خباثت سے نہ ٹوٹی تھا کبھو
یون ہی تقوی ورعدالت تیرا

سونہ دیوے کرسے ہے بادار
جس طرح بی بی تمیزہ کا وضو
بیحیا بے شرم جو ہوس مستدر
ساقیا آحد سے گذرا انتظار

جام دے وہ جس سے ہو سینہ دنگا
ہے خدا کی مار ایسے شخص پر
آتش دل سے مین اوسکے خاک پہ
کرکے تا ناموس کے دامن کو چاک

اسمین مذمت اون درس کہنے والون کی ہے کہ مقصد اون کا محض ظاہر کرنا فضل اور علم اور بزرگی اپنی کا اور دھوکا دینا ہی خلقت کو

کیا ہی دنیا جان تو اے خود پسند
مکر وحیلہ کا ترے یہ غط وضبط
درس تیرا اسلیے ہی صبح وشام
تاکہ ہو مشہور علم اور فضل نام

بہر اظہار فضیلت اور عمل
آپکو ڈالے ہی تو اندر خلل
توبہ کرتا اب جو وعظ دیتے ہے
خلق مین مشہور ہونیکے لیے

علم وفضل اپنا جتانیکے لیے
سوخرابی اور بلا مین کو ترے
ہر طرح اپنا جتا فضل وکمال
مرد وزن کی وسط ڈالا ہی جال

تاکہ ہون تابع تری کچھ عالمین
سو فریبون سے تو لا یا دام مین
جاہل وناداں ومعقل وشعور
حال مین تیرے پڑے اے پر غرور

معتقد تیرے ہوون ہی یہ ضرور
کون شئی کا نہین جنکو شعور
جاہلا نہین بھیکہ مین بن سدا
علم وفضل اپنا جتایا خوب سا

خوب ہی تقریر کرنی ہی آتی تجھے
جاہلون نا واقفون کو ہی سمجھ
دوسرے کو تو نصیحت ہو مدام
اور ہوے خود فضیحت الاکرام

راہ جنت کا بتاوے اور کو
آپ پے دوزخ کی رہ لگتی ہو

رہ بتادے اور کو گلزار کا — اور لیوے آپ پستہ خار کا — شہد و شربت اور کو دیوے پلا — آپ پیتا ہے پیالہ زہر کا
کرتا ہے اور دنکو سیدھی راہ پر — آپ ہوتا ہے گمراہ جاکر — بھیجتا ہے اور کو گلزار مین — آپکو ڈالے ہے تنہا خار مین
ہے یہ سب اسوا سطے ای پر خلیل — لوگ جانے تا ترا علم و عمل — خوب ہی شیخی جتائی کھولکر — مکر اندر مکر لکھا ہے ہنر
یہ اصول و فروع تیری ای اخی — محکم ان دو سے نہین ایک بھی — کچھ حیا بھی تجکو آتی ہے تب — حق تعالی اور پیمبر سے بھلا
جان اس رہ مین تیرا کیا غول ہے — یہ ریائی درس نامعقول ہے — کرتا ہے جو تو ریا کا وعظ و پند — ہے یہی شیطان تیرا اندر نفس
یہ ریا کا جو ترا ہے وعظ و پند — زہر ہے باطن مین اور ظاہر مین قند — ہوتی ہے جس درس مین ذوق ریا — درس ہی کہتے ہین وہ یک قرو بلا
چور ہے پوشیدہ دل مین یہ ریا — دضجر لاحول سے اس چور کو — قتل جسنے کر دیا ای نیکبخو
دولت ایمان کو ہے لوٹتا — درس خوش قربت نہواس سے نور فہم — ہے نہین وہ درس لیکن ہے مرض
دولت ایمان کی اسنے بچا — اسپ دولت کو وہ اپنے ہاتھ — ہے وہ دوڑاتا فراز عرش پر
آپکو جسنے اگر اس مرض سے — وقت ہے امداد کی اے امداد کا — کرکے امداد انکے خون سے پھر
کر دیا آزاد جان ای نیک بے — اسکے قدمو پر کرے سر کو فدا

اس مین مذمت اور برائی اون لوگون کی ہے کہ جو ہمیشہ اسباب دنیا کا اکٹھا کرتے رہتے ہین اور غافل ہین حاصل کرنے اسباب عقبی کے سے

کیا ہے دنیا یعنی اسباب جہان — اور کرے راہ ہدی ہے تجکو دور — کر دیا قربان اسپر اپنا سر — آفت جان ہے ہر اک پیر و جوان
یہ کرے قرب خدا سے تجکو دور — اس طرح کے نان و حلوے تمام — اور بھی اکثر ترا اے نیک خو — ہو گیا تو راہ حق سے دور تر
کر دیا ہے تلخ تیرا یار کام — یخ دین ہے تو او کھاڑا اور دور — اور اس دنیا ے دون خاک اول — لیگیا ہے رونق اسلام کو
جلد اس اسباب کو ای بیخرد — واسطے دنیا ے دون کے سر بسر — سعی کچھ جانی نہ عقبی کی ہے کیا — آپ کو بار گران سے تو نکال
سعی تیری ہے یہ ای صناع ہنر — ارسکی رہ مین کند فہمی احمقی — پیچھے اسکے دوڑتی ہے زار نال دل — سعی دنیا مین رہا تو مبتلا
اسکی رہ مین موشگافی ای شقی — جو کہ چاہے تھا نہ وہ حاصل ہوا — سعی دنیا مین رہا تو عمر بھر — اسکے پیچھے جاے جیسے خر بگل
باوجود اس سعی محنت کے ذرا — کار دنیا کا بھی برتا نہ جان — کار عقبی کا جو کرتا بند و بست — کیا ہوا حاصل تجھے جز درد سر
سعی عقبی کی جو تو کرتا میان — جو کوئی دنیا کے دون کو ترک کر — ہوتا ہے جھٹ با خضوع و با خشوع — کار دنیا کے بھی سب ہوتے درست
اسلیے فرماتے ہین خیر البشر — اپنے اس اللہ کیجانب رجوع

کار اسکے دنیا و دین کے تمام | ہوتے ہیں آسان سب اسکے نیکنام | اسکے اوپر یاد آئی اک مثال | کان دھر کر سن او سکی عرض حال

اسمین بیان ہے کہ اختیار کرنا کار آخرت کا اوپر کار دنیا کے بہتر ہے

تھا کوئی اک مرد صالح جوانون | کرتا تھا کھیتی کا پیشہ اپنے میان
اتفاقاً دن جو آیا جمعہ کا | اونٹ اوسکا بھاگ جنگل کو گیا
مرد حیران ہو کے بولا ایخدا | پانی دینے کا بھی یہ وقت ہے مرا
اور نماز جمعہ بھی دن تھا سے | ہون خرابی مین بڑا اسات سے
جو مین ڈھونڈھون اونٹ کو جنگل مین جا | پس نماز اور زرع دونون کھو چکا
آخرش بولا تامل کر کے وہ | چل نماز جمعہ کو جو ہووے بقا
یعنی کار دین کو ہووے بقا | اور کار دنیوی کو ہے فنا
کہتے ہین حضرت محمد مصطفے | جمعہ کا ہے دن جسمین کینو نکا ہے
جا کے مسجد مین ہوا مشغول ذکر | اور بھلائی دل سے سب دنیا کی فکر
ہو کے فارغ جبکہ آیا اپنے گھر | دیکھا کیا ہے کہ وہ اوسکا شتر
اپنی بی بی سے یہ پوچھا او نے جا | کس طرح یہ اونٹ آیا ہے بتا
ہو کے گرد اسکے قوی بیٹھے یا | مار کر مانند اسے پہونچا گیا
اب مین جا کر سینچتا ہون کھیت کو | اپنے اوس معمول پر جتنا کہ ہو
آخرش دیکھا کہ وہ مرد جوان | کھیت کیجانب ہے اپنی روان
خود بخود اوسکی ہر کیاری مین ہے پانی رواں | اسکی ہر کیاری مین ہے پانی رواں
ہے نہ ہمسایہ مرا ایسا بھلا | کھیت مین پانی ہے مرد یتا ہوا آ
بولے سب ہے یہ عجب اک ماجرا | خود بخود پانی ادھر کو ہو لیا
روکتی تھے ہر طرح سے ہم اگر | پر یہ تیرے کھیت مین کرتا گذر
حکم حق سے کھیت مین ہے سر میان | ہر کیاری مین ہوا پانی رواں
جو کوئی دنیا کے دون کو ترک کر | بادہ لے حق کی عبادت مین کمر

پاس اسکے کہتے ہین تھا اک شتر | بھاگنے کی اوسکو عادت تھی مگر
اور آدھے دن جمعہ کا اس لیے | تھا کہ پانی زرع کو دے سہ پہر سے
اگر مین دون کہتی کو پانی اب یہان | اونٹ اپنے کو مین پہر پاؤن کہان
اگر نہ دون کھیتی کو پانی اس زمان | ہوتی ہے بالکل خراب یہ ہر یان
اس قدر سے وہ مرد خوش لقا | ہر طرح کے رنج مین مبتلا
کیونکہ اس دولت کو ہے مشکل بقا | اور سوا اسکے ہے سب کو فنا
جو کہ فانی ہے لگاوے دل غریز | اس سے زیادہ کون ہے بے تمیز
جا غرض تکبیر مسجد اسنے کی | اجر قربانی کا پایا اونٹ کی
باخضوع دل بصد عجز و نیاز | سامنے حق کے پڑھی اسنے نماز
ہے کھڑا اپنے مکان پر ای میان | عاجز و مسکین غریب و ناتوان
یہ کہا عورت نے اوسکی ای میان | اک درندہ او سکو لایا ہے یہان
شکر حق کرنے لگا وہ نیک خو | یہ کہ رب لایا ہے میرا اونٹ کو
کھل نہ آوے ہاتھ مین تیرے اگر | خیر کو مت چھوڑ تو ای بہرور
جا کے دیکھا کھیت کو جو عورکر | پایا سب سرسبز اور خوش تازہ تر
ہو کے حیران مرد جو لا ایخدا | کھیت یہ سیراب کیونکر ہو گیا
پوچھا آخر اسنے ہمسایونسے جا | کھیت مین پانی مرے کس نے دیا
سینچتے تھے ہم تمہارا کھیت کو | یہ یہ پانی جاتا تھا تیرے کھیت کو
ہو گئی لاچار جب ای با ادب | چھوڑ کر آخر گئے ہم مٹھ سب
ہو گئی شادان اور خرم وہ جوان | شکر حق کر نیلگا بس سکر ان
آپ خود آکر یہ دنیا ای ذلیل | پا نو تین اسکے پڑی ہو کر ذلیل

دین کو دے کے کرے جو اختیار — خود بخود دنیا ہو آپ نثار — اور جو حق کو چھوڑ دنیا مین پڑے — دین و دنیا سب خراب اپنی کرے

جسنے کی دنیا مقدم دین پر — وہ ہوا خوار و تبہ خستہ جگر — ہو گیا اوس شخص پر قہر خدا — جو ہوا دنیا کے دون مین مبتلا

ہو نہ حاصل دین اور دنیا دون — قعر دوزخ مین پڑے جا سرنگون — ساقیا وہ جام دے اب نو بنو — عیش دنیا جس سے مجھپر سرد ہو

چھوڑ کر دنیا ہی دونکو سر بسر — حکم پر دلدار کے باندھون کمر

سوال کرنا کسی زاہد کا ایک امیر سے کہ کس قدر سعی اوس امیر کے پیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے اور تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا اوسکا اوپر حاصل کرنے سامان آخرت کے

ایک عارف نے کہ تھا صاحب کمال — ایک منعم سے کیا اوسنے سوال — یہ کہ دل تیرا ہے شاہم و سحر — در پی مال و منال اے نامور

سعی تیری بہر دنیا ہی دنی — کس قدر ہی کہہ تو ایمرد غنی — یون کہا اوسنے کہ بیحد ہی شمار — کار میرا ہے یہی لیل و نہار

یہ کہا عارف نے او بیسکو تو بھلا — رہتا ہی اسکی تگ و دو مین سدا — کیا ہوا حاصل تجھے بیسر تیرے قلیل — یہ کہا اوسنے کہ کچھہ قدر قلیل

پر جو ہی مقصود اسی رو شخ نہیر — پر نہ آیا اس سے کچھہ عشر عشیر — یہ کہا عارف نے اسکے ہی تو اب — فکر مین تحصیل کے ہر روز و شب

رنج و غم مین تو عبث اسکی میان — عمر کو کرتا ہی اپنی رائگان — قابلہ اپنا شغل کو اسکے کیا — عمر اپنی ایسہ کی تو نے فنا

جانتا ہی وہ جو کچھہ تو اے فتا — اس سے کچھ حاصل نہین ہے کچھ ہوا — مدعا دلکا تیرے اس سے کہین — کچھہ نہین حاصل ہوا اسکید ین

ہی بھلا دنیا بھی یہ غفلی کا گھر — سعی کچھہ اوسکی نکی تو نے مگر — اوس سے کچھہ حاصل تجھے کیونکر ہو جان — مین نہین کہتا کہ تو اے نکتہ دان

یعنی اس دنیا ہی قلب سے اب تجھے — وار عقبے ہو دے حاصل کب تجھے — مردہ ہین جو کہ دنیا چھوڑ کر — باندھتے ہین راہ عقبی مین کمر

اور تو بہرگا و نفس بے حیا — کرتا ہی ہر دم نماز اپنی قضا — اوس سے رہتا ہی تو غافل ہر زمان

اسقدر جان فانی مین تو فانی ہوا — راہ عقبی کو دیا دل سے بھلا — واسطے عقبے کے تو اے بہرہ ور — چھوڑتا مردار دنیا کو اگر

خود بخود ہو زوال دنیا ہو ذلیل — پانون مین پڑتی تری دنیا و مال

اسمین یہ بیان ہی کہ جو شخص دنیا

کو چھوڑکے اور ترک کرتے ہین دنیا انکے پیچھے دوڑتی ہی اور جو لوگ دنیا کے درپی ہوتے ہین دنیا اون سے بھاگتی ہے حکایت

ایک صاحبدل ولی باغ وجاہ
باخوشی بیٹھا تھا اندر خانقاہ

ناگہان سے جانور اک طرف سے
سامنے کو آگئے اڑتے ہوے

اونمین آگے تھا کبوتر زرین بال
سب سے عاجز اور حقیر و ناتوان

اور پیچھے مرغ زرین کے اوڑا
جاتا تھا بدبخت کو اجون ہوا

دیکھ یہ بولے مرید ایشاہ دین
ماجرا ایسا کبھی دیکھا نہین

ہی کبوتر کا مطیع کیون مرغ یون
زاغ باغی مرغ کا تابع ہی کیون

جنس کا طالب ہے اپنے ہر کوئی
جنس سے ہی جنس کو میل اے جی

ہوتا ہی مومن کا مومن آشنا
اور کافر پر ہو کافر مبتلا

زاغ ہمرہ زاغ کے ہو کر اڑین
بلبلون کے ساتھ بلبل خوش رہین

آدمی تا لگے اپنی جنس سے
بے تکلف راہ حق کا سیکھ لے

انبیا ہوتی فرشتون سے اگر
کب پکڑتے اونسے انسیت بشر

اک خلاف جنس سے ہون سو حجاب
اور ہون ہمجنس سے لکھہ فتح باب

روح جو آئی ہی ملک امر سے
زہد و طاعت سے ہی رغبت اسلیے

انس کی پیدائش ان سے دو ہوئی
حق نے جو دونونکی ہمین جمع کی

اور کرے جو روح کیجانب گذر
نفس لوامہ بنے اوسوقت پر

جو بہت کوشش سے لاہوتی کو جا
ملہمہ کیطرف پھر رکھتا ہے پا

اس سخن کی کب ہے امداد انتہا
ماجرا ان طایرونکا پھر سنا

اور گرد اسکے مرید ارطالبین
جمع بیٹھے تھے بصد صدق و یقین

ایک کے تھا ایک پیچھے بھاگتا
اور اسکی جستجو مین دوسرا

اوسکے پیچھے مرغ زرین بال و پر
اوڑتا جاتا تھا وہ صاحد کرو فر

کرتا تھا ایسی ہر اک کوشش ولے
ہاتھہ آتا تھا نہ اک بھی ایک کے

کیون کبوتر کے ہی پیچھے مرغ یون
اور پیچھے مرغ کے کواہی کیون

جنسہا مختلف مین ہی یہ کیا
ایک کا تابع ہوا جو دوسرا

جنس جانب جنس کے رکھتی ہی میل
ساتھہ ذکی دن ہی اور ہر شب کے لیل

صالحون کے ساتھہ ہون صالحان
ساتھہ بدکارون کے ہون بدکار یان

انبیا اسواسطے پیدا ہوے
جنس سے انسان کے اے نیک پی

جنس سے ہو جنس اپنی کا منیاب
فیض ہو ہمجنس سے سبکو شتاب

اک بھلا انسان ہو کر بیحجاب
راہ حق لیتے فرشتونسے شتاب

فائدہ ہمجنس سے ہو جس قدر
غیر جنسیت سے ہو وتنا ضرر

جسم ملک خلق سے پیدا ہوا
خواب و خورمین اسلیے ہی مبتلا

جو کرے یہ میل جانب خاک کی
نفس امارہ بنے ہی اوسگھڑی

میل ملک امر کا جب اسمین ہو
آوے لوامہ کیجانب ڈھرڈو

بعد تہذیب اور کمال اجتہاد
مطمئنہ ہو کے وہ اہل وداد

جواب دینا اس صوفی کا مریدونکو واسطے تسکین اور دلجمعی کے اور بیان کرنا

حال طائرون کا کہ ایک کے پیچھے دوسرا اوڑتا تھا

مرد صوفی کو ندا آئی نہان
یہ مریدونسے تو اپنے کر بیان

بھاگتے ہین ایک جو دنیا سے دور
دوسرے طالب ہین اوسکے ضرور

طالب قارک ہین جو دنیا کی اب
ایک کو ہی دوسرا کرتا طلب

اور درپے مرغ زرین اسکی ہی
تاکہ اسپر آپکو قربان کرے

اور پیچھے مرغ زرین ہی کے اوڑا
حرص سے جاتا ہے کوا بیحیا

جان عارف ہی کبوتر کی مثال
جاتا ہی حق کیطرف ذی قیل و قال

نزاع یعنی اہل دنیا حرص سے
چون زغن مردار دنیا پر پڑے

اہل دنیا واسطے دنیا کے یار
دوڑتا ہی ہر طرف ہو بیقرار

بھاگتا ہی مرد حقانی مگر
مکر سے اس بیحیا کی خوف کر

ہی یہی دنیا کا یارو ماجرا
بھاگتی ہی جو اس سے یہ اوس جا پڑے

اور سن پیچھے تو مجھسے اک مثال

تمثیل

ایکدن ہارون رشید بادشاہ
تھے کھڑے آداب سے لونڈی غلام

اور گرد اوسکے ارباب کلام
سامنے لاکر دھرین اسدم مرے

جو کہ توشہ خانہ مین موجود ہے
شہ نے کین یہ نعمتین تمکو عطا

حکم پھر لونڈی غلاموں کو دیا
گر پڑے ایک ایک نعمت پہ تمام

سنتے ہی اس بات کی لونڈی غلام
رکھدیا کیون ہاتھ مجھپر اب بتا

ہو خفا باندی سے یون شہ نے کہا
بیٹھو صاحب کو پڑے نعمت پہ جا

اوسکی کمبختی ہی کیا پھر جو شہا
کر دیا آزاد تجکو مینے اب

اور کہا شہ نے اوسے اے بااداب
دے سب نعمای دنیا چھوڑ دے

اسطرح سے جو کوئی حق کے لیے
آخرت کی نعمتین سب اوسکو دے

حق تعالی ہو کے خوش اوس شخص سے

جو اوڑی جاتے ہین یہ تین جانور
ہین مثال انکی سمجھ اور غور کر

یہ مثال انکی ہین تینو جانور
ایک سے اک بھاگتا ہی دور تر

بھاگتا ہی یہ کبوتر بے بہے
مرغ زرین کے فریب و مکر سے

لیک ہرگز یہ کبوتر نازنین
ہاتھ آتا مرغ زرین کے نہین

گرچہ کوشش کرتی ہین بے انتہا
پر نہ ہاتھ آتا ہی اک کے دو سوا

دوڑتی ہی ہر طرف ہو بیقرار
اور زرین مرغ تو دنیا کو جان

اور جو اسکو طلب کرتی ہین یہان
کر تو دنیا دار کو کوا شمار

لیک وہ مکار واں سے بھاگ کے
دوڑتی ہی اوسکے پیچھے یہ سدا

بھاگتی ہی اوس سے یہ کوسون یہان
نیک لوگون کا ہی تو معلوم حال

تخت پر بیٹھا تھا ماصدر جہان
حکم یہ مختار کارون کو ہوا

ہر طرح کی نعمتین موجود کی
لے اوٹھا اسمین سے وہ دگفتگو

ہاتھ اک لونڈی نے شہ پر رکھدیا
صاحب ان نعمات کا موجود ہو

او سیر عاشق ہو گیا دل جانسے
کر دیے تجکو عطا ہی نیکنام

دل لگا دی اپنے حق ہی بیغیر
دو جہانکی نعمتو نپر خاک ڈال

ماسوا پر ہو نہ ہرگز مبتلا | خالصًا للہ حق سے دل لگا

اس مین مذمت اور برائی اون لوگون کی ہی کہ فخر کرتے ہین ساتھہ مصاحبت بادشاہون کے اور دعوی رکھتے ہین شامل ہونیکا پنج اہل سلوک کے اور جمع ہونا دو ضدونکا محال ہے

کیا ہی دنیا جان تو ای بہرہ ور — قرب سلطان ہی تو کراس سے حذر — ہوش سے بھی ہی اور اسے سرور — قرب سلطان اس سے رہ تو دور دور

ہی سعادتمند وہ ہی ای فتا — آپکو جسنے لیا اوس سے بچا — قربت سلطان سے بچ کر نج سکی — کیونکہ یہ تیرا وبال جان ہے

اور ہی ایمانکا بھی اس مین ضرر — ہو سکی جتنا تو کر اس سے حذر — اسکے اوپر کہتا ہون اک داستان — کان دیکر سے تم سنو ایمہربان

داستان

نیک لوگونکا طریقہ ہی یہی — جو بیان کرتا ہون تجھسے ای غنی

ایک تھا درویش بس وشفیق — راہ حق مین ہست و کامل بینظیر

چھوڑکر دنیا کے سارے کاروبار — کر لیا تھا اسنے گوشہ اختیار — خلق سے ہوکر بعید اجنگل مین جا — کرتا تھا تنہائی مین یاد خدا

بیٹھکر اک غار مین تنہا سدا — ذکر حق مین ہر گھڑی مشغول تھا — باہر آتا تھا نہ وہ اوس غار سے — پر کبھی حاجت ضروری کے لیے

بعد ہفتہ کے جو ہوتی اشتہا — کھاتا تھا برگ شجر وہ پارسا — ایکمدت ہوگئی اسکو بسر — ذکر حق کرتے ہوئے اس سرجہ پر

تھی اوس عارف پر عنایات خدا — واصل مولا وہ رہتا تھا سدا — چھوڑے اس عالم کو جو حق کے لیے — بیشبہ وہ اپنے دلبر سے ملے

جہد کوشش شرط ہی راہ خدا — راہ مین دلدار کے شام و سحر — ہی بہت باریک راہ دلربا — چل سکے اوس راہپر کے کب بھلا

ہینگی اس راہ مین بہت گھاٹی دشوار — طے ہو کب بے راہبر کے ای فلان — کہتے ہین حضرت محمد اس لیے — راہبر لے ساتھہ پھر تو راہ لے

راہبر لے تا تو سیدھی راہ جا — گھاٹیون مین ورنہ ہوگا مبتلا — اولیا ہین راہبر اس راہ کے — اونکے دامن کو پکڑ اور راہ لے

عمر بھر گرچہ کرے روزہ نماز — بدو مرشد کے کب ہو سربلند — سر باطن کب ترے پر کھلے — تو عبادت گرچہ کیسی ہی کرے

گرچہ کی تو نے عبادت سالہا — لیکہ بے مرشد تو ویسا ہی رہا — جو کہ تھی درون و ہوا دل مین بھری — اس عبادت سے نہ وہ کچھہ کم ہوئی

جو نجاست ہو ہوا دل سے ترے — سر باطن اس سے کب تجھپر ہو باز — کہتا ہی حق دیکھ دیدہ کر کے باز — منع کرتی ہی گیا ہون سے نماز

عادتی ہی بد تری رمزہ نماز — پیروی کر جان ہی مرشد کی تو — تا کہ کردے تجکو سیدھی راہ کو

ورنہ اس راہ مین تو بیمار شد سدا ٹھوکرین کھاتا رہیگا جابجا بے کمان کے تیر کیونکر چل سکے
تیر دیکھا ہی کوئی بھی اب بتا بے کمان کے جانشانی پر لگا بے مدد مرشد کے تبلا اسی کریم
انتہا کہتا نہین ہے یہ سخن حال اوس درویش کا اب مجھسے سن کسنے پایا ہے صراط المستقیم
سوچ تو دلمین ذرا ای نیک بے

آنا دنیا کا ایک عورت نازنین کی صورت بنکے آگے مرد عارف کے

درمیان اس غار کے وہ یار سا ذکر و فکر حق مین رہتا تھا سدا ناگہان اک روز ای فرخندہ فال ایک عورت صاحب حسن و جمال
باہزاران خوبی و زیبندگی آگئی خدمت مین اوس درویش کی دست بستہ باادب ہوکر کھڑی عرض خدمتمین کی درویش کی
جو کرو اسدم قبول حضرت مجھے کیا کرمیونکے کرم سے دور ہے تیری خدمتمین ہونگی مین ام جو کہ فرماؤ بجالاؤن تمام
دیکھکر درویش نے اسکے تئین کر لیا معلوم باطن سے وہین ہی یہ دنیا بدگہر اور نابکار سامنے آئی مرے کرکے سنگار
یہ کہا درویش نے اے بیحیا دور ہو مجھ پاس تو ہرگز نہ آ بھاگ کر تجھسے یہان آیا ہونمین چھپکے آبیٹھا ہون تنہا غار مین
پھر کہ کیون آئی ہی اس جا ای ملید مکر سے ڈرتا ہی تیرے ہر سعید یہ کہا اسنے کہ اے درویش جان حکم سے حق کے مین آئی ہون یہان
حق مین سے تیرے تجکو ایمر دیقین فائدا کچھ منع کرنے مین نہین آئی ہونمین بحکم حاکم ہی یہان کیون خفا ہوتا ہی مجھپر ایمان
اکہکے یہ نظرون سے وہ غائب ہوئی اور عارف کو ہوئی وحشت بڑی یہ کہا عارف نے وہ جو آئیگی جو تہین مجھسے بہت سی کھائیگی
گر بچاویگی وہ میرے پاس سے گور کا مصرف کرونگا مین اسے خرچ اوسکو راہ عقبی مین کرون
مال دنیا ہی یہ زہر ہلاہل ہی گر اوسی پاؤ تو اسپر ڈال خاک تاکہ کام آوی وہ تیرے قبر مین
واسطے حق کے جو دے تو اک یہان اسکے بدلے پاوی سو حصہ وہان تاکہ راضی بھی ہو پروردگار
چاہتا ہی وہ جو کچھ پروردگار کرتا ہی اسباب اوسکا آشکار کر سخاوت کا تو پیشہ اختیار
کوئی آتا تھا نہ اوس پاس بسیر کیونکہ بستی سے تھا جنگل دور تر دس تن کے وہ فقیر اس غار مین تھا رہا مشغول حق کے کار مین
اتفاقاً اک برس تقدیر سے قحط عالم مین پڑا احدے پرے گائین بکری اونٹ خچر اور گدھے دان تلک آتے نہ چرنیکے لیے
گلہا ہی استر و گاوان و خر پھرتے تھے چرواہے ایدھر اور ادھر خشک سب کھیت اور جنگل ہوگئے آدمی حیوان کل مرنے لگے
یونہی پھرتے پھرتے اکدن ناگہان آنکلے یاس اس غار کے سب راعیان کچھ بھی جسجا پاتے تھے سبزہ کی بو دوڑتے چوپائے جھٹ اس طرف کو
لیکے چوپائے چرانیکے لیے چند اک چوپا ئے گر اس غار کے دیکھہ سبزہ چلتے چلتے آگئے
پھر تو چرواہے وہان آنے لگے ناگہان اکدن وہ عارف غار سے آیا باہر ایک حاجت کے لیے
اکی تھی جو حق کی عبادت دیشمار دور سے چرواہے صورت دیکھکے گر اس درویش کے پوے
نور حق تھا اسکے منہ سے آشکار

اعتقاد دلسے جاہر ایک نے
رکھدیا پاؤنپہ سر درویش کے
جو کہ تھا درویش مشغول خدا

جسکو حاصل ہو وصل دلربا
پھر اسکو اور سے مطلب ہی کیا
آخرش سب ذی بصد عجز و نیاز

آپکو خواہش ہو اب جس چیز کی
حکم کیجے ہم بجا لاوین ابھی
دیکھا جو درویش نے اوسکی تپش

کرکے اوسکی عجز و زاری پر نظر
یہ کہا کچھ دودھ لاؤ ہو اگر
ایکدم سے یہ نفس بدمرا

شیر کے دو ایک دیگر گھونٹ پی
آمین یا نفس کا دون زہر مار
عرض کی یون قحط سے باران کے اب

جب انکو دوب کھانیکو ملا
شیر انکی خشک پستان سے ہوا
اور کہا اوسکو کہ اے مردان کار

دیکھکر درویش اونکا اضطرار
یہ کہا اونکو کہ اے مردان کار
ایک گائین کہ اب سب سے بدر

کرکے بسم اللہ اب اے نیک راہ
سعی کرتو ہوگی امداد الٰہ
کار عقبی مین ہی کوشش شرط یار

گوش جانسے سن ذرا اے مہربان
کہتے ہین کیا سرور پیغمبران
سعی و کوشش ہی انھین کی یادگار

بے سفر چلنے کے کب ہے راہ طے
جہد کر چل منزل مقصود پے
کرتے ہین جو نفس پر اپنے جہاد

ہو مسافر کو کہان آرام و خواب
ہر گھڑی رہتا ہی اسکو اضطراب
بیٹھنے کا رہ مین کیا ہی فائدا

راہ لمبی عیش کے دامن کو چھوڑ
تا نہ ادھجے اوسمے اندر خار و خس
راہ حق دیکھا ہی کیا آسان یار

یعنے یہ کپڑے اوجھکر جھاڑ مین
خوبسا تکو ترے زخمی کرین
جو پڑا ہی تو یہان یا نون لیا

دور ہی منزل بہت راہ مین پہاڑ
اور بہت سے جابجا کانٹون کی جھاڑ
جو تو جا کپڑے جھاڑتی ہو با لکل فگار

قطع کر یہ خار زار سے تا کہ تو
جلد پہونچے منزل مقصود کو
با دل فگار تو پھرے راہ یار

یعنے لا سی تیز لے تیشہ بنا
سنگ غیریت کو پھر سے اوٹھا
ہاتھ مین لے اپنے تیشہ آہ کو

یعنی یہ حرص و ہوائے دنیوی
غیر حق کے ہی تری دلمین بھری
رو کدین رہے تری یہ سنگ و خار

یہ سخن ہی بے بیان ای دوستو
حال اس درویش کا مجھسے سنو
سیر دان جا با دل آگاہ کر

قصہ دوہنا ایک چرواہے کا آزمایش اور بد اعتقاد سے

ایک چرواہا غرض انسے اوٹھا
پاس گاؤنار سیدہ کے گیا
تا کہ لیوے امتحان درویش کا

اوس جوان نے پاس اوس گائے جا
ہاتھ جھٹ اوسکے تھنونپر رکھدیا
دودھ کی نہرین ہوئین اوسی دن

ہو کہ حاضر سامنے درویش کے
دودھ لے با اعتقاد حاضر ہوے
بعدہ اوس غار مین جا کر چھپا

اوسکے دوہنے کا ارادہ کر لیا
ہاتھ رکھتے ہی تھنونپر گیا نہان
دودھ لے عارف نے اوسنے پی لیا

لیوٹر ونکو لیکے ساتھ راعیان
شہر کیجانب ہوے یار و روان

دن کئی گذرے غرض اسطرح پہ
آتی تھے چرواہے وے اوس غار پہ

تھا خلائق کی زبانپر یہ کلام
شاہ تک بھی ہو گیا قصد عام

چلکے اوس عارف کی زیارت کیلیے
کیونکہ وہ دور مین اپنے فرد ہے

کہتے ہین اوراد اوٹھکے باسد التجا
خدمت درویش مین جا حاضر ہوا

صحبت میر و وزیر و بادشاہ
ہے بڑا فتنہ سمجھ اے نیک راہ

انکی صحبت سے ہر اک حیران ہو
عاجز انکے مکر سے شیطان ہو

پاس سلطانون امیرونکے نجا
آپکو انسے بہر صورت بچا

اس سبب فرماتے ہین خیر الزمان
دین حق کے ہین امین عالمان

جو وے عالم جا امیرون سے ملے
دین کے بیشک ہو وہ چوٹے

الغرض شہ عجز و زاری سے سدا
پاس اوس درویش کے رہنے لگا

ہوتی ہوتی جا بایون سلطان نے
خوب ہو جو شہر مین عارف چلے

باعث برکات رحمانی ہے یہ
سایۂ انوار ربانی ہے یہ

شہر مین ہو اسطرح کا مرد جو
زیب شاہی رونق اسلام ہو

باادب کی عرض یہ درویش سے
شہر مین چلیے تو اب کیا خوب ہے

بولا وہ سن اے وزیر باصواب مجکو کیا
خلق کے ملنے سے بتلا فائدا

ہے موافق طبع دیرانہ مجھے
اور ہر اک طالب آرام ہے

مرضی حق کا ہون طالب مین سدا
خوب تنہائی مین ہو فرصی ادا

کہتے ہین حضرت محمد مصطفے
جو رہا تنہا وہ آفت سے بچا

فائدا وحدت مین ہو جسقدر
اس سے سو درجہ ہو کثرت مین ضرر

پھر وزیر حیلہ جو نے عرض کی
گر پکڑتے اس طرح گوشہ نشی

یون اگر گوشہ پکڑتے اولیا
راہ حق پاتی یہ کب خلق خدا

لیک جو بیمار ہو اے باشعور
چاہیے پرہیز اوسکو بالضرور

شہر مین وہ سبکے رو داخل ہوے
رفتہ رفتہ شہر مین پھر جا بجا

سنتے ہی اس بات کے شہ نے کہا
اوسکا ثانی کوئی عالم نہین

شہ کے آنیسے ہوا درویش کو
ہے سلاطینوکی صحبت مثل آگ

ہے تکبر انکے یون دل مین بھرا
صحبت انکی کبر و غفلت لاتی ہے

پر نہ جو ہون ہمنشین ہم طعام
بس وہان سے بچو اے مومنین

پھر تو دونون عارف و شہ بیخطر
سو چکر دلین کہا دستور کو

اسکے قدمونکی طفیل اے بہرور
الغرض آیا وزیر حیلہ جو

مرد آزادہ تھا وہ مرد خدا
مجکو آبادی سے دیرانہ بھلا

طالب آرام نفس اپنے کا اب
ہے بھلا حق مین مرے گوشہ سدا

اختلاط خلق سے ہے جو بچا
جسنے کثرت سے بچایا آپ کو

کب پہونچتا خلق کو دین خدا
یون کہا درویش نے اے باخدا

جو نہ بیماری مین پرہیز اب کرے
بے شبہہ وہ ہاتھ دھوے جان سے

اوس کی امت کا بہت جی چاہا
سب امیرون اور وزیرون سے کہا

عالم و کامل ولی سلطان دین
شغل مین حق کے ہے جو دلگشا

تیر کے مانند ان سے دور بھاگ
بلکہ یونہی جس طرح ہو بھید دیا

اور قناعت کا اثر لیجا ئی ہے
ساتھ سلطانون امیرونکے مدام

تا تمھارا بچ رہے اسلام و دین
ہو گئے آپس مین جون شیر و شکر

جو چلے محلونمین عارف خوب ہو
رحمت حق ہو وے نازل شہر پر

پاس اس عارف کے مہد گفتگو
بھاگتا تھا خلق سے کوسون سدا

اختلاط خلق سے ہے سو بلا
مین نہین ہون اے وزیر باادب

گاؤ خر مین رہنے کا کیا فایدا
جان اپنی کو سلامت لیگیا

ملک وحدت کا ہو سلطان وہ
رہتا گمراہی مین ہر اک مبتلا

جو کہا تو نے یہ حق ہے اور بجا
بے شبہہ وہ ہاتھ دھوے جان سے

اور صحت جسنے پائی مرض سے — کیا دوا پرہیز کی حاجت اوسے
لیکہ مجھ مین حرص کچھہ باقی ہی اب — چاہیے پرہیز مجکو اس سبب
تارک دنیا ہو تم تو بالیقین — آپسے ہم پاس تم آتے نہین
تیرے نفس پاک سے اے مہربان — ہوگئی روشن ہماری جانجان
سامنے تیری ہوا و حرص سب — محو ہوول سے گئی اک لخت اب
نفع جس سے ہو خلائق کو تمام — فائدا اسسے اوٹھاوین خاص و عام
فیض سے تیرے ہون وہ ذاکر تمام — جو پڑے رہتے ہین غفلت مین مدام
بولا عارف چاہ تشنہ چاہ پر — چاہ پیاسے پاس کب جاتی مگر
ایک مت الغرض اسیطرح پر — عرض کرتے ہوگئے اونکو بسر
بولا بہتر تیری فرحت کے لیے — مین چلونگا شہر مین سلطان کے
ہولیا درویش ہمراہ وزیر — سوے دولت خانہ شاہ کبیر
وہ فقیر اپنی خلاصی کے لیے — مارنے پتھر لگا سلطان کے
باہر دروازہ دیوان خانہ وار — مارتا تھا بے خطر پتھر ہزار
بھاگ کر نکلا جھٹ اوس حال سے — جسمین بیٹھا تھا وہ سلطان شان سے
شاہ نے جانا کہ عارف لطف سے — مارتا تھا مجکو پتھر اس لیے
مارنے مین اسکے یہ تھا فائدا — تاکہ اس صدمے سے وہ مجکو بچا
چاہیے تھا یہ تو کہ ہو عبد اعتقاد — اور ہو تھا شہ کو زائد اعتقاد
عرض کی اے پیشوای عارفان — لطف کا تیرے کرونمین کیا بیان
خضر نے کشتی جو توڑی جور سے — تاکہ وہ ظالم کے ہاتھون سے بچے
جانا عارف نے کہ ہی حکم خدا — کیا ہی چارہ جب ہوا امر قضا
مرضی حق پر ہی رہنا چاہیے — زہر بھی اک عرصہ چکھنا چاہیے
مال دنیا گرچہ ہے زہر و بلا — زہر بھی چکھیے ذرا بہر خدا
شہ نے عارف کے لیے باغ و سجا — کردیے تیار محل اور خانقاہ

انبیا اور اولیای رہنمین — رنج بیماری سی پاک ہین وہ یقین
سنکے بولا وہ وزیر اے نیک خو — کر نفسی سے یہ اب کہتا ہے تو
خود بخود آتے ہین ہم بالالتجا — آپ کی خدمت مین اے پیر ہدا
تیری صحبت سے ہوئی ہمپر تمام — عیش دنیا سر و بالکل لاکلام
ہین یہ فرماتے امام المرسلین — ہی وہ سب لوگونمین بہتر بالیقین
تم بھی اسپر کچھہ عمل اب کیجیے — فیض اپنا چلکے سبکو دیجیے
کرتے ہین کفران نعمت جو کوئی — تیری صحبت سے ہون شاکر وہی بھی
جو کہ چاہے مجسے وہ آوے یہان — مین بھلا کسکے جاؤن وہان
آخرش جانا جو عارف نے کہین — یہ وزیر اب یان سے ٹلنے کا نہین
بعد اسکے جو صلاح وقت ہی — وہ کرونگا تیری خاطر جان کے
شاہ نے دیکھا جو اوسکو دور سے — اوٹھکے آیا واسطے تعظیم کے
تاکہ دیوانہ سمجھکر اس گھڑی — چھوڑدے سلطان مجکو اے ولی
بے محابا اس قدر مارا کہ شاہ — بھاگ کر وان سے گیا باد و آہ
اس مکان سے شاہ جبہ پر ہوا — حکم حق سے وہ مکان جھٹ گر پڑا
اس مکان مین تا نہ یہ دیکر مرے — کیونکہ تھا معلوم اسکو کشف سے
چاہے تھا عارف چھٹانا آپکو — حکم حق تھا مبتلا یہ اور ہو
صدق دلسے باہزاران التجا — آکے شہ عارف کے قدمونپہ پڑا
کیا کروں ماحسا کا تیری شکر ہیر — جو رہین تیرے ہزاروں لطف مین
اسطرح مجکو بھی تو اے خضروار — کردیا سو ورطۂ قاتل سے پار
دلسے اپنے پھر یون کہنے لگا — مرضی حق سی تو اب ہان آپھنسا
یعنی خواہش پر خدا کی برملا — چاہیے راضی رہے صبح و مسا
الغرض کہنے سی عارف شاہ کے — شہر مین آیا نکل کر غار سے
ہر طرح کی نعمتین موجود کی — واسطے درویش کے با صد خوشی

وہ فقیر پاک جان درست باز
ہو گیا ظاہر میں اندر غرق نار

پوستین اور دلق کو پہنے ہوئے
نفس پر کرتا جہاد ہر دم وہ لے

باخوشی رہتا تھا اوس گنبد میں وہ
فقر پر کرتا تھا محکم آپ کو

گرچہ ہے دنیا یہ ملعون ازل
پر ہی مومن کے لیے بیت العمل

نیک کا مومن تو اوسکو صید کے
ورنہ تو کتا سا ہے مردار پر

واسطے دانا کے دنیا خوب ہے
اور نادانوں کو دیدی سو جتے

گر نہو منتر تجھے معلوم یار
سانپ کے مت گرد پھر تو زینہار

مال دنیا کے نہ ہرگز گرد جا
جو تو جاوے خرچ کر راہ خدا

دس برس اوسکو گئے یونہی گذر
پر رہا ویسا ہی اپنے حال پر

تھی یہ رسم شاہ جو ہو تا سوار
ہر نظم ملک یا ہر شکار

الغرض اکدن اسی معمول پر
اوسکی زیارت سے ہوا وہ بہرہ ور

ناگہان وہ زن جو پہلے آئی تھی
سانپ سے دوسری بار آگئی

عرض کی اوسنے کہ اے سلطان جہان
تجھ سے میں ہوتی ہوں خصمت ازیں

تو دعا دی ہی ہر اک کو پر جو وہ
ہو تر اتابع تو اس سے دور ہو

پاس میرے دونوں یہ موجود ہیں
میں نہیں آیا ہوں بے خبر داد دین

ہو گئی غائب نظر سے سن ذرا
اسکے فتنہ کا ہوا عارف کو فکر

معتقد مجھ سے ہے ہر چھوٹا بڑا
آپ سے مجکو کر ہی کیونکر جدا

شاہ رکھتا ہی بہت تعظیم سے
دیکھیے رسوا کرے کیونکر مجھے

جو قضا اوسکی ہو تو ہو برعکس کار
ہوویں سب تدبیر باطل اور زار

ایکدن تقدیر سے ناگاہ یار
شاہ جنگل کو گیا بہر شکار

رنج بیحد پایا اور تکلیف سخت
دل ہوا گرمی سے شہ کا نخت نخت

گر کے قدموں پر وہ اوس درویش کے
پانوں پر بوسہ دیا شوق سے

شدت گرمی تھی اور رہ کا تکان
کچھ ہوا آسودہ شہ اوس سے دہان

عیش دنیا میں تھا ظاہر میں ہنسا
لیکہ باطن میں تھا وہ سب سے جدا

ایک حجرے میں وہ تنہا بیٹھکر
کرتا تھا یاد خدا شام و سحر

کچھہ نہ اوسکو دولت سے حاصل تھا اوسے
پر فقیروں کو دیا کرتا تھا لے

مال دنیا گرچہ ہے زہر اور بلا
نیک ہی گر خرچے اسکو نیک جا

مال دنیا کو بقا گرچہ نہیں
خوب ہی گر خرچے اندر کار دیں

جانتا ہی جو کہ منتر سانپ کی
سانپ وسکا یار غار ہو ای جی

تا نہ وہ ہووے ہاتھہ اپنی جان سے
یاد رکھہ یہ بات میری مان لے

الغرض درویش کو رہتے ہوئے
ہو گئی دس سال پاس اوسکے

زہد و طاعت میں تو آیا کچھہ نہ فرق
گرچہ ظاہر میں تھا دنیا میں غرق

وقت ہیئنے کر سلطان ای جی
آکے زیارت کرتا اوس درویش کی

اور اوسی حالت میں پیر ہدا
یاد میں اللہ کے مشغول تھا

پوچھا عارف نے کہ تو کس واسطے
آئی ہی مجھہ پاس تو بتا مجھے

یون کہا چل دور ہو ای جیا
مکر سے تیری خدا رکھے بچا

دور ہو مجھہ سے کہیں اب ای غنی
پوستین اور دلق مجھہ پاس ہے وہی

دور ہو یا ہے تو جلدی سے جدا
کب تلک دیگی مجھے تبلا دغا

دیکھیے کس طرح ہووے گا جدا
مال و دولت نیوی مجھے بھلا

دیکھیے تقدیر سے ہو کیا سبب
تیل کھل سے ہو جدا کس طرح اب

ٹر ھکے پھر لاحول ہو شیطان غل برب
ہو گا جو حکم خدا سر پر ہے اب

جو کیا چاہی ہے کوئی کار رب
غیب سے کرتا ہی اوسکا کچھہ سبب

جستجو کی اور محنت بے شمار
پر ملا اسکو نہ وان اس دن شکار

وانسی ہٹ کر شہ اوسی معمول پر
خدمت عارف میں آیا دوڑ کر

آیا تھا گرمی میں گھبرایا ہوا
اس جگہ آرام کچھہ اسنے لیا

اکطرف تکیہ لگا دیوار کا
جون مسافر تھا تھکے غافل سو رہا

شاہ تھا اور وہ عارف تھا وہان — خنجر سلطان گل کر از میان — آنکی پیشہ کے شکم پر کر پڑی — اوٹھا مہربانی سے عارف نے بھی
چاہا تھا اسکے شکم پر وہ وار — اکطرف کھدن سے غافل بادشاہ — جاگا وہ تھا اکبارگی شعلہ آب سے — ڈر گیا شمشیر ننگی دیکھکے
دوڑ کر جھٹ محل مین وہ داخل ہوا — یہ غضب سے آگ کا شعلہ بنا — بولا غصہ سے کہ جھٹ آوے وزیر — تا کرے درویش کو اسدم اسیر
اور کرے آ قتل اسکو بیمحل — تاکہ دیکھے فعل کی اپنے سزا — کیا کیا تھا مین کہو اوسکا برا — پاؤن پر رکھا تھا اسکے سر سدا
کیا نکوئی کا ہے بدلا یہ کہو — جو وزیر اس امر سے آگہ ہوا — تڑپھکے استغفار یون شہ سے کہا
کر کے اپنے لطف و احسان پر نظر — شاہ بولا تجکو بخشی اوسکی جان — پر تجھے لازم ہی اسکو آزمان
پھینن کر اس سے یہ مال و منال — کر کے ننگا شہر سے باہر نکال — وہم سے بس صدق و وفا مین آیا خلل
مست ہو ناز ان لطف پر انکے کبھی — دم مین ن شیطان ردم مین لی — دل مدیجو کوئی اسے ایسا کبھی
ایک دم کی حقیقت ہے وہ شاہ — ہو گیا مبطل اوسی عارف سے آہ — جسطرح بکری کا ہووے بھیڑیا
دل لگا اس شاہ سے ای بیوفا — جو ہزارون جرم بخشی اور خطا — دیہی روزی لطف سے شام و گاہ
چھوڑ دی جو ایسے شاہ نشاہ کو — اوس سے زیادہ ہے بیوفا کون ہو — خاص ہو درگاہ مین اوسکی تو بھی
مال دنیا کی یہی ہے بس وفا — دل لگانا اوس سے ہے بشک خطا — کیونکہ دنیا پر نہ اسنے دل دیا
جو دغا کھاتا وہ اسکے مکر سے — قتل ہوتا ہاتھ سے سلطان کے — ہوتا عارف بی شذار و زبون
کی تھی اوسنے احتیاط حد سے بدر — مال دنیا پر نہ کی تھی کچھ نظر — مکر سے دنیا کے دون کے وہ بچا
حیف ہی صد حیف ای بیناسلوک — ہو تو یون نازان بتعظیم ملوک — ہی نہ آوے وہ زصد خم شراب
تیغ اپنا شہ تجھے ہر دم لیے — یہ ندا سنکر کے تو مدہوش ہے — ہر دم آگے شہ کے تو سجدہ کرے
پوچھتا ہی گویا تو اوس شاہ کو — مست و مدہوش اس خطا شیخ ہے — شکر ہی یہ تو رب العالمین
جرعہ اک بر قدم سے نوش کر — اللہ اللہ ہے یہ کیا اسلام و دین — دل مرا تجھ بن ہوا زیر و زبر
عیش کے سامان سب موجود ہین — ساقیا اب آ کہین مت دیر کر — عیش و عشرت جس سے ہو دلپر خمام
تجھ بنا پر ساقیا نابود ہین — آ کہین سے دہر حق اک بھر کے جام

اس مین مذمت انکی ہی جو مضمون دنیا کے مین غرق ہین واسطے خط بے بنیاد کے

کیا ہی دنیا منصب و دنیای دون — اگر دست جاوے تو ای بیفنون — اس سے آلودہ کیے تو ذاگر — ہاتھ اور منہ اپنے ای نیکو سیر

ردی آسایش کو دیکھیگا تو جان ایک سر مو ہی کہین اندر ہیان منصب دنیا نہین تو جانتا
راہ حق ہی دور جو تجکو کرے اور ڈالے کوئی فرقت مین تجھے ہی یہی دنیا سمجھ اے نیک تن
مایۂ بدنامی اسکا نام ہے سر بسر ناکامی و ناکام ہے یہ نہان ہر لحظہ خاص و عام ہے
واسطے اوس زہر کے تو دن رات منصب دنیا ہی وہ اے پرفنون منصب دنیا ہی وہ شے جسنے دیا
اور اس حلوا و ناں سے اے فتا اسطرح جسنے کیا تجکو زبون خوش ہی وہ تقبون جسنے یان کھبو
مار کر اسپر وہ اپنی پشت پا مونہ کو اپنے کچھ نہین شیرین کیا خوش ہی وہ دانا کہ جو یان چھوڑ کر
ترک دنیا گیر تا سلطان شوے غلد مین جوں شاہ مردان کی گیا منصب دنیا ہی دون کو سر بسر
زہر دارد در درون دنیا چو مار ور نہ ہمچون چرخ سرگردان شوے مثنوی مین مولوی معنوی نکتہ اک فرماتے ہین سن اے حی
زہر قاتل ہے یہ مار نقش دار گرچہ دارد از برون نقش و نگار چھوڑ دنیا کو کہ تا سلطان ہو تو ور نہ مثل چرخ سرگردان ہو تو
اس سبب کہتے ہین شاہ اولیا بھاگتی ہین اوس سے جو ہین ہوشیار زہر این مار منقش قاتل است میگریزد زو ہر آنکو عاقلست
حب دنیا رأس کل خطیئتہ ہین وہ مقبول ولی و انبیا زین سبب فرمود شاہ اولیا آن گزین اولیا و انبیا
ترک دنیا ترس کل عبادتہ ترک دنیا سب خطا و ننگ ہی سر حب دنیا رأس کل خطیئتہ ترک دنیا رأس کل عبادتہ
عاقلون پر جان یہ مردار ہے چھوڑ دنیا کو جو تو ہشیار ہے عاقلون پر جان یہ مردار ہے
حسرت اور افسوس کو ہمراہ لے بعد اسکے چھوڑ کر پھر راہ لے حسرت اور افسوس کو ہمراہ لے
محنت اور حسرت مین ہینگے بیکران اہل دنیا الغرض یان اور وہان محنت اور حسرت مین ہینگے بیکران
واسطے اپنے مرے دلسے نکال حب منصب جاہ و حب مال واسطے اپنے مرے دلسے نکال
ہر دم ہر لحظہ تو رکھ اپنے حضور غیر کی الفت سے کر کے مجکو دور الفت دنیا ہی دون سے کھینچ لا ہر دم ہر لحظہ تو رکھ اپنے حضور

اس مین بیان ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ خلق کے بھلے برے کہنے پر خیال نہ کرے موافق حکم خدا و رسول کے کیے جاوے

اگر تو چھوٹا خلق مین خلقت سے اب بدزبان خلق ہی چھٹتا ہی کب حق پرست ہو یا کہ ہو خود نما
گو کہ ہون کتھین کرامات مین ہزار اور ہو گھوڑے پہ گر تو بھی سوار گون ہی جو بدزبان ہی ہو بچا
کر سکے کوشش سے نالہ بند تو پر نہ بند ہو دے زبان عیب جو گر زمین سے آسمان تک تو اڑے
جمع ہون اہل نفاق آپ مین جب اہل تقوی کی بدی کرتی ہین سب

تو خدا کی بندگی سے منہ نہ موڑ — کہنے دے جو کچھ کہے خلقت کو چھوڑ
حق سے بہ اندیشہ کب آگاہ ہے — خلق کو غوغا سے وہ بیرہ ہے
چھوڑتی ہے خلق کب پیچھا ترا — گرچہ تدبیریں کرے تو لاکھا
یوں کہیں اسکو کہ ہے یہ مکر و ریو — آدمی سے بھاگتا ہے مثل دیو
اور جو کوئی ہو غنی و کامران — اوسکو بولیں ہیں یہ فرعون مان
یوں کہیں اسکو جو یہ لالچ ہے — اسکی بدبختی کا یہ ادبار ہے
خوش کہیں کب تک ہو یہ دن کشتے — ہو خوشی کے بعد آخر ناخوشی
کھولیں حق ہیں اسکی کینہ سے زبان — اے یہ دون پرور و فرومایہ نان
اور جو ذکاری کرے تو اختیا — سب گدا پیشہ کہیں اور ریختہ خوار
اور جو خاموشی کرے تو اختیا — نقش دیواری کہیں تجکو بیکار
اور دلیری مردمی گر تو کرے — تجکو دیوانہ سمجھ بھاگیں پرے
اور جو خوش خوراک ہو اور خوش لباس — تن شکم پرور کہیں اسکو یہ ناس
اسکو یوں طعنہ کریں یہ بے حیا — ہے یہ بدتمیت نہ پہنے اور نہ کھا
اسکو ایں طعنہ کہ اپنی کو جوان — رکھتا ہے آراستہ مثل زنان
یعنے ہے زن کی بغل میں تیرا — کس طرح عقل و ہنر آوے بجا
یعنی یہ صاحب نصیب ہوتا اگر — پھرتا کیوں شہر و شہر در بدر
اور کرے گر زن کوئی کہتے ہیں یوں — پڑ گیا دلدل میں سر خر کے جوں
اور سمجھ کو یوں کہیں کہ اب بس — ہاتھ تیرے ہو نکل کو شیر و پس
باپ کے جوں یہ بھی آخر سلسلہ مر — جائیگا دنیا سے با افسوس و درد
جب چھوٹے ہاتھ سے حضرت نبی — دشمنوں کی کیا حقیقت اور کی
جو رو اور بیٹا مقرر کر دیا — مریم و عیسے کو اسکا بر ملا
کب جیئے کوئی کسیکے ہاتھ سے — مبتلا کو صبر ہر دم چاہئے
کہنے سنے خلق پر مت کر گمان — صبر کر کے مجھ سے سن یہ داستان

چاہیے راضی ہو بندہ سے خدا — غیر کی راضی و ناراضی سے کیا
چھٹ سکی ہے انسے کب تو اے ولی — گو کرے سو حیلہ و ناز و حدی
جو کوئی گوشہ کرے ہے اختیار — با اختلاط خلق سے رکھتا ہے عار
اور جو ہو خندہ رو و خوش ادا — اسکو کب جانے یہ نیک و بد سا
اور جو کوئی مرد درویش نکو — فقر و فاقہ سے کوئی نہیں نہو
اور جو کوئی کامران تقدیر سے — رتبۂ شاہی سے اپنے گر پڑے
اور جو کوئی مفلس و مسکین فقیر — تنگدستی سے وہ ہو جاوے اسیر
ہاتھ میں دیکھیں جو تیرے کوئی کار — سمجھیں تجکو بس مفلس و نادار
اور جو تو باتوں ہو بولیں تجھے — چق چق و بق بق سدا کرتا ہے
اور کہیں نامرد جو مرد یار — ڈرتا ہے ہر شخص سے تو زینہار
اور کم کھاوین کہیں طعنہ آہ سے — مال اسکا ہے یہ اوروں کے لیے
بے تکلف ہو جو کوئی مال دار — یہ کہ زینت باتمیزوں پر ہے عار
اور جو گھاچھا بنا ہے نقشدار — خوش لباس اور خوش وضع ہو تو
جو مسافر ہو نہ کوئی عمر بھر — مرد اسکو کب کہیں اہل سفر
اور کریں اہل سفر کو یوں خطاب — نخوت گشتہ پھرے ہے یہ خراب
مرد زن کو کہیں یوں خورده بین — اسکے پھر نصیب ہے رنجیدہ زین
گر کسی سے بردباری تو کرے — یہ کہیں غیرت نہیں ہے کچھ اسے
جو ہوا قانع بنان خشک و لق — راندن کرتے ہیں اسکو طعنہ خلق
کون ہے جو زبان سے جو بچا — با خوشی کنج سلامت میں رہا
ہے خدا مثیل و ذی انباز و جفت — کیا کہا تر سا نے اسکو اے گفت
پاک ہے وہ ذات از زوجہ و ولد — لم یلد و لم یولد اللہ الصمد
کب کوئی یاں جو رہا ہے بچا — نیک ہو یا بد برا ہو یا بھلا
گر سنے تو دے یہ میرے بیان — خلق کے ہاتھوں سے پاوے امان

حکایت بوڑھے مرد بیوقوف کی

ایک بوڑھا مرد تھا بس مے شعور
عقل کے غم سے تھا وہ جیسے نیم مور

ایک گھوڑی پاس تھی اس کے
ہو سوار اور سیر کیا رستہ کو طے

مل گئی جو ایک گروہ رہرواں
یہ کہا سب سے کہ اے گروہ مہرباں

باری باری چاہیے ہو سوار
تا نہو تو اور بیٹا تھک کے زار

کر دیا گھوڑے پہ بیٹے کو سوار
خود پیادہ ہو لیا زار و نزار

یہ عجب بوڑھا ہے ذی عقل و شعور
ہے یہ خبطی یا کہ مجنوں بالضرور

راہ طے آسان کرے طفل و جواں
پیر ہو اک کوس میں بس تا ٹوں ٹاں

کر کے دونوں قول کے برعکس کار
ایک گھوڑے پر ہے ہو دونوں سوار

اتنے میں ادراک جماعت آ گئی
جھٹ ملامت پیر کو کرنے لگی

چاہیے ایک آپ سے ہو دے اب سوار
رکھا اس عاجز پہ تو نے دو کا بار

شکر کر حق کا سواری تجکو دی
مہربانی کر تو اسپر اے اجی

یعنے دونو پھر تو گھوڑی ہے اوتر
پا پیادہ ہو گئے بہر سفر

ادراک فرقہ ملا آ کر راہ
دیکھا اوس بوڑھے کو باجاں تباہ

ہے سواری ساتھ موجود اور بایں
ہیں پیادہ دونوں از خستہ جگر

کیوں نہیں ہوتا سواری پر سوار
تا نہوں محنت سے پا تیرے فگار

تجھسا نادان کوئی عالم میں نہیں
ذی سنا ہے اور نہ دیکھا ہے کہیں

عقل کامل کو ہو حاصل خیر کی
فہم روشن پر ہو مائل تیر کی

جا کے منزل پر کیا سب نے مقام
وہ رہا رہ میں پڑا با عقل خام

جو کیا ہر قول پر اوسنے عمل
راہ چلنے میں پڑا اوسکو خلل

لغو ہے بجتی ہے کب خلق خدا
آپ کو امداد تو ان سے بچا

کہنے سننے پر نہ انکے خیال
کام کر راضی ہو جس سے ذوالجلال

ناگہاں عزم سفر آیا اوسے
اپنے بیٹے کو چلا ہمراہ لے

تھا پسر اوسکا یا دو دو کا باب
ہر دو باہم در کلام و در خطاب

خود سوار ہو کر کے طے راہ کو
رحم بیٹے پر نہیں کرتا ہے تو

پیر نے یہ بات جو اوسکی سنی
الفت پدری ذرا دل میں جو تھی

سامنے سے اک گروہ اور آ گئی
دیکھ اسکو مارنے طعنہ لگی

طفل کو ذی عذر رکاب کر دیا
خود ضعیفی میں پیادہ ہو لیا

یہ نصیحت جو سنی اوس پیر نے
طعنہ پھلوں کا بھی یاد آیا اسے

سوچ یوں تھوڑی یکوں تکلیف دے
تا کہ پھر طعنہ سے اوروں کے بچے

اے ستمگر رحم کر بیزبان
بوڑھا ہو کر تو ذرا ہو مہربان

یہ ستم اس بیزبان پر ہو روا
گر ہے حیوان پر ہے مخلوق خدا

جو سنا بوڑھے نے یہ اوس بے قصور
دل میں کی نادانی پر تدبیر اور

گرتے پڑتے جاتے دونوں بے آرام
اور گھوڑی جاتھی خالی مثل نیام

گرتا پڑتا جا ہی آپ اور وہ پسر
اسپ بھی ہمراہ ہی کوتل نگر

پہلے تو اسکے بڑھاپے پر ہنسی
بعدہ پھر اسکو یوں کہنے لگی

حیف ہے ہوتی سواری چھوڑ کر
رنج رکھا اپنے اور بیٹے کے سر

اولٹی ہوں سب کام جب آ دے قضا
عقل و ہوش و فکر سب ہوویں فنا

پیر مرد القصہ حیران ہی رہا
اور ہمراہی ہوئے مثل ہوا

گر نہ سنتا یہ کبھی قول فضول
راہ چلتا بے ملامت وہ ملول

رکھتا ہے ہر کام میں جو اشتغال
کام میں اوسکی ہوں سو قسم قال

خلق کے اچھے برے کہنے سے تو
رنج و غم میں ڈال مت بس کر کہو

نیک و بد پر نہ کرانکے نظر
کام کا جو کام ہے وہ کام کر

ساقیا آکھو غم دنیا و دین — اس سے اوس کے تا مین ہو فارغ حزین — ہو نہ دنیا مین خیال اکتساب — اور نہ عقبی مین غم جرو ثواب
شغل ہو ہر دم خیال یار سے — بیخبر ہون اپنے کاروبار سے — ہو نمین یون اندخیال عشق یار — غیر استغراق کے ہو کچھ نہ کار

اس مین بیان ہے خاموشی کا جو بہتر ہے سب خوبیون اور عادتون انسان کی سے

کیا ہی دنیا جان ہی صاحب کمال — یہ جو ہی بے حال تیری قیل و قال — کھول کان اور لب کو بند کر ازمقال — ہفتہ ہفتہ ماہ و ماہ و سال و سال
گر تو خاموشی کی عادت اختیار — جس سے ہو جاوے ترا دل ہوشیار — ہووے بعض گفتگو ہی نیک بے — ہوکے وہ زنار گردن مین پڑے
خوش نصیب ہو تو ہی مرد ان خدا — بند رکھتے ہین زبان اپنی سدا — کرکے خاموشی بہت لی احتیاط — کرتے ہین دل سے وہ یاد کردگار
خاموشی بس ہے مقال اہل حال — گر بلا دین وہ تو ہو جاتے ہین لال — بیٹھ جا خاموش ہو کر ایکجان — تا خموشی ہو تری نطق و بیان
یون رہیگا کب تلک ہی غیر فوغ — تو گرفتار دروغ اندر دروغ — ہوش مین آ اب بھی تو بہر خدا — آپکو گفتار باطل سے بچا
بیٹھکر خاموش مجھ پاس الحجا — کان دل کی سن ذرا یہ داستان — تا کہ ہو معلوم تجکو زینہار — فائدہ اور نقص خاموشی کا یار

حکایت تمثیل

تھا کہین اک بادشاہ عالیجناب — ایک بیٹا اوسکے تھا مانند آب — شاہ چاہی تھا کہ ہو فیہ ذوفنون
اک معلم باہنر تعلیم کو — کر دیا شہ نے مقرر نیک خو — تا کہ اوس سے سیکھے بیٹا ہر علوم
چند عرصہ مین غرض اوسکا پسر — عالم و فاضل ہوا با کر و فر — ہر طرح کے علم و فن اندر شعور
عقل کامل جو کری کسب کمال — ذوفنون دہر ہووے لامحال — بحث منقولات و معقولات کے
دیکھکر فضل و کمال اوسکا تمام — کرتا تھا سو آفرین ہر خاص و عام — ہوگئی تحصیل اوسکی اختتام
وصف خاموشی کا تھا اوسمین بڑا — اسلیے خاموش رہتا تھا سدا — رکھتا تھا ہر گفتگو سے بند لب
بادشہ نے جو کمال اوسکا سنا — پاس اپنے جھٹ لیا اوسکو بلا — مثل دریا زیر لب جوش تھا
وہ پسر خاموش تھا اندر حجاب — سنتا تھا سب کچھ مگر نا جواب — گفتگو کرنے لگا ہر طرح کی
کر بیان باعث ہی کیا اے باہنر — بادشاہ اس بات سے طیش ہوا — اور معلم کو بلا کر یون کہا
ہو گیا خاموش جیسے یہ پسر — رہتا ہی خاموش کیون میرا پسر — وصف خاموشی کا اوسنے پڑھ لیا
کچھ نہین اچھی بری کہتا خبر — شہ نے پرا دہ پسر معین کر دیے — چند مردم تا سخن اوسکا سنے

کہا یاس تیرا لڑا دوسکو وسلام
تھا پسر ہمراہ گھوڑے پر سوار
ناگہان بولا وہ تیتر ایک بار
جو یہ اسدم جانور رہتا خموش
گر نہ اسدم بولتا یہ جانور
شاہ نے خوش ہو باکرام تمام
شاہ ذی گرچہ بہت تاکید کی
اوس پسر نے پھر ندیوسے کہا
اک سخن کہنے سے یہ پائی سزا
چق چق و بق بق مین جو ہے مبتلا
خامشی کا ہی قلعہ مضبوط تر
تا دم آخر زاول دم مزن
آنکھین دے خم کے خم منہ سے لگا

الغرض اکدن گیا شاہ جہان
صید گہ مین ایک تیتر تھا نہان
شاہزادہ دیکھکر یہ ماجرا
صید کب ہوتا نہ یہ گر بولتا
جاکے جاسوسون نے دی شہ کو خبر
ہوشیار اوس سخن سے وہ پسر
غصہ سے بولا وہ شاہ بیخبر
اک دفعہ وہ جانور بولا تھا ان
ایک سخن کہنے سے دیکھو یہ غضب
تو بھی ای آمداب باہوش رہ
کیونکہ اس عالم مین ہین سود و زیان
ساقیا آ ہے کہان تیرا خیال
خم سے بھی تسکین ہو شاید مجال

پاس تیرا لڑا دوسکو وسلام
اور شہ جنگل مین مشغول شکار
شاہ نے جھٹ کر لیا اوسکا شکار
بند کرتا لب نکرتا کچھ خروش
قطع کیون ہوتا اب اسکا سخن
سامنے اوسکو بلایا لاکلام
شاہزادہ پر نہ کچھ بولا گیا
کیا یہ تم باتین بناتے ہو سدا
ای سخن گو در تو از در در جزا
دیکھیے کیا حال ہو اوسکا دہان
صاحب اس قلعہ کا رہتا ہے مدام
از دم خود کار خود برہم مزن
جرعہ جرعہ دیکے ترساتا ہی کیا

دشت مین بہر شکار وحشیان
چھوڑا دوسکو شہ ہوا آگے روان
ہنس پڑا اور یون ہمیوسے کہا
کھولا جو لب اکدم مین سیر ہوا
ہو مبارک آپ کا بولا لب
رہگیا خاموش لب کو بند کر
مارو اسکو تا زیانہ نے ستم
قطع سر اوسکا ہوا اور مین یہان
تازیانہ تن پہ کھائین بن لب
سو حکایت گرسنی خاموش رہ
ہو زبان سے آفتین اکثر یہان
بیقراری ہی یہان بیحد کمال
آج قفل میکدی کو توڑ ڈال

اس مین مذمت اور برائی اون لوگونکی ہی کہ مشابہت رکھتے ہین ظاہر مین ساتھ فقرا کے اور باطن پر وہ اشقیا سے ہین

کیا ہی دنیا یہ ترا اعمال ہے
اس ریا و جبہ پر تیرے اے اخی
از برون طعنہ زنی بر بایزید
اور تیرا اندرونہ اے پسر
اور باطن سے ترے جان ای پلید

جبہ پشمین رد ے شال ہے
مجکو یاد آئی دو بیت مثنوی
وز درونت تنگ میدارد پلید
ہی بھرا قہر خدا سے سر بسر
سو حیا اور ننگ کھتا ہی پلید

یہ مقام فقر خورشید اقتباس
ہو وے کب حاصل کسیکو در لباس
ظاہرت چون گورکا در پرنیل
واندرون قہر خدا عز و جل
ہی ترا ظاہر خباثت سے بھرا
رکھتا ہی ظاہر سے تو طعنہ سدا
جس طرح ہو گورکا فر پر بلا
بایزید پاک پر اے بیحیا
پاک لوگونکا طریقہ اے پلید

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی

ملا ۔ یون کہا اوسنے کہ میرے جب تو کہا تو نے کہ بہت ہے یہان

ایک کوچہ تنگ مین سے بایزید
جاتی تھے اتنے مین اک کتا پلید

مان چمک کتے نے کھودا اپنے تئین
عرض کی اسنے کہ ای مقبول حق

خشک ہون گرمین تو ہو کر پھر بھی گیلے
اور جو تر ہون تو ہون ہو دہو سے پاک

ساتہ دریاؤن سے بھی دھوؤ اگر
پاک کب ہوا وس سے تو ای بہروز

آکرین آپس مین ہم تم دوستی
خوب گذریگی بہم میری تری

مین ہون مردود اور تو مقبول ہے
تیری میری اب بھلا کیونکر نبھے

اور تجھے جو دیکھتے ہین خاص و عام
کرتے ہین تعظیم بیحد اور سلام

اور تجھ پاس ایک ٹکڑا ہے بھرا
آہ درد گندم کا اے مرد خدا

روٹیرے سنکر کے دیتا پاکدین
وای مین کتے کے بھی قابل نہین

پاک لوگون کا تو ایسا حال ہے
اور یون تیرا خبیث حال ہے

اور حقیقت مین ہے جال آنکا
جس سے شیطان بھی مان ہے حسد

ہاتھ مین تسبیح دل مین گاؤ خر
ایسی کب تسبیح کہتی ہے اثر

پھونکدے اس جبہ ناپاک کو
اور عصا دشانہ و مسواک کو

مختلف ہو ظاہر اور باطن اگر
تیرا ہو جاوے جہنم مین مقر

ہے خودی مین جب تلک بیخودی تو
ہو تو بیخود پھر تو خود ہی ہو بہو

آپ کو اپنے مین جب تک دیکھئے
غیر کو کر ترک مل اوس یار سے

ساقیا وہ بیخودی کا جام دے
جس سے مین آدمی مین آوے ایسے

نام عین و رسم و آثار اینا اب
ناگہان انکے برابر آگیا

اپنے دہن کو لیا اس سے بچا
اپنے دہن کو بچایا کر لیے

اور جو دیکھے اپنے اندر غور کر
مجھے اب اوسکا سبب سن لیجیے

یہ لگے کتے سے کہنے بایزید
وہ جناب تجھمین ہے ای باجبر

عرض کی کتے نے ای سلطان دین
تیرا ظاہر میرا باطن ہے پلید

دوستی کیسی مین تیرے قابل نہین
دور سے ماری ہے تجھپر بیخطر

دیکھتا ہے مجکو جو کوئی شہ
کچھ ذخیرہ وقت نگاہ کا نہین

اور یہ ظاہر ہے کہ مین کتا نہین
مین پلید اور تو ہے پاک اے نیکخو

مجھ مین تجھ مین دوستی کس طرح ہو
قابل درگاہ حضرت لم یزل

آہ کیون کر ہوگا پھر من بخیل
عالم و زاہد دلی اور پاکدین

میری ثانی کوئی عالم نہین
اینچنین تسبیح کے دارد اثر

دست بر تسبیح و در دل گاؤ خر
ذکر دلبر سے تو دل معمور کر

ہاتھ مین اس تسبیح کو تو دور کر
یا وہی بیشک جب حق کی راہ ہو

ظاہر اور باطن ترا گر ایک ہو
بیخود مین اجو دی کو چھوڑ دے

تو بھی ای امداد اب حق کیلیے
تو حجاب اپنا ہوای آپ تو

خود ہی تو کسکی کریگی جستجو
گر شناسای خویش گشتی رخویش

معرفت پیدا ہے از عرفان خویش
محو اندر محو ہون مین زینہار

آپ کھو کر محو ہون در حسن یار
ہو فنا اندر فنا اک نخت اب

اس مین بیان ہے کہ خدائے تعالے کو صرف خدائی کے واسطے پوجے نہ طمع جنت کے لیے اور نہ خوف دوزخ سے

کیا ہے دنیا جان اینکو سرشت
یہ عبادت ہے تری بہر بہشت

ہے یہی نزدیک اہل دل مقر
اون گھٹانا جان تو ای بہروز

یعنی ضرورتی عبادت پر یہان
مانگتا ہی حق تعالی ہی وہان
جا حدیث یا عبدنی تک لی پہنچ
تو کلام مرتضی سے یاد کر

یعنی فرماتے ہین یون شاہ علی
عاشق حق نائب حضرت نبی
ای خدا ے خالق ہر دو جہان
ہی تو ہی مطلوب محبوب زمان

پوچتا ہون اب نہ تجکو اس لیے
طمع جنت یا نہ خوف نار سے
پوچنے کے لائق اے میرے خدا
ہر طرح تیری رضا مطلوب ہے

جب بنایا مین کہین تیرے سوا
یوجنے کے لائق اے میرے خدا
پس مین پوجا تجکو تیرے واسطے
غیر کی الفت کو کی دل سے بدر

لیتی ہی طاعت پر اجرت یہ گروہ
رکھتی ہے اجرت کی طاعت پر شکوہ
آرزو اجرت کی عملو پر اگر
رکھتا ہی تو ہی یہ گمراہی تبر

واسطے حق کے ہی کب اپر خلل
طمع اجرت کے لیے ہی یہ عمل
یاد آئی اک مثال اسپر مجھے
ہوش کر کے سن تو اسکو غور سے

حکایت محمود بادشاہ غزنوی اور ایاز غلام کی

کہتے ہین اک شخص نے محمود کو
یہ دیا طعنہ کہ اے شاہ نکو
ہی ایاز ایسا نہ کچھ حسب جمال
جسپہ تو عاشق ہی یون اب بالکمال

سنتے ہی اس بات کے محمود شاہ
اس سے یون کہنے لگا اے نیک راہ
اوسکی خوبی نیک ہو نہین فدا
اور نہ عاشق اوسکے نیک و بد پر ہو گا

نقل ہی اکدن کہ جاتا وہ شاہ
اک کوچہ تنگ کو باغ و جا
اوسکا تھا اوسکی تھی جو اسے بہر
خندلک صندوق اوسمین دے دیے

اتفاقاً گھاکے ٹھوکر اک شتر
اوس گلی مین گر پڑا ای بہر ور
گرتے ہی اوس اونٹ کے اوی نیچے
ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی صندوق کے

ہو گئے اک لخت ویران اس سے بدر
لعل و یاقوت و زمرد سیم و زر
لوٹنے کا حکم دیکر چل دیا
لوٹنے پر پڑ گئے بے اختیار

سنتے ہی یہ حکم جو ہمراہ تھے
پک پک سب لوٹنے پر پڑ گئے
چھوڑ شہ کو سب کے سب پیادہ سوار
تو نے بھی لوٹا ہی کہنہ مجسی تو ز

اور رہا ہمراہ نہ کوئی شاہ کے
رہگیا پر ایک ایاز ای نیک رائے
دیکھکر اوس حال کو محمود شاہ
کچھ نہین صاحب کمال نعمت سے میز

عرض کی اسنے کہ ای سلطان دین
جسکی سب نعمت وہی مالک ہمین
دور ہو کر اتنے ہی خدمت سے مین
غیر حق کو حق ہی مانگے زنہار

قربت سلطان ہو حاصل جسے
چھوڑ اوسکو پھرہ کیون نعمت کو لے
ہی طریقت کی خلافت کہ یار
نفس پر ہو رہی جو رکھتے کچھ نظر

اس سے زیادہ کون ہی بس بے ادب
جو سوا حق کے کرے حق کی طلب
دوست سے جو دوست کے احسان پر
تو حو کرتا ہی عبادت بے شمار

واسطے حق کے ہی کب انکا کار
نفس کی خواہش سے کرتا ہی صدور
خواہشات نفس مین یہ سبکی سب
یعنی بھر جنت و حور و قصور

زہد کے پردہ مین کرتا ہی طلب
کہتا ہے یوجون ہو نہین اللہ کو
اجر عابد چاہے طاعت پر اگر
خواہشات نفس کو یوجی ہی تو

ہے وہ طاعت گر سمجھ اسنے نہ کی
اجر پر کب تو ہے امیدوار
بہتر اس سے اجر کیا چاہیگا یار
اسنے فضل و لطف سے تجکو غنا

اپنی خدمت کے لیے پیدا کیا
با وجود آلودگی کے قدر تیرا
اپنی قدرت سے فزون کر دیا
اور اس قدر پر ترے اوپر کیے

خلعت عرفان کیا آراستے
ساقیا آوے وہ جام پر قرار
جس سے ہو نہین محو اندر دو ی یار

مومنین یون دنیا دون سے بے خبر | ذی امید خلد نے خوف سقر | خلد اپنے مظہر لطف و جمال | دوزخ ہمکو ہی ظہورات جلال

اس مین بیان ہے شوق چھوڑنے کا ماسوا کے اور شائق ہونا طرف شراب طہور کے مراد اوس سے محبت الٰہی ہے

عمر ضائع اور قضا میری ہوئی
اے ندیم اب بہر حق اٹھ تو بھی

تاکہ پہچانون مین اپنے وقت کو
رائیگان گذرا ہی جوانی نیک خو

کر عطا بہر خدا اک بھر کے جام
اوش شراب پاک سے دے نیکنام

ہی خوشی کے در دکی بتلیک کلید
اوس سے مت رکھہ بہر حق محکو بعید

اور رہا کر ساقیا ارواح کو
قید سے رنج و الم کے جلد تو

اور چھوڑا جلدی خدا کے واسطے
تن بدن کو رنج و غم کی قید سے

اس خراب آباد ویران مین مرا
خانقاہ و مدرسے دل اوٹھا

نے تو مجکو نفع خلوت سے ملا
اور نہ کچھہ اب سے حاصل ہوا

دیر و کعبہ مین پھرا سر مارتا
نے ملا مقصود دل کا کچھہ پتا

اب بہت پچھتا مومنین ساقیا
ہو مری مشکل کا تو مشکل کشا

بس شراب بیخودی مجکو پلا
قید سے ہستی کے دل چھوٹے مرا

وہ جو عالم ہی اس عالم کے سوا
ہے وہی درکار مجکو ساقیا

ایک عالم چاہون اس عالم کے اور
ہو نرالا اس سے اس عالم کا طور

تاکہ ہون مقصود دل سے بہرہ ور
خاک ڈالون ہستی موہوم پر

آہ و نالہ شور و غل ایسا کرون
خلق مین اک حشر برپا کرون

وہ شراب اے ساقیا مجکو بود
استخوان کہنہ کو جو زندہ کرے

آتش عشق سے اک شعلہ اٹھے یا
اوش شراب پاک کا نور آشکار

طور ہے اوس نور کا سینہ مرا
خم ہے اوسکا قلب اپنا اے فتا

بس بلا لا کر کے وہ مجکو شراب
دس سے ہٹ آوے وہ پھر عنداب

ہو وہ ایسی جو پیے قرنہا سے ذرا
دو جہانکی قید سے وہ ہو رہا

اٹھہ کہین بہر خدا جلوہ گر
صبح ہوتی آئی اب دیر کر

ماہ بھی اور سب ستارے جیسے لیے
اور صدا مین ضرع بھی ہی دے لگے

مطربا کچھہ کہ کہ یہ میری بقا
رائیگان گذری ہی در رنج و عنا

بے غنا کے کچھہ غنا مجکو سنا
عیش ہے بے عیش میرا مطربا

کر بیان کچھہ یار کی باتون سے آ
دل مرا اوس بن ہے غم مین مبتلا

دور کر مجھہ سے اب ایام فراق
یا دف دنی سے تو اوٹھکر مطربا

مجکو اشعار عرب ہی کچھہ سنا
تاکہ ہون ہمپر یہ سب اب نیکنام

اک کلب تک مین کبھون آہ و فغان
ایک بھی سنتا نہین وہان جہان

آہ و اویلا و ریغا حسرتا
عمر سب گذری مری بیحاصل

پھر سنا مجکو وہ نظم منقطا
جو کہی تھی مین نے ایام شباب

حسرتا صد حسرتا صد حسرتا
اپنی غفلت سے ہوا مین پایمال

مطربا اب بہر حق اوٹھہ تو بھی
کچھہ بھی اب طاقت نہین مجکو رہی

پھر کوئی شعر عجم مجکو سنا — تا کہ دل قید الم سے ہو رہا — اور کہ کوئی تربت شیخ
مثنوی زنی چون حکایت میکند — وز جدائیہا شکایت میکند — مثنوی زنی بشنو از صاحب نفیر
کیونکہ جانے کوئی نالہ سے — طرب او مٹھہ کہیں سے ابھرہ دور — از حکیم معنوی
خواب غفلت سے تا کہ دل ہو بیدار — دل مرا غافل ہے اپنے حال سے — کر جمادی نالہ شنید ہست کس
جہل سے بھی اپنے قائل ہے مگر — اور کہتا ہے کہ ہوا سے سوا — سب زبان سے تو مجھے آگاہ کر
اپنی گمراہی سے بھولا راہ کو — ہے می غفلت سے مدہوش الست — سے سدا مشغول قیل و قال
ہے یہ بتخانہ میں یوں گوشہ نفیر — قہقہا مارے ہیں کافر بیلا — بیٹے ہا میں میری مرض ہوا
خواب غفلت کر ذرا تو چونک جا — غیر دلبر کو تو دل سے دور کر — آپ کی بھی کچھ نہیں کہتا
ہے وہی معبود برحق جو سبھی — یعنے یہ حرص و ہوا و حب غیر — دین اور اسلام پر اسکے سد
اپنے دلبر سے تو پھر ہو ہم مقال — دلمیں جب تک ہے حب غیر ہی — جلوۂ دلبر سے دل معمور کر
غیر سے ہی پیر اسکو کیوان — غیر ہو جس گھر میں وہ سجا کہاں — سب یہ بتخانہ تری ہیں اور دیر
ہو کے تو خاموش قیل و قال سے — ہو خبردار اب تو اپنے حال سے — نور دلبر ہو انمیں جلوہ گر
سال ہجری تھے ہوئی جب قسم تمام — لکھ دیا اسکا عدائے روح نام — ختم کر و اللہ اعلم بالصواب

خاتمۃ الکتاب

بعد اسکے سن تو اب بید استان — کر دیا ہے یہ جو کچھ میں بیان — علم نظم و نثر بھی کو سا نہیں
چاہیے مقصود دل اس کار سے — ہے نہ مطلب خوبی اشعار سے — شاعری ہے مجکو کچھ بہرہ نہیں
سنکے یہ زیادہ ہو عشق حق مقام — اہ ہو جادو رفیق فاسقان — شاعری سے کچھ نہیں ہے مطلوبکا
جو کہ دیکھیں اسمیں کچھ ہو خطا — دین بنا اپنے کرم سے برملا — شاعروں سے کچھ نہیں ہے التجا
کر کے اپنے لطف و نسیان پر نظر — اس میں دین و اصلاح بحق — عرض ہے اہل صفا سے یہ ذرا

تمام شد

گلزار معرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا
جہان لطف گل ہو وہین خاغم ہو
ہو گل خار مین گل مین ہو خار تیرا

عجب نقش قدرت نمود اتیرا
عجب رنگ بیرنگ ہر رنگ مین ہے
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا

یہ ہر رنگ صنعت کا اظہار تیرا
خوشی غم مین رکھی ہے اور غم خوشی مین
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا

یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے
ہر پردہ مین روشن سب انوار تیرا
ترے نور کو سمجھین اغیار تیرا

یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہے یارب
سہر رنگ ہر شے مین ہر جا پہ دیکھو
کہ جس جا نہین فکر و اذکار تیرا

نہین وہ جگہ اور نہین وہ مکان ہے
تو ظاہر ہے اور لاکھ پردہ مین ہے تو
تو آخر نہین انتہا کار تیرا

تو اول نہین ابتدا تیرا یارب
تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن
تجھے دیکھتا ہون نہ اغیار تیرا

نظر کو اوٹھا کر جدھر دیکھتا ہون
تو ہی ہے تو ہی یا کہ آثار تیرا
اکھوں سے چھوٹے گر فتار تیرا

عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا
مجھے بخش ہے نام غفار تیرا
مین ہون بندہ گرچہ بہت خوار تیرا

نگاہ کرم تک بھی کافی ہے تیری
کہان جاؤن اب بندہ لاچار تیرا
تو شافی ہے میرا مین بیمار تیرا

مرض لا دوا کی دوا کس سے چاہون
کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا
لیا ہے پکڑا تو دربار تیرا

الٰہی مین سب چھوڑ گھر بار اپنا
تو مختار میرا مین لاچار تیرا
کسے ڈھونڈے جو ہو طلبگار تیرا

کہان جاؤن جسکا نہو کوئی تجھ بن
تو مولا ہے مین عبد بیکار تیرا
سوا تیرے کوئی نہین ہے میرا یارب

کیا اپنے در سے گر دور اوسکو — کدھر جاوے عاجز یہ لاچار تیرا — نہ پوچھے سو ایک کا رونکے گر تو — کہان جاوے بندہ گنہگار تیرا

گنا ہون نے ہر طرف سے مجھکو گھیرا — سنا جبکہ ہے نام غفار تیرا — رہیگا نہ کچھ نقد عصیان سے میرا — لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا

دلیر ہم گناہون پہ کیونکر نہ ہون — کہ ہے نام غفار ستار تیرا — سدا خواب غفلت مین ستار ہا مین — نہ اکدم ہوا آہ بیدار تیرا

چلا نفس و شیطان کے احکام پر مین — نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا — برے کام مین عمر افسوس کھوئی — کیا مین نہ اچھا کوئی کار تیرا

نہ رسوا ہون جیسا یہان حشر کو بھی — سنون جبکہ ہو عام دربار تیرا — مری مشکلین ہون وہین آسان اکدم — جو ہو جا کرم مجھپر اکبار تیرا

خبر لیجیو میری اوسدم الٰہی — کھلے جبکہ بخشش کا اخبار تیرا — ہون ظلمات عصیان سے حسنات روشن — جو ہو مہر رحمت نمودار تیرا

کہان میری عصیان کہان تیری رحمت — کہان خس کہان بحر ذخار تیرا — لگے کرنے کافر بھی امید بخشش — لگے ہونے جب رحم اظہار تیرا

گنہ سے میرے حد سے زیادہ ہین یارب — مجھے چاہیے رحم بسیار تیرا — نہ ہو ثمر دشمنون سے رہا مجھکو جب سے — کہا تو نے مین ہون مدد گار تیرا

تمنا ہے اس بات کی مجھکو ہر دم — کہ دل سے زبان پر ہو اذکار تیرا — ترا نام شیرین حلاوت ہے دلکی — ہر اک بات سے خوش ہے تکرار تیرا

الٰہی رہے وقت مرنے کی جاری — بتصدیق دل لب پہ اقرار تیرا — نہ کوئی مرا ہے نہ مین ہون سیکا — تو میرا مین عاجز دل افگار تیرا

تو میرا مین تیرا مین تیرا تو میرا — ترا فضل میرا مرا کار تیرا — نہین مین تو ہی ہے تو ہی ہے نہین مین — تو ہے نور میرا مین آثار تیرا

مین ہون عبد تیرا تو معبود میرا — تو مسجود مین ساجد زار تیرا — الٰہی بحق قمر سے اپنے مجھکو — کہ ہے عفو بخشش کرم کار تیرا

یہ جور و جفا ہم سے ہیہر ہے یارب — نہین ظلم اور جور اطوار تیرا — بدون کو کری نیک نیکو نکو تو — یہ ہے بے نیازی کا بازار تیرا

نہین کافرونکو جو توفیق ایمان — کہ ہے نام قہار جبار تیرا — حکومت ہے تیری اوسکو حاصل ہمانگی — ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا

فنا ہو گیا جو ترے وہ ہی مین — تو ہے یار اوسکا وہ ہی یار تیرا — دو عالم خریدار ہوا وسکا بیشک — جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا

کھلین اوسکی آنکھین کرین بند جسنے — عیان ہو نہان اوسپر اسرار تیرا — رہے ہوش اوسکو کسیکا نہ اپنا — الٰہی ہوا جو کہ ہشیار تیرا

الٰہی مجھے ہوش دے ایسا ویسا — رہون مین سدا مست میخوار تیرا — تو کر بے خبر ساری خبرون سے مجھکو — الٰہی رہون اک خبردار تیرا

مین ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاون — جو لگ جا محبت کا آزار تیرا — الٰہی وہ جلوہ محبت عطا کر — جو کر دے مجھے عاشق زار تیرا

الٰہی عطا کر دہ درد دل ہو — کہ مرتا ہے بے درد بیمار تیرا — بنا اپنا قیدی کر آزاد مجھکو — ہے آزاد سب سے گرفتار تیرا

جو جاگا سو سویا جو سویا سو جاگا — سلا مجکو تا ہون مین بیدار تیرا — بھکاری ترا جا کے محروم کیونکر — کہ نعمت خوان بخشش ہی تیار تیرا

ترا خوان انعام ہی عام سب پر — ہے شاہ و گدا ہر نمکخوار تیرا — بھکاری کروڑون تری در پہ ہونگے — نہین کرنا معمول انکار تیرا

کوئی تجھسے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے — مین تجھسے ہون یارب طلبگار تیرا — نہین اس سے زیادہ مجھو کوئی خواہش — ہر اک شے سے ہے وصل دلکار تیرا

نہین دونو عالم سے کچھ مجکو مطلب — تو مطلوب مین ہون ہون طلبگار تیرا — ہی جنت کی نعمت تو سب سے ہیہر پر — میسر ہوا ہے کاشف زار تیرا

مرے دل میں تک جلوہ فرما الٰہی — کہ تجھ بن ہے ویران یہ دلدار تیرا — نہیں وصل افسوس قسمت میں میری — میں سایہ نمط گرچہ ہوں جاں نثارا
تو ہی جان و دل سے بھی نزدیک تر ہے — ولے آہ ملنا ہے دشوار تیرا — ہوں با وصف اس قرب کے دور ایسا — سنتا ہی ہے ہجر خونخوار تیرا
یہ قرب و معیت ہے پھر بعد ایسا — نہیں کھلتا یارب یہ اسرار تیرا — حجاب خودی میرا یارب اٹھا دے — کہ تا دیکھوں بے پردہ دیدار تیرا
تو اپنے میں امداد آتو — کہ ہے کون تو کیا ہی گفتار تیرا — تو کر صیقل آئینہ دل تا مرقع سے — کہ تا جلوہ گر اس میں ہو یار تیرا
زباں سے طرف تو کے شغول ہو تو — وہیں جلوہ فرما ہو دلدار تیرا — اٹھا غم رکھا امید امداد حق سے
نہ ڈر فوج عصیاں سے گرچہ بہت ہے — کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا — اوسکی تو خدمت میں رہ دن بدن تو
تو پڑھ اس مناجات کو بیچ وقتی — کہ تا جائے ہر غم یہ آزار تیرا — الٰہی قبول ہو مناجات میری
نبی کریم آل اصحاب سب پر — درود اور سلام ہووے ہر بار تیرا — مرے پیر استاد مان باپ پر بھی

غزل نعتیہ

کرے کے نثار آپ پہ گھر بار یا رسول — اب آپڑا ہوں آپکے دربار یا رسول
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا — ہوں امتی تمہارا گنہگار یا رسول — اچھا ہوں یا برا ہوں غرض کچھ ہوں جو کہ ہوں
کسطرح آہ میں کروں خدا متمم جمال عرض — ہوں خجلت گناہ سے سر شرمسار یا رسول — یہ ہوں تمہارا تم مرے مختار یا رسول
کرکے نہ میرے فعل بد دن پر نگاہ تم — کیجو نظر کرم کی بس اک بار یا رسول — میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یا رسول
لیجو خدا کیواسطے اوسدن مری خبر — عصیان کا میرے جب کھلے انبار یا رسول — اوسدن نہ بولنا مجھے رسوا یا رسول
دونوں جہانمیں مجھکو وسیلہ ہو آپکا — تم نے بھی گر نہ لی خبر اس حال زار کی — اب جا کہاں بتاؤ یہ لاچار یا رسول
گھیرا ہی ہر طرف سے مجھے درد و غم نے آہ — کیا ڈر ہے اسکو لشکر عصیاں جرار سے — تم سا شفیع ہو جسکا دلدار یا رسول
اب زندگی بھی ہو گئی دشوار یا رسول — ہو آستانہ تیرا امداد کی جبیں — اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول

غزل نعتیہ

ذرا چہرہ سے پردہ کو اٹھاؤ یا رسول اللہ — مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ — مجھے دیدار کا بنا دکھاؤ یا رسول اللہ
کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نور افزا — شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم — تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیوانہ اور وحشی بنا دو یا رسول اللہ — کرم کا اپنے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ — خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اسکے
پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم — چھپیں نجابت سے جا کر پردہ مغرب میں ماہ نخشب — مگر اپنے حسن کا جلوہ دکھا دو یا رسول اللہ
ہے ایسا مرتبہ کس کا سنا دو یا رسول اللہ — کرے جب عرض شفاعت لب ہلاؤ یا رسول اللہ — یقین ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشش — مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی — گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ
جو میدان میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ — میرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ — اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا امتی ہوں میں

ترا اب چاہو ہنسواؤ یا رولاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھوں
پھرا اب نظر و فسے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ
اگرچہ ہوں نہ لائق و ہاں کے پر امید ہے تم سے
ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ
بہت بھٹکا پھرا میں وادیٔ غربت میں مثل وحشی
مرے غم دین و دنیا کے بھلاؤ یا رسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو

کرم فرماؤ بہر اور کر دو حق سے شفاعت تم
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں نا خدا ہو کر
کہ پھر مجھکو مدینہ میں بلاؤ یا رسول اللہ
شراب بیخودی کا جام اک مجھکو پلا کر اب
کرم فرماؤ اتو مست پھراؤ یا رسول اللہ
خدا کیواسطے رحمت کے پانی کو مرے آکر

غزل نعتیہ

ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ
مشرف کر کے مجھکو کلمہ طیبہ سے اپنے تم
مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ
حبیب کبریا ہو تم امام انبیا ہو تم
دوئی کے حرف کو دل سے مٹاؤ یا رسول اللہ
مشرف کر کے دیدار مبارک سے مجھے یکدم
شب ہجران کی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ
بس اب قید و عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

مکہ میں ہوں پر ہی ہوس کو ہے مدینہ
پہنچا دے مجھے منزل مقصود کو جلدی
گرچہ ہیں بہت شہر جہاں میں خوش و دلچسپ
دل غرق حلاوت ہے زباں شکر فشاں ہے
وہ چھوٹ گیا بند و عالم سے سراسر
خوش آ دے کب اس شخص کو خوشبوئے دو عالم
ایذا کی حوض میں تے دعا سنگدلوں کو
امداد سے نعت گوہر صلوات و سلامی

وے ہے رخ کعبہ خبر رہے مدینہ
یا رب ہے لگی دل کو ہمگ و پوئے مدینہ
لیکن ہے عجب لہر و دلجوئے مدینہ
طوطی زبان ہو جو ثنا گوئی مدینہ
جو پھنس گیا اندر حرم کیسوئے مدینہ
ہے جسکے لبی مغز میں بوئے مدینہ
دل نرم تے کیا سرد رخ کوئے مدینہ

لانے لگی اب باد صبا بوئے مدینہ
اتو تیہ تمنا ہو کہ یہاں کہ کے جہاں گرد
حاصل ہو بہشت اوسکو یہاں ہو وہاں بھی
انہار فیوضات ہیں عالم میں جہاں تک
محفوظ ہو آفات و عالم سے وہ موئے
کس دن وہ لکھے پر کلام اپنا زباں سے
کب یہ پھٹا عاشق کوئی خوبان جہاں کو

غزل نعتیہ

دل اڑنے لگا ہو کی ہوا سوئے مدینہ
قربان ہوں بگرد سر ہر کوئے مدینہ
جو دل سے ہوا سا کن ہو کوئے مدینہ
ہو اصل مگر سب کے وہی جوئے مدینہ
کی جسنے سکونت تہ بازوئے مدینہ
جب ہو وہ زبان اپنی ہو گوئے مدینہ
ہوتا نہ اگر پر تو مہر سوئے مدینہ
یا رب ہو نثار شہ نیکوئے مدینہ

کہے ہے شوق ہی یہ آ کر چلو مدینہ چلو مدینے
کہے ہے شوق یہ ہو امیں دل کر چلو مدینے چلو مدینے
شہر شہر کیوں پھر ہی ہا را جو د و نو عالم کی چاہو دولت
کہے ہے ہر دل جو ہو کے مضطر چلو مدینے چلو مدینے
رہیگے ہوتے ہیں جب مہینے بہری ہیں شوق باقی نہ رہینگے
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے
نہ دیکھا خار میں گل خار کو دیکھا تو کیا دیکھا

مین ہونگا دا سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے
خدا کے گھر میں تو رہ چکے اب عمر بھی آخر ہوئی ہے آخر
تو سر قدم ہو کے در پہ کر چلو مدینے چلو مدینے
جو کفر و ظلم و فساد عصیان ہر اک شہر میں ہو رہی ہے ہاں
صدا یہ کہکے میں کو بکو ہو چلو مدینے چلو مدینے

غزل

اگرچہ کوئی جہان میں بھی پھر پھر کے سارا

صبا بھی لانے لگی ہو ابتو نسیم طیبہ نسیمہ طیبہ
مرینگے ابتو نبی کے در پہ چلو مدینہ چلو مدینے
یہ جذبہ عشق محمدی میں نو نکو امت کے کیسے تیئں
تو دین اسلام اوٹھے یہ کہکر چلو مدینہ چلو مدینے
ہلاکت اعدا و ابتو آئی جو نوع عصیان نے کی ہے غارت
نہ دیکھا داغ دل گلزار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا یار کو گھر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا

تماشائے دو عالم ہے مرے دلدار کا کوچہ
ہمانگی گلشن و بازار کو دیکھا تو کیا دیکھا
رخ رخشان جانانی تجلی چاہیے دیکھے

مہ و خورشید کے انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا
کفِ پا کی صفائی کو مرے دلدار کی دیکھو
اگر آئینہ جوہر وار کو دیکھا تو کیا دیکھا

ندیکھا برش تیغ نگاہ یار کو تم نے
اگر شمشیر کی اک دھار کو دیکھا تو کیا دیکھا
ہماری چشم سے لعل و گہر کی دیکھئے بارش

سما پر ابر گوہر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا
لبِ دندان و لب کی تابِ تاب کو دیکھو
اگر لعل و در شہوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

یہان نوکِ مژہ پر لخت دل کی دیکھ جانبازی
وہان منصور صاحبدار کو دیکھا تو کیا دیکھا
طبیبوں نے علاج مرض اپنا خوب کر دیکھا

ندیکھا حال دل بیمار کو دیکھا تو کیا دیکھا
ندیکھا ایک بھی تیمنے اگر درد جدائی کو
فلک سے گرچہ لاکھ آزار کو دیکھا تو کیا دیکھا

یہان جو دیکھنے کا ہی اسیدم دیکھ لے غافل
ندیکھا اول آخر کار کو دیکھا تو کیا دیکھا
دل صفدر میں ظاہر یار کو تھا چاہیے دیکھا

ندیکھا سایہ میں انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نظر جب کھل گئی اپنی جسے دیکھا اوسے دیکھا
نہ دیکھا آپ میں دلدار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اِدھر دیکھا اودھر دیکھا جدھر دیکھا اوسے دیکھا
نہ دیکھا یار میں اغیار کو دیکھا تو کیا دیکھا
اسے دیکھا اوسے دیکھا نہ یہ دیکھا نہ وہ دیکھا

ندیکھا ایک کو دو چار کو دیکھا تو کیا دیکھا
ہمارے شعر امداد الٰہی ہیں تک دیکھو
اگرچہ دفتر اشعار کو دیکھا تو کیا دیکھا

غزل

پر نعم فیض توکل سے ہے بس خوان اپنا
پکتا ہے سنگ قناعت پہ سدا نان اپنا

تلخی صبر میں حاصل ہے حلاوت دل کو
طوق تفویض و رضا کا ہے گلے میں اپنے

تیغ تسلیم پہ سر کرتے ہیں قربان اپنا
پوشش اپنی ہے لباس تن عریان اپنا

پایمالی ہے ہمیں تاج و سریر شاہی
لالہ و گلشن و گل کی نہیں پرواہ ہمکو

کثرت داغ سے سینہ ہے گلستان اپنا
کیوں عبث کیجئے ہم چرخ پہ ایوان اپنا

دوستی کی رہی اب کس سے توقع یارو
درد و غم کا مرے دردی ہے نہ کوئی غمخوار

غم ہی غمخوار ہے اور درد ہے درمان اپنا
کہ خیال رخ دلدار ہے دربان اپنا

وسعت دلکی کیا کرتے ہیں سیر ای امداد
کون سنتا ہے کہو اپنی پریشانی کو

غزل نعتیہ

جو پریشان جو سنے حال پریشان اپنا
ہو جاے مرا شوق ہی رہبر کسیصورت

ہے مہ میں ہوائے کشش شوق مدینہ
جون باد صبا پہنچون گا اڑ کر کسیصورت

جون نقش قدم جا پڑون در پر کسیصورت
جون نقش قدم سر نہ اوٹھاؤن ترے در سے

ہے بلبل دل شایق گلزار سے غیبہ
اے کاش ہون در کا تری پتھر کسیصورت

گر جا پڑون مر مر کے دہان پر کسیصورت
دین ساقی کوثر جو مجھے باوہ الفت

اے ماہ وش کیجئے گذر تک تو ادہر بھی
ہو جاے مرا گھر بھی منور کسیصورت

چھوٹے نہ لبون سے مرے ساغر کی صورت
ہو مغز پریشان وہین مشک ختن کا
ذکر کر ذکر خدا اور ہے تذکیر عبث
پہلے اس سے ہے ہر باب مین تحریر عبث
لائی ہے باد صبا بوے قدوم احمد
قصر شادی کی ہر گھر مین ہے تعمیر عبث
پیر کے دن جو ہوئے پیر دو عالم پیدا
دیکھتے ہو مہ و خورشید کی تنویر عبث
دے اسلام سے اونکے نرالا گھر کا نام
ہے نہ رنگ گل گلشن مین یہ تعمیر عبث
چاہیے عشق محمد مین مسخ ہونا
شمع و مصباح کی اس گھر مین ہے تنویر عبث
دیکھے کب ہو میسر مجھے وصل محبوب
منع کی حق نے کہ ہے کھینچی تصویر عبث
جان بیجان کو دیکر نمود دلگیر عبث
ہو گئے سب کے دن گھر مثل بگولہ برباد
ہے فلک سے طلب عزت و توقیر عبث
دیکھ غنچہ کو کہ آخر ہے گل پژمردہ
دم مین ہوگا یہ ترا نقشہ تعمیر عبث
لطف جینے کا ہے گر پاس ہو جان بخش اپنا
کسلیے کرتا ہے پھر خواہش اکسیر عبث
اے عروضی موزون طبع کے آگے
صورت بلبلہ پانی مین ہے تعمیر عبث

ہو جا کہین سبزہ مرا خط تمنا

غزل تعلیمیہ

جز کلام حق کے ہے ہر بات مین تقریر عبث
لکھ سکے کون یہان حمد خدا نعت رسول
کب خوشی سے ہنسی غنچہ کی تصور عبث
سیکھتے حق سے رہے سارے علوم و حکمت
پیر ایام ہے دن پیر کا نے پیر عبث
آپکے عتبہ عالی کا بیان ہو کس سے
یار و اب زلف بتان کی بھی ہے تقریر عبث
آپکے بخشش و انعام کی کچھ حد بھی ہے
کیا کرین ملک سلیمان کی تسخیر عبث
جسم اپنا نہ ہوا ہاے مدینہ کا غبار
ہو گئی ایتو مری آہ کی تاثیر عبث

غزل

خواہش نام و نشان یہان کا ہے اے میر عبث
بس بلند اتنی یہان کرتے ہو تعمیر عبث
چین و آرام ہے کسکو کھواوسکے نیچے
اے جوان ہنستا ہے کیا دیکھ سے پیر عبث
مارتا آپ کو تا کیمیا خود بنجاتا
ورنہ جون خضر ہے بس عمر کی تاثیر عبث
ڈھونڈھتا پھرتا ہے دو شمع لئے کچھ تو فکر
تیری فعلن فعلاتن کی ہے تقریر عبث

آجاے نظر گنبد اخضر کی صورت
کھل جاے جو وہ زلف معنبر کی صورت
حمد حق مین ہو نعت پیغمبر مین رقم
جز خدا اور کی اس فن مین ہے تسطیر عبث
آئی ہے شاہ کی دنیا مین نوید مقدم
یان کے آنے مین نہ تھی شاہ کی تاخیر عبث
نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو
عرش کی اوسکے مقابل مین ہے توقیر عبث
اوٹھگیا ہے کسی گلرنگ کا پردہ منہ سے
ہے قلیل آپکا بس اور کی تاثیر عبث
دل مین کافی ہے خیال رخ انور تیرا
اس مس عیب کی حق مین ہے نہ اکسیر عبث
شکل کو بھی تو نچا ہا کہ ہوئے محبوب
ہو کے بس شائقہ نقشہ تصویر عبث
مثل امواج کے پانی پہ ہے تحریر عبث
مثل انجم کے ہین گردش مین یہان اہل فروغ
چرخ سے ہے ہوس راحت و تسخیر عبث
بلبلا سا نہ ابھر جہان مین اتنا
مارا گر پارہ کو اے صاحب اکسیر عبث
کیمیا اپنی ہے خاک قدم یار اے دل
یہ فلک کی نہین دن رات کی تدویر عبث
مسکن اس بحر فنا مین نہ بنا اے امداد

غزل

ہو کے مین شیفتہ زلف گرہگیر عبث
جملہ تدبیر کو کر دیتی ہے تقدیر عبث
آپکی چین بجبین ہمکو سلاسل بس ہے
اب شہادت مین مری کرتے ہو تاخیر عبث
ضعف مین سمجھون ہوا سانہ پھونکا ہرگز
تیرے مستون کی نہین نالہ شبگیر عبث
عشق کہتا ہے کہ کر نہر لہو کی جاری
چیخ پر مارتا ہے آہ کا کیون تیر عبث
گرچہ سرمایۂ ثابت سب گئی تدبیر عبث
ہو گئی جذب محبت کی وہ تاثیر عبث
اونکی زلفون کے تصور مین ہے یہ آہ و فغان
کوہکن تیشہ سے کی کوہ کی تکسیر عبث
نام اوسکا دفتر عشق مین ہرگز رقم نہین
بے مرگ زندگی وصال صنم نہین
مخمور تیرے دور سے پر ایک ہم نہین
ہم پر جفا و جور بجھے ہے نصیب سے
گرمی مہر و ابر سبا ری سے کم نہین
روتی ہے خلق میری خرابی کو دیکھ کر
ورنہ یہ پھر معاملہ تا بعدم نہین
عرش برین پہ آپ ہین یہ زمین ہون مین
گر تخت حسن ناز پہ ہین آپ جلوہ گر
یا وصف ایسے قرب کے بس دور بین ہون مین
اے وائے بے نصیبی کہ ملنا نہین نصیب

لی بلا سر پہ ہوا پائے بزنجیر عبث
گردش بخت سے آپنے ہین ستائے ہم آپ
پا بزنجیر کو پھر کرتے ہو نخچیر عبث
تیغ ابرو کا اشارہ ہی تمہارا کافی
زلف پر باد سے دکھلاتے ہو زنجیر عبث
توسن ابرو کو ذرا تیز نگہ کو چھوڑو
تو روان کرتا ہے فرہاد جوئے شیر عبث

غزل

سچ ہے پریشانی کی ہوتی نہین تحریر عبث
دلمین آئے غم دلبر تو رکھون آنکھو نہین
کب ہے نالہ مرا پابستۂ زنجیر عبث
مجھسا دیوانہ بھی زندان مین ٹھہرا ہی نہین

غزل

موجود کب وہ ہوے جو اول عدم مین
کرتا ہے تو کبھو تر دل کو جو میرے فیح
ورنہ طریق یار کا جور و ستم نہین
غمگین ہمارے غم مین ہے، عالم مگر ہمین
روتا ہون مین کہ ہاے مری چشم نم نہین
منعم نہ کر غرور کہ بازار عشق مین

غزل

اقلیم عشق مین شہ مسند نشین ہون مین
ہو بو و گل کی طرح سے مجمہ تجمہ مین ربط آہ
سایہ کی طرح گرچہ جہان تم مین ہمین

ہنستے ہو کیا مری گریہ گئی تدبیر عبث
پھر تو پھر پھر نہ ستا ہی فلک پیر عبث
سر بکف مین ہون مہان آپ ہین شمشیر بکف
تیز کرتے ہو مرے قتل کو شمشیر عبث
خواب غفلت سے جگاتے ہین یہ جون حشر کا شور
لونگا سینہ پہ پنجائیگا ترا تیر عبث
چشم بد بین دل بد خواہ مین مارے امداد

غزل

قسمت اولٹی ہے مری لاؤ سے در سے اولٹا
ایسے مہمان کی کہ نکر کرون توقیر عبث
ضرب اک مارتا خسرو کے دل سنگین پہ
یار دیا ؤن مین گر پڑتی ہے زنجیر عبث
اول قدم پہ جسکا یہان سر قلم نہین
ہے کون ساقیا ترا بیسر کرم نہین
کیا تجھکو پاس حرمت صید حرم نہین
پھولا نہ تخم عشق مرا ورنہ چشم و دل
غم ہے تو بس یہ غم ہے کہ کچھ بھی تو غم نہین
اے شمع جان صحبت پروانہ مغتنم
جز نقد جان پرسش دام و درم نہین
ملنا کہان ہے ہو کہین تم کہین ہون مین
مثل منظر ہے آپکا آنکھون مین میری گھر
پھر ڈھونڈنا غضب ہے کہین کا کہین ہو مین
رہ تیری تکتے تکتے دم آنکھون مین آرہا

سنہ امداد اور کلیہ صحیفہ اوراق ہے یار کے ۱۲۱۱ اس ہو کو لی جمعہ عرس کہین

آجا نظر کہیں کہ دم واپسیں ہون مین
ویکے دل دلدار کو جب ہو گئے آزاد ہم

خانہ ہستی کہ ہے جس تنگ جگہ سے کھودکر
پر یہی ڈر ہے نہ پڑ جائین بدست باد ہم

ہیچ مین ہین جب سے کھائی عشق کی ہمنے ہوا
پھنس گئے پر سب بلاؤن سے ہوے آزاد ہم

بس ہے اپنا ایک نالہ بھی اگر پہنچا وہان
قتل کر ہمکو ترے قربان ہون لے جلاد ہم

قصر حسنت کا رہے تمکو مبارک واعظو
اور یہان رکھتے ہین جز فضل حق کچھ زاد ہم

ہم نہ شاعر ہین نہ ملا ہین نہ عالم ہین ولے
تاکہ جانین شعر گوئی مین تجھے اوستاد ہم

اپنے ہاتھون سے ہوئی جاتی ہین بس برباد ہم
آپ ہی مظلوم ہین اور آپ ہی صیاد ہم

داغ دل گلشن ہے اپنا مرغ دل ہے نالہ گر
آپ ہی ہم صید ہین اور آپ ہی صیاد ہم

قتل اپنے آپ کو کرتے ہین بے تیغ و تبر
آپ ہی شمشاد ہین اور آپ ہی دلشاد ہم

بے نشان بے نام ہین فرد نشان ہین ہر زمین
ہین اسی دانش سے یاد و صاحب ارشاد ہم

کیون نہ ہو گل خار ہین ظلمات مین آب حیات
غم ہی شادی ہین ہمین اور غم ہین ہین بس شاد ہم

ہے برابر ہمکو قہر و لطف وصل یار
ہے مساوی ہمکو گر ہون شاد یا ناشاد ہم

دام بلا مین کسکی تو امداد جا پھنسا

غزل

ڈالتے ہین ابتو قصر عشق کی بنیاد ہم
ہین نہ ہم صید ہوس پھر جا کے پھنستے دام مین
ہو رہے ہین ابتو گویا آسیای باد ہم
ہم تڑپنے سے چھٹینگے تو ہماری فکر سے
گرچہ کرتے ہین بہت سی نالہ و فریاد ہم
بن کفن بر دوش سر پر کف تامل کیا ہے پھر
بال بال اپنا ہے نشتر ہر بن مو سے اسو
ہے روان خود کیا کرین پھر تجھکو اے قضا ہم
ہو چکے ہین ابتو کوے یار مین آباد ہم
زہد و تقوی و عبادت کا سہارا تم ہمین
آہ اپنے آپکو کرتے ہین بس خوار و تباہ
اپنے دشمن آپ ہین پھر کس سے چاہین داد ہم
رکھتے ہین ہر باب مین اللہ سے امداد ہم
اے خدا بخش اس زمین مین ہے غزل اک در تو

غزل

یا الٰہی کس سے تجھ بن جا کرین فریاد ہم
آپ پر کرتے ہین ظلم اور اپنی ہی منقاد ہم
بلغ عالم مین ہین یا آہ و فغان آزاد ہم
آپ ہم قمری ہین اور ہین آپ ہی شمشاد ہم
آپ ہی ہم گل ہین اور ہین بلبل ناشاد ہم
عشق کے صحرا مین اپنا آپ کرتے ہین شکار
ہو گئے جب محو دلبر عشق پھر کس کا رہا
آپ ہی شیرین ہوے اور آپ ہی فرہاد ہم
آپ ہی مقتول ہین اور آپ ہی جلاد ہم
دین ہین اپنے آپکو فقر و فنا کا ہم سبق
آپ ہی اچھے ہین اور ہین آپ ہی سب سے برے
الغرض ہم کچھ ہین پر ہین جامع اضداد ہم
جو کہو سب کچھ ہین پھر نا چیز بے بنیاد ہم
علم اپنا جہل ہے اور جہل اپنا علم ہے
اپنے دشمن آپ ہین اور آپ ہی ہین اپنے دوست
آپکو کرتے ہین ویران تاکہ ہون آباد ہم
ہو گئے آباد تر جتنے ہوئے برباد ہم
ہے بہار ہمکو خزان مین اور خزان اندر بہار
شادی و غم اپنا محو لطف قہر یار ہے
عاشق ذاتی ہین اونکے ہر طرح منقاد ہم
ہم سے ہے یہ آپ ہے ظلم و ستم ورنہ بحق

یار کو کب جانتے ہین ظالم و بیداد ہم
ڈر ہے کیا فوج گنہ سے ہے خدا بخشنے پناہ ہم

غم جانان لین کیون جان ہین ہم شاد مان ہوکر
ذرا تو جلوہ گر ہو جاؤ آنکھون مین عیان ہوکر

نہ کیون ہو تخم ملک خاک مین سرسبز بار آور
نکلکر بہگیا آنکھون سے دل اشک رواں ہوکر

ہمارے غم کے گھر مین خواب راحت آسکی کیونکر
کہ دلکے دلسے بیٹھے ہین بس شور و فغان ہوکر

کہان جاوے کہ کرکے ترک جو گھر بار کو اپنے
پڑا ہو جبکہ آور پر ترے بے خانمان ہوکر

ملے ہے گوہر مطلوب بحر عشق سے اونکو
صوفی نہ شیخ عالم مسند نشین ہون ہین

جو کچھ کہ ہون یہ عاشق ماہ جبین ہون ہین
ظاہر ہون اور چھپا بھی آنکھون مین جیسے نور

در در پھرون وہان اور کبھی خانہ نشین ہونمین
اگرچہ ذلیل و خوار ہون امداد سا لے

تپ غم سے جو دیدہ تر مین ہے خشک پانی ہے
کہ جان اپنی ہمین اوس آتش رو پر جلانی ہے

نہ اپنی آہ سوزان سے دھوان سلما یگان جاتا
نہین لاتا زبان پر کیونکہ خوف لن ترانی سے

ہمارے کاروانمین کب ہے جرس قبیل و قال اہیل
زبان کا کھولنا غارت گر متر نہانی ہے

جو ہین ہم صاف مشرب سمجھے ہے ہر قوم اپنا سا

ہین یہ شعر غزل ہے اپنی مجذوبانہ طرز

غزل

کہ یہ وہ درد ہے دلمین سے ورمان جان ہوکر
نہ رکھین کیون ہم پوشیدہ سر الفت جانان
ہوے ہم نامور و پیشانی نام و نشان ہوکر
اوٹھایا بار غم تو نے دلا صد آفرین تجھکو
کہ صورت اونکی آنکھون مین پھرے ہے پاسبان ہوکر
ہمین ہے واد کرنے نالہ و گلزار و گلشن کی
در جانان پہ آ بیٹھا ہو نقش آستان ہوکر
ترے ہے قربان پیارے مٹ وٹھا امداد کو اب

غزل

نہ ہے ضعف عاصی و بیکس کہ تیر ہو نہین
گمنام ہے نشان ہون پریشان ہون نامور
عالم مین سیر کرتا ہون خلوت گزین ہون نہین
مت کر ذکوہ حرص سے محمد دم بہ حرص

غزل

تو بے آبی سے باغ دلمین اک سوز نہانی ہے
نہ چاہون کیلے قاتل سے مین اپنی شہادت کو
کہ پہنچائے کوکبہ وصل تک کب خانی ہے
اب بند زبان ہے عرض مطلب مین مری ورنہ
کہ راہ کشف مین گرہ دلیل بے زبانی ہے
صدف کی چون ہے گا منہ کھلا اونکا قیامت تک
کہ اپنے منگ پر ہر طرف لیتا صاف پانی ہے

بڑے نہین عشاق کو کرتے ہین کچھ ارشاد ہم
اور تسپر رکھتے ہین اللہ کی امداد ہم

رہو ہو پردہ دلمین مرے پیارے نہان ہوکر
کہ عظمت اسم اعظم کو ملی آحت نہان ہوکر
نکالین سحر الفت سے ور مطلوب وہ جنکے
لیا کہ گران سر پر بیکس و ناتوان ہوکر
ادب بند زبان ہے کیا کہون کچھ کہا نہین سکتا
دکھاتا داغ دل ہر سینہ ہمکو بوستان ہوکر
کہان جاوے کسے سونپے حضور و جنکا کوئی تجھ
مریض عشق تیرا آپڑا ہے ناتوان ہوکر
کہ جبسے بہ گیا آنکھون سے دل اشک رواں ہوکر

عاقل ہون یا دیوانہ ہون مجنون ہون یا ہوش
سب کچھ ہون اور جو پوچھو تو کچھ بھی نہین ہونمین
سر مین ہوا ہے ماہ ہے اے ناصح اس لیے
مسکین غریب عاجز و نمگین ہونمین
انگشتری خلق مین مثل نگین ہون مین
ہوا بازار شوق اب گرم ہے وہ متعہ رکھجا
کہ وان آب دم شمشیر یان تشنہ دہانی ہے
مین طور عشق پر تیرے ہون گرچہ دفتر ارنی
گرہ مین اپنے خامہ کی شکایت کی کہانی ہے
ہوا دار جرس گویا بیگانہ رہنو نکا بس
جہان خانہ ہے دایم مثل دریا روانی ہے
غزل در اس زمین مین پڑھکر امداد اتنی سے

غزل

ہماوت بخش عالم کو تری شیریں زبانی ہے
حلاوت بخش تا محشر تری شیریں زبانی ہے

تپ ہجراں سے جی جاتا ہے جاں آنکھوں سے پانی ہے
یہ روغن پر کبھی غالب نہیں ہو سکتا پانی ہے

ہے بیدرد و سبب اپنے درد کی کرنی دوا ایسی
مثال اسم اعظم کی خود بخود ظلمت ستانی ہے

جو زر آتش میں گم ہو جا تو خاکستر سے مل جاتا ہے
کہ جو اشک امت کے لیے آنکھوں میں پانی ہے

سمجھ سوچ دیکھنا بادیدہ کثرت نور وحدت کو
ہر اک جسم و جسم ہر یک شاہد روح و معانی ہے

مجھے ہر شے سے حاصل کیجیے مقصود جانی ہے
ہزاروں تم پر گر وہ نہیں شکوہ ہمیں دونے

ہمیں اونکی ہر صورت بجا مرضی کو لانی ہے
ندو نا شاد کو آرام دن کو اور نہ شب کو تم

مرے خنجر کا کل ٹھہرا دیا کس نے
ارات میں دن دکھا دیا کس نے

عرش پر فرشی جسکو پایہ سکین
میرے دلمیں سما دیا کس نے

منہ تو عاشق ہی پھیرا تو نے اوسے
ہنستے ہنستے رولا دیا کس نے

نغمۂ سرمدی سنا کے ہمیں
مست بیخود بنا دیا کس نے

عشق معشوق عاشق اک کھکر
سر وحدت سو جھا دیا کس نے

اول آخر عیان نہان ہو کر
حرف شرکت مٹا دیا کس نے

ہنستے ہنستے جو دم میں رونے لگی
شمع تجھکو جلا دیا کس نے

لاکھ کو ایک ایک کو لاکھوں
کر کے ظاہر چھپا دیا کس نے

ابر گریاں میں برق حسن دکھا
روتے روتے ہنسا دیا کس نے

ہے نہ عالم میں وہ تو عالم میں
شور اوسکا مچا دیا کس نے

شعلۂ رخ دکھا کے اپنا ہمیں
سر سے پا تک جلا دیا کس نے

مین تو نام و نشان مٹا بیٹھا
تھرہ میرا اور ا دیا کس نے

شخص واحد ہے سیکڑوں میں نمود
ایک کو سو بنا دیا کس نے

حسن لیلیٰ دکھا کے اے امداد
تجھکو مجنوں بنا دیا کس نے

غزل

اجی دیکھو تو اس بارش میں کیا آتش فشانی ہے
حریف نفس کب ہو عقل جو جسم معانی ہے

ہے اپنا نطق ہر نکتہ میں ہو نکتہ شکر کھتا
حلاوت بخش تا فنکو مری شیریں زبانی ہے

کہ لوک خار پا کو نوش کر دم سے اوٹھاتی ہے
نہیں ہے کم کہ شان ہو مقید بند غزلت این

ہو کھوتا خواب غفلت میں شب قدر جوانی ہے
گل اماسیح ہیری ہیں وہ لے حسرت کے نمیاز ہے

جوانی کا عمل ہیری میں پیری میں جوانی ہے
لیے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرا قیامت میں

کہ آئینہ کو بد صورت سے کب ہوتی گرانی ہے
ہمارا جرم کیا ہے یہ نہیں کیوں مغفو ہوا وسکا

نہ کیوں ہو رنگ آئینہ کا ہر سو بے رونگر
کہ حرف و جسم ہر یک شاہد روح و معانی ہے

کہ تاب خور سے تھر میں غذا لعل کانی ہے
عبث کھاتا ہے دل کیوں غم غفلت سے پیچ و تاب

بلا دین مہر سے اپنی تو اونکی مہربانی ہے
بلا دین مہر ہے ہمارین کچھ نہیں شکوہ

نہیں کھلتا ہے دل کیا ہے امداد کیا سر نہانی ہے
مثال جان میں ہے جو میں یا وہ میں قرب بعد دوری

اجی اے دل تمہیں کیا ہو گیا ہے

غزلیات فارسی

اگرچہ پیچ و تابم و لے بشیار میگردم
بباطن شاہ کونینم بظاہر خوار میگردم

بصورت ز و جدا من گرچہ ساد آر میگردم
چون دیدم روئے خویش را بہر جا بہر رنگی

ازین در بحر و بر کوچہ و بازار میگردم
مرا السطیست با جانان چو نور خور بصر آن

عجب بخود و بدستم کہ طرفہ ماجرا نیست | کہ دلدارے ببردارم پئے دلدار میگردم | ز چشمت می نخواران سیدا زلب بستان قسم
چون من باین بلا تنہا ز حرمان خوار میگردم | چون شد منظور قتل من تغافل چیست اے قاتل | کہ سر بر کف کفن بردوش گرد وار میگردم
شراب شوق عالم را تو میطلبی و می بخشی | مگر محروم گردد خانہ خمار میگردم | مرا نافع نخواہد شد نصیحت ناصحا ہرگز
کہ سودایش بسر دارم ز من بیکار میگردم | بیا نور محمد کن دل امداد روشن | کہ عکس نور بے کیفم پئے انوار میگردم

جواب خط شاہ سید علی احمد صاحب تخلص بہ صل علی احمد انبیٹھوی

چون آمد ساقی مشکلکشا دشوار کار من | بیک جرعہ زمی بکشود عقد دلفگار من | صبا آورد چون بوے گل وصل نگار من
برآمد بر مرادے شوق این مشت غبار من | بحمد اللہ چہ راحت یافت جان بیقرار من | کہ آمد ناگہان نامہ ز کوے شہریار من
خبر آرخط آمد قاصد آمد حسن پیام آمد | دلم حیران کہ باشد بر کدامی جان نثار من | باین شکرانہ بردیدہ نہادم پاے قاصد را
کہ از نامہ منور کرد چشم انتظار من | چون من منظور جذب شد بیا تیا قم در جناب تو | بہ بزم دوستان گوئید و بس عزد وقار من
پس از مدت برآمد آرزو جان و دل یعنے | سحر گردید از مہر خطت شبہاے تار من | بدے ذوق حیات من بسا تلخ از غم ہجران
خوشا این طالع شیرین کہ گشتے ہمگسار من | بدیدہ گریہ لب نالان بجانم سوز تن لرزان | ہمین تسکین دل بودی ہمین صبر و قرار من
بہین گریہ من خنداں و ہم در خندہ من گریان | بہار اندر خزان بود و خزان اندر بہار من | گہے گریان گہ خنداں گہے حیران گہ نالان
بجز این شغل یک لحظہ نبودی روزگار من | نمیگردد بیان شوق وصل و شکوہ ہجران | غرض جز ذکر تو نبودی ہیچ کار من
کہ آمد نامہ خوشنا گہان صل علی احمد | یکایک رفت غمہاے دل اندوہگار من | ادائے شکر آن ساقی نگردد از زبان من ل
کہ از یک جرعہ زان مے بروگل رنج و خمار من | بیا و خود نگہدارش ز شعلوی غیر حق | باحسانیکہ یادم کرد اے پروردگار من
ز لطف چشم آمد ارم کہ دایم ہمچنین جاری | بماند در دولت یار دل امیدوار من | اکنم تحریر اے امداد تا کے شوق وصل او
رسد اے کاش جانا نامہ آن نامی نگار من

غزل شوقیہ ارکان حج

رفتم چون بکعبہ ہوس کوی تو کردم | دیدم رخ کعبہ ذکر رو ی تو کردم | محراب حرم گرچہ بپیش نظر شد | من سجدہ ولی در خم ابروے تو کردم
چون حلقہ در کعبہ بصد عجز گرفتم | در گردن خود سلسلہ گیسوے تو کردم | سر سید بد عالم پے بوسہ حجر اسود | من میل بخال سیہ و موے تو کردم
در سعی و طواف و تعظیم و بتقاضے | ہر سمت تمنا رخ نیکوے تو کردم | لبیک دعا خوان ہمہ مخلوق بعرفات | چون قبلہ نما من ز خود و سوے تو کردم
در عرصہ عرفات بپا چند نبودم | چون یاد من آن قامت دلجوے تو کردم | قربانی حیوان بمنا میکند عالم | قربان سر خود من بسر موے تو کردم

عرضی عبد اللہ مسکین در مدح شریف عبد اللہ بن عون بصنعت توشیح

شاد باش ای شاه اقلیم عرب | رحمت حق بر تو باد از روز و شب | یا الٰہی دار سائش را دراز | فیض بخشش بر سر اہل حجاز
عون حق با تو بود ای ابن عون | باد خوش از تو خدا کس هرد و کون | دوستت خوش دشمنت برباد باد | اہل حرمین از تو بس دل شاد باد
لنگر انعامت ای شاه کرم | هست جاری دائما بر هر امم | این دعا گو هم ز خوان عام تو | بود قسمت خوار از انعام تو
نیست قوتش شد کنون محتاج سخت | عین رحمت بر کشا ای نیک بخت | درد را کن جاری ده بقدر ما | نعمت دارین بخشد حق ترا
نام محمد دست چون خواهی ای امیر | شجره قادریه قمیصه منظوم | حرف اول از سر هر مصرعه گیر

بسم الله الرحمن الرحیم

تمامی حمد ای محبوب مطلق | بذات تو سزاوار ست و لائق | پس از حمد و ثنا صلوات بیحد | بدرگاه تو بنده عرض دارد
خداوندا بحق ذات پاکت | پذیرا کن مناجاتم بهر حمت | خداوندا بحق شاه لولاک | مرا کن از غم دنیا و دین پاک
بانکه اسمه احمد محمد | امام انبیا سلطان سرمد | عطا فرما طریقت یا شریعت | دلم روشن کن از نور حقیقت
بحق مرتضی شاه ولایت | خداوندا نما راه هدایت | بحق شیخ حسن بصری الٰہی | ز سر خویش کن آگه کما هی
بحق شیخ حبیب عجمی شه دین | دعایم را بفضل خویش بگزین | بحق حضرت داود طائی | مرا از قید هستی ده رهائی
بحق خواجه معروف کرخی | مرا محفوظ دار از شر هر بدبختی | خداوندا بحق سری سقطی | شبا تم ده براه نیک بختی
بحق شه جنید آن شیخ بغداد | ز قید دو جهان مارا کن آزاد | بحق خواجه بوبکر شبلی | بکن بر عاشقان خود تجلی
بحق عبد واحد بوالفضل شاه | خداوندا کن از اسرار آگاه | بحق بوالفرح آن شاه طرطوس | مکن مارا ز رحمت خویش مایوس
بحق بوالحسن هنکاری یا حق | به تیغ عشق خود کن سینه ام شق | بحق بوسعید آن شاه بوالخیر | بکن محو از دل من الفت غیر
خداوندا بحق شاه جیلان | محی الدین غوث و قطب دوران | بکن خالی مرا از هر خیالے | ولیکن آنکه رویداست جالے
بتاج الدین شاه عبد رزاق | بده جا لا کیم در راه عشاق | بحق شاه زین الدین والا | مزین کن مرا از دین و تقوی
بحق شیخ یحیی زاهد حق | مشرف سازاز دیدار مطلق | خداوندا بحق شاه موسی | بمانم بر درت دایم جبین سا
بآن عبد الوهاب بحر ثانی | مرا کن غرق در بحر معانی | به عبد القادر راسی الٰہا | بملک معرفت کن شاه مارا
بحق احمد قدسی عاقل | نشان ما سوا مگزار در دل | بحق شاه مولانای مغرب | بگردان مدفنم در خاک یثرب
بحق شاه عبد الحق عالی | دلم را کن ز حب غیر خالی | خداوندا بحق شاه الیاس | پناه خواهم بتو از شر خناس
بحق حضرت قمیص الاعظم | بگریه چشم را ده عشق باهم | بحق بو محمد شاه محمد | عطا فرما مرا عرفان جبیه

بحق شاہ محمد غوث ثانی	بدہ دردو غم و سوز نہانی	بحق شاہ عبدالحق کامل	بحق جمال خویش چشم ساز شامل
بحق شاہ سید عبدالرزاق	بوصل خویش دار مشتاق	خداوندا بحق رحم علیشاہ	باسرار لدنی ساز آگاہ
بشیخ عبدالرحیم آں شاہ شہدا	شہیدم کن بتیغ عشق شاہا	بحق حضرت نور محمد	منور کن دلم از نور سرمد
خداوندا بحق جملہ یاران	مرا ہم در طریق شان بپیران	بحق آل و ازواج و اصحاب	بجملہ اولیا ابدال و اقطاب
بغوث و فرد ما را در دیار تار	عشاق و بعباد و پرہاد	زدست نفس کافر کیش خونخوار	الہ العلمین ما را نگہدار
بخود مشغول دارا ندر حیاتم	اگر میرم بدہ یارب نجاتم	بعصیان میشوم برباد اللہ	بیاد جلد کن امداد اللہ
خدا دیدار ما بین پیران عظام	بوقت مرگ کن با خیر انجام	ہر آن شخصے کہ این شجرہ بخواند	مرا ہم از دعائے یاد آرد

رباعی

سب برا بھلا جو سمجھے آپ کو	اور بالاسب پہ کھینچے آپ کو	مردم دیدہ سے سیکھ امداد تو	سبکو دیکھے اور نہ دیکھے آپ کو

عیدی

عیدگاہ ماغریبان کوے تو	انبساط عید دین روے تو	صد ہلال عید قربانت کنم	اے ہلال عید ما ابروے تو

خمسہ

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا	ہند میں ہونا رہے حضرت محمد مصطفے	تم ہو گدا یہ دا امداد کو پیر طریقت کیا	عشق کی پیمون کی شہرہ پیتے ہیں مستانہ
	اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا		

تمام شد

از جناب عالم نوذخ دفاضل علمی جناب مولانا مولوی اشرفعلی صاحب سلمہ رسل ول بدست آمد

آہ کدہ وہ یار مرا یار نہیں	آہ وہ دلدار مرا دلدار نہیں	آہ مجھے جس نے لیا پھیر دیا	آہ مرا کوئی خریدار نہیں
آہ جو لے ہے مجھے پھنکے دیں	آہ کوئی مجھسا بھی بیخوار نہیں	آہ جسے دل دیا بس رنج لیا	آہ کوئی یار و وفادار نہیں
آہ سنے کون مرا درد و غم	آہ بجز غم کوئی غمخوار نہیں	آہ کہوں کس سے میں احوال دل	آہ کوئی محرم اسرار نہیں
آہ مصیبت بھری کیونکر کٹے	آہ مرا یار ہے جب یار نہیں	آہ اے امداد نہ کر آہ آہ	آہ ہی سر قابل اظہار نہیں

نکتہ قابل یاد ہر فرد ہم ذات اللہ کا مظہر ہے اور ہر چیز سے نام مبارک اللہ ظاہر ہے

رباعی

عدد و جملہ پیمذ گیر و دو بار — یک بیفزا بر و سہ چند شمار
طرح شش شش نمودہ باقی را — ضرب در بست و دو بکن ہر بار

تفصیل اس اجمال و تحلیل اس اشکال کی یہ ہے کہ خالق اکبر کے اسم کی ظاہریت اور مخلوق اصغر کے اسم کی مظہریت اس صنعت سے بالبدیہ یوں ظاہر ہے کہ ہر گاہ ظاہر ہے کہ اسم اللہ کے عدد چھیاسٹھ ہین پس جس شے کے اسم کو چاہین کہ اوسکا برابر ہو جائے تو بقاعدہ ابجد اوس شے کے اسم کا عدد نکالکر ان عددون کو تضعیف کرین اور حاصل ہر ایک عدد خارج سے بڑھا کر مزید کو تین سے ضرب دین اور حاصل ضرب کو چھ پر قسمت کر کر باقی کو بائیس مین ضرب کرین چھیاسٹھ حاصل ہوگا کہ یہی عدد ہے اسم اللہ کا مثلاً اگر ہم چاہین کہ رسول کا اسم اللہ کے عدد سے پیدا ہوئے تو بقاعدۂ ابجدی رسول کے عدد نکالے ۲۹۶ ہوئے اوسکو تضعیف کیا ۵۹۲ اسپر ایک خارج سے بڑھایا ۵۹۳ اسکو تین مین ضرب کیا ۱۷۷۹ اوسکو چھ پر تقسیم کیا باقی ۳ رہے تین کو بائیس مین ضرب دیا چھیاسٹھ ہوئے یہی چھیاسٹھ عدد ہین اللہ کے۔ وہو مطلوب وعلی ہذا القیاس سائر الاسماء الغیر المتناہیۃ

قطعہ تاریخ از مولانا محمد ومناجناب حاجی مولوی اشرف علی صاحب ہدیہ ناظرین ہے

جب کلام منظم امداد آیا	چھپ چکا باصد سرور و بہجت	مصرع تاریخ آیا غیب سے	لکھ دو گنجینۂ نفیس معرفت ۱۳۱۳

تاریخ وفات شاہ عبدالغنی صاحب مرحوم

عالم و عارف شہ عبدالغنی	کرد چون حملہ مراتب عمر طی	این ندا آمد ز ہر سو غم فزا	واد جان عبدالغنی با جلوہ ہی ۱۲۹۶

تاریخ وفات مولانا محمد یعقوب دہلوی مرحوم

بست و ہشتم ذیقعدہ جمعہ کو	چل دئے جنت کو یعقوب	رو کے کہا سب نے کہ جہان سے	ماہ ہدا ہوا آہ غروب ۱۲۸۲

تمام شد

رسالۂ دردِ غمناک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنو یارو عجب قصہ ہمارا — بیان کرتا ہون جو مین غمکا مارا
گذرتا ہے جو مجھپر اذنون حال — نہ تھا کچھ اس سے پہلے غمکا منجال
سو آکر عشق نے مجھکو جگایا — جگا کر سو مصیبت مین پھنسایا
عجب اک عشق نے رنگت دکھائی — مین جس سے عقل و ہوش اپنی بھلائی
اٹھا کر زلف رخ اوسنے دکھایا — بلا مین عشق کے مجھکو پھنسایا
چمکا ایک حسن کی دکھلا کے مجھکو — کیا بیخود بھلایا مجھ سے مجھکو
جو مجھکو دام زلفون مین پھنسایا — گویا قید دو عالم سے چھوڑایا
بنون نے اک لباس تن کو کر چاک — پھنائی مجھکو عریانی کی پوشاک
غم و درد و الم کی فوج کر سات — دیا اک آہ کا جھنڈا اوسے ہات
وزیر اک کر کے نادانی کا ہمراہ — بنایا عشق کے اقلیم کا شاہ
گیا اوس دن سے سونا اور کھانا — ہوا مین غم کے تیرون کا نشانا
اٹھا پھاتی مین درد عشق جسکی — اوسے پھر نیند کسکی بھوک کسکی
تڑپ کر غم مین شبکو صبح کرنا — صبح سے شام تک درد کو مرنا
گیا سب بھول کھانا اور پینا — پڑا مشکل مجھے اب اپنا جینا
سمجھکر مجھکو سودائی جہان نے — کیا ٹھٹھا ہر اک پیر و جوان نے
مرا اک کھیل خلقت نے بنایا — تماشے کو بھی وہ لیکن نہ آیا

سنا تا ہون تمھین اسکو سراسر — گذرتا ہے جو کچھ اب میرے جان پر
پڑا سوون تھا مین خواب عدم مین — نہ دیکھا تھا کوئی بستی کا غم مین
کچھ ایسا اوسنے پھر نقشہ دکھایا — کہ جس سے مجھکو سودائی بنایا
مرا اک دلربا سے دل گیا مل — ہوا تیغ نگہ سے اوسکے بسمل
یکایک لیگیا وہ مجھسے جانا — قرار و ہوش صبر و جامہ سامان
ہوئی زلف اسکی آمیرے گلوگیر — کیا مجھکو وہین بس طوق زنجیر
شراب شوق کا اک گھونٹ دیکر — کیا رسوا مجھے عالم مین در در
خزانہ مفلسی کا مجھکو دیکر — رکھا اک تاج رسوائی کا سر پر
خراب آباد کی قلعہ مین لاکر — بٹھایا بیخودی کے تخت پر
ہزارون غم کی لاآتش لگائی — مری سب عیش کی پونجی جلائی
اوسی جسکے ہو دلمین درد فرقت — اوسے کب ہو کے خواب و خور کی فرصت
پڑا جو غم کا لشکر دل پہ آٹوٹ — متاع صبر و تسکین لیگیا لوٹ
وہ بن آنکھون مین خار بیخودی سے — بھلا وہ عمر بھر کیونکر نہ روئے
لگے کہنے مجھے خلقت دیوانا — کسی نے درد کو میرے نہ جانا
غرض دیوانہ مجھکو جان کر کے — ہوئی گرد آمیرے لڑکے شہر کے
کہون مین آہ کس سے اس الم کو — سمجھتا ہے ہر اک سودائی ہمکو

کہان جاؤن کہون کس سے حقیقت — کوئی ہمدم نہین جز درد فرقت — وہ کیا جانے ہی اس درد والم کو — نہ دیکھا جسنے ہو فرقت کے غم کو
وہ جانے اس تڑپنے کے مزے کو — گذرے جس دل مین حضرت عشق کا ہو — جو اپنے دلکے دلبر سے جدا ہو — وہی اس درد و غم سے آشنا ہو
وہ جانے اس تڑپنے کی حقیقت — کہ جو ہو مبتلائے درد فرقت — کرون مین آہ کس سے غم کا اظہار — غم فرقت سوا کوئی نہ غمخوار
یون ہین کہتے ہین اپنے اپنے سارے — نہین واقف کوئی غمسے ہمارے — اگر ظاہر کرون حال درونی — بناؤن ایک عالم کو جنونی
جو مین ظاہر کرون سوز جگر کو — کرون شرمندہ دونون فکر شر کو — دکھاؤن بیکلی اپنی کو مین گر — تو پڑ جائے کھلبلی عالم مین یکسر
جو آوے درد دل اپنا زبان پر — پڑے آفت کا تکڑا اک جہان پر — حقیقت دلکی گر اپنی دکھاؤن — ہنسونمین اور عالم کو رولاؤن
نہ کہہ سکتا ہون اب کچھ کیا کہون مین — نہ ہو سکتا ہی جو چپ ہی نہون مین — اگی ایسی ستمگر سے مری لو — نہین الفت کی جسکو دلمین کچھ بو
تڑپتا ہونمین جسکو غم سے دنرات — خبر اسکو نہین ہیہات ہیہات — اے یارو کہو ہو جسکو الفت — مصیبت ہی مصیبت ہی مصیبت
محبت نام جسکا یان رکھا ہی — بلا اوپر بلا اوپر بلا ہے — کہے ہے عشق جسکو سارے خلقت — قیامت ہی قیامت ہی قیامت
ارے یارو کسیکو دل نہ دیجو — جو دو امید جینے کی نہ کیجو — کیا جب عشق نے بیتاب مجھکو — کہا آخر مین اوس بیدرد نے یہ
کہ صبر آوے دل غمگین کو کیونکر — ہو تسکین عاشق مسکین کو کیونکر — نہ دیکھے جب تلک دیدار دلبر — قرار اور صبر ہووے اوسکو کیونکر
سو تیری عشق مین اے دلکے دلبر — ہوا ہی حال میرا حد سے ابتر — کہ اک تو سر پہ افلاک ستم ہے — تلے پاؤنکے پھر دریای غم ہے
ہی چارون طرف فوج درد گھیرے — سدا آہون کے مارے تیر میرے — گرا تاب و توان کا مار کر بھور — یہ آکر ناتوانی نے کیا زور
جنون نے آکری مجھپر چڑھائی — مین عقل و ہوش کی پونجی لٹائی — کیا وحشت نے آکر داب مجھپر تنگ — کیا اسکی نظر نا موس اور ننگ
ہوا آکر مجھکو رسوائی نے گھیرا — لیا عشرت کا سب اسباب میرا — پڑی آ مجھپہ فوج بیقراری — متاع صبر کی ہر لوٹ ساری
ڈبوتے ہین ادہر اشکون کی نالے — لگے ہین اسطرف آہونکے بھالے — ہوا ہی ہاتھ سے عاجز گریبان — سدا نالان ہی اشکون سے یہ دامان
لگاتا ہی سدا سوز جگر آگ — مرے پیارے بتا جاؤن کدہر بھاگ — بچون کیونکر کہو اب اس بلا سے — مین ہون ایک اور ہزارون خنجر نکی پیاسے
کرون مین ہر اب کس کس بلا پر — ہی بہتر جاؤن اس غم سے کہین مر — مرے دلکو مرا دشمن بنایا — بچے کیونکر کہو پھر وہ بیچارا
ابی جسکا ہو دشمن دل سا پیارا — بچے کیونکر کہو پھر وہ بیچارا — کہین یہ آپ خون اپنا نہ کرلے — خدا کے واسطے جلدی خبر لے
جو اپنے جانکی جان سے جدا ہو — تکیون اس زندگیسی وہ خفا ہو — نہین پانیکے زندہ پھیر مجھکو — اگر آنے مین ہوگی دیر تجھکو
کہ جسکے پاس دلمین دلربا ہو — فنا ہونیسے وہ پہلے فنا ہو — طبیب درد دل ہیگا مرا تو — کرون کس سے علاج اپنا بتا تو
جو کوئی عشق کا بیمار ہووے — علاج اسکا نہ جز دیدار ہووے — خلاصی تو بتا مین کس سے چاہون — تڑپ اور بیقراری کو مٹاؤ
محبت کی بلا مین جو پھنسا ہو — وہ جز دیدار دلبر کب رہا ہو — خدا کے واسطے جلدی سے آؤ

لگائی تھی جو پیت سے پیارے — جو تھی منظور کرنی بیوفائی — تو پھر مجھسے کری کیون آشنائی
کوئی ایسا بھی کرتا ہے پیارے — تڑپتا چھوڑ عاشق کو سدا رے — اگر یہ بیوفائی جانتا مین — تو پھر یون خاک کو کیون چھانتا مین
رہی سر گھستے ہم تجھ خاکپا سے — نہ گذرا تو مگر اپنی ادا سے — مین ہر صورت مین درد و غم دکھایا — ولے پیارے نہ تجھکو رحم آیا
مری ہی کیا خطا اے میرِ جانی — جو پہلے سے نہین ہی مہربانی — اگر تقصیر کچھ مجھ سے ہوئی ہو — خدا کے واسطے تم بخشدیجو
نظر رکھ مت میری تقصیر پر تو — کرم پر اپنے رکھ پیارے نظر تو — مین جانون ہون نہین ہے چاہ تجھکو — کہ میری کچھ نہین پرواہ تجھکو
برا ب مین کیا کرون اے میرے دلدار — ہوا ہون عشق کی باتھون میں لاچار — نہین ہے نیند بھوکا اور پیاسا مجھکو — کیا جینے سے اب اے آس مجھکو
خدا کے واسطے اب تو کرم کر — نہ مجھ عاجز پہ تو اتنا ستم کر — اگر دونام خوش آتا ہے — یہ درد و سوز تجھکو بھاتا ہے
تو درد و غم سے نت روتا رہونگا — تری الفت مین جی کھوتا رہونگا — جو ہوگا شعلۂ رخ کا تیرے دھیان — تو سونگا خاک جلجل کر مین اس آن
جو یاد آویگی وہ زلف پریشان — تو پیچ و تاب کھاویگی تری جان — تصور میری پیشانی کا گر ہو — تو ہو دیوار غم اور میرا سر ہو
جو آوے تیرے گوش چشم کا دھیان — کرون در ہے اشک اسپر قربان — خیال اوس تیغ ابرو کا اگر ہو — وہین قربان اسپر میرا سر ہو
تصور تیری مژگان کا جب آوے — ہزارون برچھیان دل مین لگاوے — لب و دندان کو تیری یاد کرکے — بہاؤ اشک سے نکریے جگر کے
جو خال رخ کا ہو تیرے تصور — سیہ داغون سے ہو سینہ مرا پر — جب آوے یاد تیرا قد و قامت — کرون برپا وہین شور قیامت
تری ناز و ادا کی یاد کر چال — کرونگا خاک مین اپنے کو پامال — وہ تیرا یاد کر آرام بستر — گذارون عمر ساری مین تڑپکر
مین یا اوس شعر کو جب کرونگا — تو جون پروانہ جلجل کر مرونگا — تری تیغ نگہ سے قتل ہون گر — نہ لاؤن اسکو پھر ہرگز زبان پر
جو ہو گلزار تن زخم جگر سے — کرون سیراب اسکو چشم تر سے — غرض جور و جفا سارے سہونگا — نہ گھبراؤنگا نہ غم مین رہونگا
ترے غم سے نہ مین خالی رہونگا — جو نالہ تھم رہے رویا کرونگا — نہ بیٹھون چین سے تجھ بن کبھو مین — گذارون عمر ساری ہاے ہو مین
اگر پوچھے گا مجھسے کوئی آکر — کہ کیا گذری ہی اے دیوانہ تجھپر — نہ ہرگز حال دل اپنا کہونگا — ہنسونگا اور رو کر چپ ہونگا
نہ چھوڑونگا کبھی الفت تمہاری — اسی مین جان جاویگی ہماری — ذرہ اس ناز و غمزہ کو چھوڑو — مری جانب کو ٹک تو منہ کو موڑو
رہو پردے مین یون باتین بناتے — نہین صورت مگر اپنی دکھاتے — ذرا بہر خدا پردہ اوٹھاؤ — یہ گھر جانہ سا مجھکو دکھاؤ
ہے تو نزدیک سے نزدیک اے یار — ولے تجھتک پہونچ سکتا ہی دشوار — ہی بو و رنگ کی جون تجھ مین ترکیب — نہین معلوم پھر کیون یہ نزاکت
مین ہون سایہ نمط ہمراہ تیرے — نہین ہے وصل پر قسمت مین میرے — رہی دلمین مری پیارے صدا تو — ذرا تو سامنے آنکھون کے آتو
بجھے چھاتی سے تم اپنی لگاؤ — یہ شعلہ عشق کا میری بجھاؤ — ہو تو نزدیک سے نزدیک مجھسی بھی یار — غضب ہے تس پہ بھی ملنا ہی دشوار
ہی مجھمین اور تجھمین رابطہ ایسا — روان ہووے بدن سے خون جیسا — ابھی کسکی ہی پھر یہ انتظاری — یہ کیسی ہی تڑپ [illegible]

قریب اتنا ہی اور پھر دور ایسا
نہیں کھلتا کہ یہ پردہ ہے کیسا
مجھے اس بھید سے آگاہ کر تو

نہیں ہوکر کے بے پردہ پیارے
ذرا تو روبرو ہو جا ہمارے
تک اپنے حسن کا جلوہ دکھا دے

رہو گے کب تلک پردہ میں پیارے
کبھی تو سامنے ہوگے ہمارے
کہ اب بیخود مجھے مجھ سے بنا دے

ولے اتنا تو گاہے گاہ جانی
یہ تازہ وشوخیاں پیارے تمہاری
کرو گے جو اٹھاوین ناز تمہاری

ذرا صورت مجھے اپنی دکھا دو
کرو ہم پر کرم سے مہربانی
نہیں تم بن اسے ایکدم گذارا

مین جان و دل سے ہون مشتاق تیرا
پہ اسکے بعد چھاتی سے لگا لو
تڑپ جی کی مٹی ہو دلکو راحت

نہ پتا ہے ترے غم سے مرا دل
کروں کیا بس نہین چلتا ہے میرا
نہین جی بھی نکلتا کیا کرون مین

رہا افسوس خوش غیر دنمین قبول
ترے ملنے کی پیارے آرزو مین
ہم اس حسرت مین خون دل بہاتے

سمجھون پہ ہے کرم پیارے تمہارا
رہو غیرون مین تم خوشین مناتے
کرو غیرون پہ لطف و مہربانی

نہین تدبیر کچھ ملنے کی تیری
نہین معلوم کیا قسمت مین میری
یہ ایذا ہجر کی پاؤن گا کب تک

ملے گا یا نہ تو مجھ سے ملے گا
نہین معلوم کیا قسمت مین ہیگا
نصیبون مین لکھا میرے یہی ہے

ہے تیرے وصل کی منزل بہت دور
اثر ہے جنگ و ہمت ہے رنجور
گذر بیشک ترا امید ہر کو ہوتا

جو کرتا شوق میری رہنمائی
تو رہتی کیون مری تجھ سے جدائی
مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت

نہ میری درد غم کا کوئی غمخوار
ہر اک ہے اپنے اپنے بوجھ کا یار
کہ ہے غیرون سے کہنا جی کا جنجال

نہین تجھ بن کوئی غمخوار میرا
سنے جو درد کا طومار میرا
کہ یون مجھکو تپ فرقت مین مارا

یہی بہتر ہے اب رویا کرو نمین
غم دل اشک سے دھویا کرو نمین
کہے جاؤنگا پہ مین عرض تجھسے

تمہاری دید پاؤن یا نہ پاؤن
ولے سب جستجو مین دن گذاروں
گذارون عمر ساری آرزو مین

کشاکش عیش و عشرت کو مٹاؤن
تمامی سختیان غم کی اوٹھاؤن
کہانتک درد و غم ظاہر کرونمین

بھی بہتر ہے اب خاموش رہنا
جو کچھ گذریگا دلپر اسکو سہنا
نہ لاؤن پر کبھی ہرگز زبان پہ

بھلی ہوگی اگر رحم تجھکو
چھوڑا ویگا تو درد و غم سبھی مجھکو
مٹا دیگا مری دل کا تڑپنا

گر ہیون تم بن مجھے ایکدم گذارا
نہین تم بن مجھے ایکدم گذارا
سنوا ایسا کہ پر سپٹ جائے خامہ

یہ درد اپنا بس اب اظہار تکمیر
خدا کے واسطے رکھ جیکے اندر
پٹا جاتا ہے دل عالم کا یکسر

ہیں اب تک ہوش کر مت ہو دیوانہ
کہ بہتر درد دل کا ہے چھپانا
خفا ہو جائے تجھسے تیرا دلبر

تیرے حال سے ہے خبردار
نہ کر اب شور و شر زنہار زنہار
کہ تا امید بر لاوے وہ تیری

ختم امداد کر یہ درد نامہ
کہ تیری درد اور اس غم کو سنکر
نہ ہوا ایسا تری گستاخیون پر
نہ کر غل صبر کر اب مان میری

نسیم یاک آتا بس ادب کر | ملال آوے نہ شاید اوسکو دلپر | اسی پر سونپ اپنے کام سارے | وہ چاہے سو کرے تو دم ہمارے
رضا گم اپنی کر اوسکی رضا میں | نہ پٹ ہرگز خودی کی تو بلا میں | وہ مالک ہے کرے جو کچھ جو چاہے | خلاف اسکے نہ تو دم مار گا ہے
بس اب خاموش ہو گفتار کر کم | تو کہہ اللہ ہی اللہ ہے ہر دم | بس اب اللہ بس اللہ بس ہے | سوا حق کے جو باقی ہے ہوس ہے

نعت

ذرا پھر سے یہ دیکھوا ٹھاؤ یا رسول اللہ | مجھو دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ | کرو ایسے سنور ے مری آنکھو کو نورانی | مجھ ظلمت کی فرقت سے بچاؤ یا رسول اللہ
اوٹھا کر زلف اقدس کو ذرا پھر و مبارک سے | مجھو دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ | شفیع عاصیان تم ہو وسیلہ بیکسان تم ہو | تمھیں مجھ پر اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
پیاسا ہے تمھارے شربت دیدار کا عالم | کرم اپنی سے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ | خدا عاشق تمھارے اور ہو محبوب تم اوسکے | ہے ایسا مرتبہ کسکا بتاؤ یا رسول اللہ
چھپیں نجلت سے جا کر پردہ مغرب میں ماہ انور | اگر اپنے مسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ | لگیگا جوش کھانے خوف جو دریائے بخشش کا | کہ جب وقت شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ
یقین ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا | کہ میدان شفاعت میں تم آؤ یا رسول اللہ | مجھے بھی یاد کیجیو ہو تمھارا امت عاصی | گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمھارا ہی بھکا ہوں | بس اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ | ہوا اس فضل و رشید عطا کی بات ہی ایسی | مرے اس حال پر ایسے کرم کھاؤ یا رسول اللہ
کرم فرماؤ ہمپر اور کرو حق سے شفاعت تم | ہمارے جرم عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ | جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھ میں | بس اب چاہو تراؤ یا ڈباؤ یا رسول اللہ
مشرف کر کے اپنے کلمہ سے مجھکو تم | پھر اب نظر و نوازش سے نہ مت گراؤ یا رسول اللہ | پھنسا ہوں بیچ دریا غم میں ناخدا تو ہو مرا | مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ ہوں میں عصیاں کا پرا سید سے | کہ پھر مجھکو مدینہ میں بلاؤ یا رسول اللہ | حبیب کبریا تم ہو امام انبیا تم ہو | ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ
شراب بیخودی کا جام اک مجھکو پلا کر اب | دوئی کی حرف کو دل سے بھلاؤ یا رسول اللہ | بہت بھٹکا پھرا میں در بدر قید تن و خویش | کرم فرماؤ مت اب تو پھراؤ یا رسول اللہ
مشرف کر کے دیدار مبارک سے مجھے اکدم | مراغم دین و دنیا کا بھلاؤ یا رسول اللہ | خدا کی واسطے رحمت کے پانی ہجر کا مجھپر | تب ہجر انکی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ
بنا کر اپنے دام عشق امداد عاجز کو | بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

تمام شد مناجات

نالۂ امدادِ غریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسی ذات تو بار حمت الطاف تو غفار
وسی حمت و لطفت بمناجات تو غفار

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا
عجب نقش قدرت نمودار تیرا

عجب رنگ بیرنگ ہر رنگ مین ہے
یہ ہی رنگ صنعت کا اظہار تیرا

یہ نقشہ دو عالم کا ہو جلوہ گر ہے
ہی پردہ مین روشن سب انوار تیرا

بہر رنگ ہر شے مین ہر جا یہ دیکھو
چمکتا ہے جلوہ قمر وار تیرا

تو ظاہر ہے اور لاکھ پردہ مین تو ہے
تو باطن ہی اور سخت اظہار تیرا

تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن
تو ہی تو ہی ہی یا کہ آثار تیرا

نہین دیکھتا کچھ ولے دیکھتا ہون
ہر اک جا یہ نقشہ طرحدار تیرا

عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا
کہو کس سے چھوٹے گرفتار تیرا

نگاہ کرم تک بھی کافی ہی تیری
اگرچہ ہون بندہ بہت خوار تیرا

مرض لادوا کی دوا کس سے چاہون
تو شافی ہی میرا مین بیمار تیرا

الٰہی مین سب چھوڑ گھر بار اپنا
لیا ہے پکڑا تو دربار تیرا

کہان جاؤن جسکا نہو کوئی تجھ بن
کسے ڈھونڈھی جو ہو طلبگار تیرا

نہ پوچھے سو انیک کارونکی گر تو
کہان جا بتا بندہ لاچار تیرا

رہیگا نہ کچھ نقد عصیان مین میرا
لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا

سدا خواب غفلت مین سوتا رہا مین
نہ اک دم ہوا آہ بیدار تیرا

اکنون بہ طفیل محمد و یارانش
مقبول شود نالۂ امداد غریب

جہان لطف گل ہی وہین خانہ غم ہی
ہی گل خارمین گل مین ہی خار تیرا

خوشی غم مین رکھی ہی اور غم خوشی مین
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا

یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہی یارب
ترے نور کو سمجھین اغیار تیرا

نہین وہ جگہ اور نہین وہ مکان ہے
کہ جس جا نہین ذکر اذکار تیرا

تو اول نہین ابتدا تیرا یارب
تو آخر نہین انتہا کار تیرا

نظر کو اٹھا کر جدہر دیکھتا ہون
تجھے دیکھتا ہون نہ اغیار تیرا

الٰہی مین ہون بس خطاوار تیرا
مجھے بخش ہے نام غفار تیرا

الٰہی بتا چھوڑ سرکار تیری
کہان جاؤن اب بندہ لاچار تیرا

دوا بے رضا کیا کرونگا مین الٰہی
کہ دارو بھی تیری ہی درمان تیرا

مین ہون چیز تیری جو چاہے سو کر تو
تو مختار میرا مین لاچار تیرا

سوا تیرے کوئی نہین میرا یارب
تو مولا ہی مین عبد بیکار تیرا

کیا اپنے در سے اگر دور اسکو
کدھر جا یہ عاجز یہ لاچار تیرا

گنا ہون نے ہر طرف سے مجھکو گھیرا
سنا جبکہ ہی نام غفار تیرا

دلیر ہم گنا ہون پہ کیونکر نہو ون
کہ ہے نام غفار ستار تیرا

چلا نفس و شیطان کے احکام مین
نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا

برسکو کام مین عمر افسوس کھوئی — کیا مین نہ اچھا کوئی کار تیرا — نہ رسوا ہون جیسا یہان مشہور ہونگا — نہون جبکہ ہو عام دربار تیرا

مری مشکلین ہو دین آسان یکدم — ہو جو جا کرم مجھپر اکبار تیرا — کھلے یکبگ بخشش کا اخبار تیرا

ہون ظلمات عصیان سے حسنات روشن — جو ہوا ہر رحمت نمودار تیرا — کہان خس کہان بحر فضار تیرا

لگین کرنے کافر بھی سید بخشش — لگا جونے جب رحم اظہار تیرا — مجھے چاہیے رحم بسیار تیرا

ندر دشمنون کے رہا مجھکو جب سے — کہا تو نے مین ہون مددگار تیرا — کہ دلسے زبان پر ہوا ذکر تیرا

ترا نام شیرین حلاوت ہے دلکی — ہر اک بات سے خوش ہے تکرار تیرا — بہ تصدیق دل لب پہ اقرار تیرا

نہ کوئی مرا ہے نہ مین کسیکا — تو میرا مین عاجز دل افگار تیرا — ترا فعل میرا مرا کار تیرا

نہین ہین تو ہی ہے تو ہی ہے نہین ہین — تو ہی نور میرا مین آثار تیرا — تو مسجود مین ساجد زار تیرا

الٰہی بچا قہر سے اپنے مجھکو — کہ ہے عفو بخشش کرم کار تیرا — نہین ظلم اور جور اطوار تیرا

بدونکو کرے نیک نیکونکو بدتو — یہ ہے بے نیازی کا بازار تیرا — کہ ہے نام قہار جبار تیرا

حکومت ہوئی اوسکو حاصل جہانکی — ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا — تو ہی یار اوسکا وہ ہی یار تیرا

دو عالم خریدار ہوا اوسکا بیشک — جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا — عیان ہو نہان اوسپہ اسرار تیرا

رہے ہوش اوسکو کسی کا نہ اپنا — الٰہی ہوا جو کہ ہشیار تیرا — رہون مین سدا مست و میخوار تیرا

تو کر بے خبر ساری خبرون سے مجھکو — الٰہی رہون اک خبردار تیرا — جو لگ جا محبت کا آزار تیرا

بنا اپنا قیدی کر آزاد مجھکو — ہے آزاد سب سے گرفتار تیرا — سلا مجھکو تا ہون مین بیدار تیرا

بھکاری ترا جاوے محروم کیونکر — کہ نت خوان بخشش ہے بیار تیرا — ہے شاہ و گدا ہر نکمخوار تیرا

بھکاری کرے در بدر در بدر ہون کیونکر — نہین کرنا معمول انکا تیرا — مین تجھسے ہون یار طلبگار تیرا

نہین اس سے زیادہ کوئی مجھکو خواہش — ہر اک شے ہے وصل درکار تیرا — تو مطلوب مین ہون طلبگار تیرا

ہے جنت کی نعمت تو سب تیرے خاطر — میسر ہو اے کاش دیدار تیرا — کہ تجھ بن ہے ویران یہ ابدار تیرا

نہین وصل افسوس قسمت مین میری — مین سایہ نمط گرچہ ہون یار تیرا — ولے آہ طنا ہے دشوار تیرا

ہون با وصف اس قرب کے دور ایسا — ستاتا ہے یہ ہجر خونخوار تیرا — نہین کھلتا یا رب یہ اسرار تیرا

مجاب خودی میرا یار اوٹھا دے — کہ تا دیکھون بے پردہ دیدار تیرا — کہ ہے کون تو کیا ہے گفتار تیرا

تو کر صیقل آئینہ دل نام حق سے — کہ تا جلوہ گر اوسمین ہو یار تیرا — وہین جلوہ فرما ہے دلدار تیرا

اوٹھا غم رکھا امید امداد حق سے — تجھے غم کیا ہی اے غمخوار تیرا — اُمڈ رفوج عصیاں سے گریہ بہت ہے — کہ ہی رحم حق کا مددگار تیرا
اوسیکی تو خدمتمین رہ دیسے ہر دم — تو چاکر ہی اوسکا وہ سردار تیرا — تو پڑھ اس مناجات کو پنجوقتی — کہ تا جاوے ہر غم پر آزار تیرا
الٰہی قبول ہو مناجات میری — تمام شد — کہ رد کرنا ہرگز نہین کار تیرا

خمسہ ہر مناجات حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ذکر کیا کوئی کرے وصف مین تیرے قال و قیل — عقل بحث و علت و معلول ہین دار و علیل
انت کافی فی مہمات و فی رزق کفیل — خذ بہ لطفک یا الٰہی من لہ زاد قلیل
مفلس بالصدق یاتی عند بابک یا جلیل

دوسرا ایسا نہین کوئی سیہ کار و اثیم — ہی وفور جرم عصیان سے سزاوار رحیم
وہ سراپا عاصی و خاطی تو غفار و رحیم — ذنبہ ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم
انہ یتخص غیر مذنب عبدہ ذلیل

حیف پیری و جوانی سب ہوے مصروف لہو — روز شب وقف جہالت سے رہا غفلتمن محو
یا الٰہ العالمین ہی ستے عصیان سے سہو — منہ عصیان و نسیان و سہو بعد سہو
منک احسان و فضل بعد اعطا یا جزیل

خواب و خور ہی مین کٹی اک عمر مثل دام و دد — ہین عمل ساز ی نکو ہیدہ و سبھی افعال بد
دیکھکر انبار عصیان و جرائم بے حدد — قال یا ربی ذنوبی مثل رمل لا تعد
فاعف عنی کل ذنب فاصفح الصفح الجمیل

ہین سب افعال ذمیمہ زندگی کا ماحصل — یاد مین تیری نہ گذری ایکساعت ایک پل
کیا کرون اب کچھ نہین بنتی کہ سر پر ہی اجل — کیف حالی یا الٰہی لیس لی الا العمل
سوء اعمالی کثیر و اطاعاتی قلیل

غم الم اندوہ و حسرت یاس و دہری بیکسی — ناتوانی اضطرابی بیقراری بے کلی
ہین مرض سینہ مین اتنی دلپہ کاوش ہے بڑی — عافنی من کل دار و اقض عنی حاجتی

ان لی قلبا سقیما انت شافی للعلیل

خود بخود ہو جائینگے یہ درد سارے دور سب
جتنے مقصد ہیں برآئینگے الٰہی بالضرور
یہ تڑپ یہ بیقراری فکر بیجا ہے قصور
انت شافی انت کافی فی مہمات الامور

انت حسبی انت ربی انت نعم الوکیل

ہو نہیں چکتا میں نہیں ملتی صراط مستقیم
گر و یارا نہ و نیاز مرض بے زار و سقیم
جسطرح خاصوں پہ ہے مجھ پر بھی کر لطف عمیم
رب ہب لی کن فضلک انت وہاب کریم

اعطنی ما فی ضمیری ولنی خیر الدلیل

صورت شبنم ہوں گریاں روز و شب صبح و مسا
غنچہ خاطر ہو تنگ گل رخ اکدم بھی ہنسا
جیتے جی ہر وقت خوف آتش دوزخ رہا
قل لنا یا بردی یارب فی حق کما

قلت قلنا نار کونی انت فی حق الخلیل

عمر بھر کرتا رہا فرمان حق سے انحراف
وہ ہوا مجھسے جو شان عبد بت کے تھا خلاف
جرم عصیان و خطا یک لخت سب کے دے معاف
ہب لنا ملکا کبیرا نجنا مما تخاف

ربنا اذہب قاضی والمنادی جبرئیل

ہوش میں آ اے غریب خوش جام ہوتے ہیں افعال قبوح
کیا بھروسا زندگی کا ہے مسافر تن میں روح
این موسیٰ این عیسیٰ این یحییٰ این نوح
انت یا صدیق عاصی تب الی المولی الجلیل

غزل در شوق زیارت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ

سبز و شاداب گلستان تمنا ہووے
کاش مسکن مرا صحرائے مدینہ ہووے
ہند میں گر مرتے دم یوں ناخدا کہدیوے
دام میں جیسے کوئی مرغ تڑپتا ہووے

مجھکو بھی روضۂ اقدس کی زیارت نصیب
رہی قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے
جب کہیں قافلہ والے کہ مدینہ کو چلو
شوق میں بھر تو مرا دور ہی نقشا ہووے

ننگے پاؤں و ہیں ہو جاؤں میں آٹھکر ہر اک
تن میں جامہ بھی مرے کہ برہنا ہووے
یوں چلوں خاک اڑاتا ہوا صحرا صحرا
جیسے جنگل میں بگولا کوئی اودا سا ہووے

گرمیٔ جولان دشت برق ہو جولاں خانہ دان
پاؤں نیچے پاؤں مرا شوق میں تپتا ہووے
کانٹے تلوؤں میں چبھیں بن کے گل تر سجھوں
خاک جو اوڑھی پڑے آنکھوں میں سرما ہووے

حال جیسے کسی ناچیز گدا کا ہووے
گرد آلودہ بدن خاک ملے چہرہ پر
ایک تہ بند پھٹا سا کوئی کرتا ہووے

غار پاؤں نہیں چھپے بال ہوں کہ کبھی
فکر سوزن ہو نہ کچھ شانہ کا سودا ہوئے

یہ غلام آپکا حاضر ہی قدمبوسی کو
وصل کا آج اشارہ شہ والا ہوئے

دوڑ کر سر قدم پاک پہ رکھدوں اپنا
دھیان کس کو ادب بے ادبی کا ہوئے

گوہر اشک نثار قدم پاک کروں
جز تہیدستی جو کچھ اور نہ تحفا ہوئے

سنکے اس شوکو کہتی ہیں ملائک بھی عجب
اے رسول کبریا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل
اے مرے مشکلکشا فریاد ہے

چہرۂ تابان کو دکھلا دو مجھے
تمسے اے نور خدا فریاد ہے

قید غم سے اب چھوڑا دیجئے مجھے
یا شہ ہر دو سرا فریاد ہے

آپکی فرقت نے مارا یا نبی
روے نورانی خدارا یا نبی

درد ہجران کے سبب مجھسے کیا
صبر و طاقت نے کنارا یا نبی

مرتے دم گر دیکھلوں وہ شریف
زندگی ہو وے دوبارا یا نبی

چین آتا ہی مرے دلکو تمام
جبریل مقرب خادم ہو سب جانثار محمد کا

سب دیکھو نور محمد کا سب ہے ظہور محمد کا
وہ سر ہو خفا کا ہی سب دیکھو نور محمد کا

وہ نشاں سب انبیا کا ہی وہ مصدر ہر اشیا کا ہے
کہیں موسیٰ ہوا کہیں یوسف کہیں عیسیٰ ہوا کہیں احمد

کہیں عاشق و یعقوب ہوا کہیں یوسف و محبوب ہوا
کہیں صابر و ایوب ہوا سب دیکھو نور محمد کا

کہیں ابراہیم خلیل ہوا اس راز قدیم علیم ہوا
کہیں صادق و اسمٰعیل ہوا سب دیکھو نور محمد کا

کہیں غوث و نابدل کیا ہے کہیں قطب بھی نام دھرا ہے
کہیں دین کا نام کیا ہے سب دیکھو نور محمد کا

میرا طالع خفتہ جاگے یقین ہے
اگر خواب میں منہ دکھائے محمد

محمد کی مرضی ہی مرضی خدا کی
خدا کی رضا ہے رضائے محمد

نہوتے تو کچھ بھی نہوتا یقین ہے
ہوا ہے یہ سب کچھ برائے محمد

تمام شد

بانہ پکڑ ہاتھ کرو رفع مصیبت عزیزو میری
خدمت شاہ میں جسکی کوئی برده ہووے

میری بیتابی و مسکینی پہ رحم آوے مضطر
نمود در حجرہ والا نبی وا ہووے

کبھی چھپوں کبھی آنکھوں سے لگاؤں قدم
خاک پا آپکی ان آنکھوں کا سرما ہووے

اور جب وہی مبارک کی تجلی دیکھوں
جلوۂ طور بھی آنکھوں میں تماشا ہووے

مناجات

فضل حق کی تری حاصل تمنا ہووے
حال یہ ابتر ہوا فریاد ہے

آپکی الفت میں میرا نبی
ابتو گہ کیجے دوا فریاد ہے

درد ہجراں سے ہی لب پر جان میری
یا نبی کیجے جدا فریاد ہے

گردن پاسے مری زنجیر وطوق
اس لئے صبح و مسا فریاد ہے

یا نبی احمد کو در پر لو بلا
دل ہوا غم سے دوپارا یا نبی

مناجات دیگر

حق تعالےٰ کے تمہیں محبوب ہو
کون ہے ہمسر تمہارا یا نبی

باغ جنت سے ہے افضل لاکھ بار
مجھکو وہ کوچہ تمہارا یا نبی

لیجئے در پہ بلا کب تک پھروں
در بدر یاں مارا مارا یا نبی

مناجات دیگر صلی اللہ علیہ وسلم

جس مسجد میں سنتا ہوں تو ہر کو محمد کا
ناہی کسی پیغمبر کا جو ہی مقدد و محمد کا

کہیں موسیٰ و مثال کلیا یا ہے کہیں جسم میں جاں سمایا ہے
کہیں حسن جمال دکھایا ہے سب دیکھو نور محمد کا

کہیں ہارون و ندیم ہوا سب دیکھو نور محمد کا
کہیں وہ کلیم ہوا کہیں یہ ازل قدیم علیم ہوا

کہیں یار کہیں بیگانہ ہی کہیں شیخ کہیں برہمن ہے
کہیں دانا کہیں دیوانہ ہے سب دیکھو نور محمد کا

مناجات دیگر

میں ہوں سپر خدا جان اور دل تن قربان
مرا جان و دل سب فدائے محمد

اگر شہ سے پردہ اوٹھائے محمد
مخل ہو کی خورشید کا رنگ فق ہے

عطا کرا دی تو اسکی تمنا
کہ ہی رنج بھی خاکپائے محمد

تمام شد

فیصلہ ہفت مسئلہ

مولد شریف	فاتحہ	عرس و سماع	ندا غیر اللہ	جماعت ثانیہ	امکان نظیر	امکان کذب

از افادات منبع الفیوض البرکات امام العارفین فی زمانہ مقدم المحققین فی آوانہ سیدنا و مولانا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر تھانوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ و نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشہد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ **اما بعد** **فقہ امداد اللہ** الحنفی الچشتی سب مسلمانون کی خدمت مین خصوصاً جو اس فقیر سے ربط و تعلق رکھتے ہین عرض کرتا ہے کہ یہ امر مسلمات سے ہے کہ باہمی اتفاق باعث برکات دنیوی و دینی اور نا اتفاقی موجب مضرت دنیوی و دینی ہے اور آجکل بعض مسائل فرعیہ مین ایسا اختلاف واقع ہوا ہے جس سے طرح طرح کے شرور و فتن پیدا ہو رہے ہین ہر خواص کا وقت اور عوام کا دین ضائع ہو رہا ہے حالانکہ اکثر امور مین محض نزاع لفظی ہے اور مقصود متحد چونکہ عموماً مسلمانون کی اور خصوصاً اپنے تعلق والونکی یہ حالت دیکھکر نہایت صدمہ ہوتا ہے اسلیئے فقیر کے دل مین یہ آیا کہ مسائل مذکورہ کو متعلق مختصر سا مضمون قلمبند کرکے شایع کر دیا جاے امید قوی ہے کہ یہ نزاع و جدال رفع ہو جاوے ۔ ہرچند کہ اسوقت مین اختلافات اور مختلفین کثرت سے ہین مگر فقیر نے انھین مسائل کو لیا جنمین اپنی جماعت کے لوگ مختلف تھے دو وجہ سے اول تو کثرت اختلافات اسدرجہ پہنچی ہے کہ اسکا احاطہ مشکل ہے ۔ دوسرے ہر شخص سے امید قبول نہین اور اپنی جماعت مین جو اختلافات ہین اولاً وہ معدود دوسرے امید قبول غالب پس ایسے مسائل جنمین ان صاحبون مین زیادہ قیل و قال ہے سات ہین پانچ علمی و عملی ترتیب بیان مین اسکا لحاظ رکھا ہے کہ جنمین سب سے زیادہ گفتگو ہے

آنکو مقدم رکھا جسمین اس سے کم ہے اُسکے بعد علی ہذا القیاس اور اپنا مشرب اور ایسے مسائل مین جو عملدرآمد مناسب ہے
نیز لکھدیا حق تعالےٰ سے امید ہے کہ یہ تحریر باعث رفع فساد باہمی ہو جاے اور حضرات بھی اگر اسکو قبول فرماکر منتفع ہون
تو دعا سے یاد فرماین اور کوئی صاحب اس تحریر کے جواب کی تکلیف نکرین کہ مقصود میرا مناظرہ کرنا نہین واللہ ولی التوفیق

پہلا مسئلہ مولد شریف کا

اسمین تو کسیکو کلام ہی نہین کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم موجب خیرات وبرکات
دنیوی واخروی ہے صرف کلام بعض تعینات وتخصیصات وتقییدات مین ہے نہین بڑا امر قیام ہے بعض علماء ان امور کو
منع کرتے ہین لقولہ علیہ السلام کل بدعۃ ضلالۃ اور اکثر علماء اجازت دیتے ہین لاطلاق دلائل فضیلۃ الذکر اور انصاف
یہ ہے کہ بدعت اُسکو کہتے ہین کہ غیر دین کو دین مین داخل کرلیا جاے کما یظہر من التامل فی قولہ علیہ السلام من احدث
فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد الحدیث پس ان تخصیصات کو اگر کوئی شخص عبادت مقصودہ نہین سمجھتا بلکہ فی نفسہ مباح جانتا ہے
مگر انکے اسباب کو عبادت جانتا ہے اور ہیئت مسبب کو مصلحت سمجھتا ہے تو بدعت نہین مثلاً قیام کو اذا اتباعا عبادت نہین
اعتقاد کرتا مگر تعظیم ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عبادت جانتا ہے اور کسی مصلحت سے اسکی ہیئت معین کرلی اور
مثلاً تعظیم ذکر کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر کسی مصلحت سے خاص ذکر ولادت کا وقت مقرر کرلیا اور مثلاً ذکر ولادت کو
ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر بمصلحت سہولت ودوام یا اور کسی مصلحت سے ۱۲ ربیع الاول مقرر کرلی اور کلام تفصیل مصالح
مین ازبس طویل ہے ہر محل مین جُدا مصلحت ہے رسائل موالید مین بعض مصالح مذکور بھی ہین اگر تفصیلاً کوئی مطلع
نہو تو مصلحت اندیشان پیشین کا اقتدا ہے اُسکے نزدیک مصلحت کافی ہے ایسی حالت مین تخصیص مذموم نہین تخصیصات
اشغال ومراقبات وتعینات رسوم مدارس وخانقاہ جات اسی قبیل سے ہین اور اگر ان تخصیصات کو قربت مقصودہ جانتا ہے
مثل نماز روزہ کے تو بیشک اس وقت یہ امور بدعت ہین مثلاً یون اعتقاد کرتا ہے اگر تاریخ معین پر مولود نہ پڑھا گیا
یا قیام نہوا یا بخور وشیرینی کا انتظام نہوا تو ثواب ہی نہ ملا تو بیشک یہ اعتقاد مذموم ہے کیونکہ حدود شرعیہ سے تجاوز ہے
جیسے عمل مباح کو حرام اور ضلالت سمجھنا بھی مذموم ہے غرض دونون صورتون مین تعدی حدود ہے۔ اور اگر ان امور
کو ضروری یعنی واجب شرعی نہین سمجھتا بلکہ ضروری یعنی موقوف علیہ لبعض البرکات جانتا ہے جیسے بعض اعمال مین تخصیص
ہوا کرتی ہے کہ انکی رعایت کرنے سے وہ اثر خاص مرتب نہین ہوتا مثلاً بعض عمل کھڑے ہوکر پڑھے جاتے ہین
اگر بیٹھکر پڑھین وہ اثر خاص نہوگا اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھا جاتا ہے اور دلیل اس توقف کی موجدان

اعمال کا تجربہ یا کشف والہام ہے اسی طرح کوئی شخص عمل مولد کو بہیئت کذائیہ موجب بعض برکات یا آثار کا اپنے تجربے سے یا کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے اور اس معنی کر قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اثر خاص بدون قیام نہو گا اسکو بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہین اور اعتقاد ایک امر باطن ہے اسکا حال بدون دریافت کئے ہوئے یقیناً معلوم نہین ہو سکتا محض قرائن تخمینیہ سے کسی پر بدگمانی کرنی اچھی نہین مثلاً بعض لوگ تارکین قیام پر ملامت کرتے ہین تو ہر چند کہ یہ ملامت بجا ہے کیونکہ قیام شرعاً واجب نہین پھر ملامت کیون بلکہ اس ملامت سے شبہ اصرار کا پیدا ہوتا ہے جسکی نسبت فقہا نے فرمایا ہے کہ اصرار سے مستحب بھی معصیت ہوتا ہے مگر ہر ملامت سے یہ قیاس کر لینا کہ یہ شخص معتقد وجوب قیام کا ہے درست نہین کیونکہ ملامت کی بہت سی وجہین ہوتی ہین کبھی باعتقاد وجوب ہوتا ہے کبھی محض مخالفت رسم و عادت خواہ عادت دینوی ہو یا مبنی کسی سبب دینی پر ہو کبھی وجہ ملامت یہ ہوتی ہے کہ وہ فعل اُس لائم کے زعم مین خواہ رسم صحیح ہو یا فاسد کسی قوم بدعقیدہ کا شعار ٹھہر گیا ہے اس فعل سے وہ استدلال کرتا ہے کہ یہ بھی انھین لوگون مین سے ہے اسلیے ملامت کرتا ہے مثلاً کوئی بزرگ مجلس مین تشریف لاوین اور سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہو جاوین ایک شخص بیٹھا رہے تو اُسپر ملامت اسوجہ سے کوئی نہین کرتا کہ تو نے واجب شرعی ترک کیا بلکہ اسوجہ سے کہ وضع مجلس کی مخالفت کی یا مثلاً ہندوستان مین عموماً عادت ہے کہ تراویح مین جو قرآن مجید ختم کرتے ہین شیرینی تقسیم کرتے ہین اگر کوئی شیرینی تقسیم نکرے تو ملامت کرینگے مگر صرف اسیوجہ سے کہ ایک رسم صالح کو ترک کیا یا مثلاً سبق اُلفنا کسی زمانے مین مخصوص معتزلہ کے ساتھ تھا کوئی ناواقف کسی شخص کو سبق کہتا ہوا سنکر اس خیال سے ملامت کرتا کہ یہ شخص بھی اسی قسم کا اور اُس سے اُسکے دوسرے عقائد پر استدلال کر کے مخالفت کرتا بہرحال صرف ملامت کو دلیل اعتقاد وجوب ٹھہرانا مشکل ہے اور فرضاً کسی عامی کا یہی عقیدہ ہو کہ قیام فرض و واجب ہے تو اس سے صرف اسکے حق مین بدعت ہو جائیگا جن لوگونکا یہ اعتقاد نہین اُنکے حق مین مباح و مستحسن رہیگا۔ مثلاً بعض متشددین رجعت قہقری کو ضروری سمجھتے ہین تو کیا یہ رجعت سب کے حق مین بدعت ہو جائیگی اور بعض اہل علم صرف جاہلون کی بعض زیادتیان دیکھکر جیسے موضوع روایات پڑھنا گانا وغیرہ وغیرہ جیسا کہ مجالس جہلا مین واقع ہوتا ہے عموماً سب مع المید پر ایک حکم لگا دیتے ہین یہ بھی انصاف کے خلاف ہے مثلاً بعض واعظین موضوع روایات بیان کرتے ہین یا اُنکی وعظ مین بوجہ اختلاط مردون عورتون کے کوئی فتنہ ہو جاتا ہے تو کیا تمام مجالس وعظ ممنوع ہو جاوینگی ع بہر کیکے تو گلیمے راسوز۔ رہا یہ اعتقاد کہ مجلس مولد مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہین اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن ہے عقلاً و نقلاً بلکہ بعض مقامات پر اسکا وقوع بھی ہوا ہے

رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یکی جگہ کیسے ایک وقت مین تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے آپکے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ وکشفیہ سے ثابت ہے اُسکے آگے یہ ایک ادنے سی بات ہے علاوہ اسکے اللہ کی قدرت تو محل کلام نہین اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی جگہ تشریف رکھین اور درمیانی حجاب اُٹھ جاوین بہرحال ہر طرح یہ امر ممکن ہے اور اس سے آپکی نسبت اعتقاد علم غیب لازم نہین آتا جو کہ خصائص ذات حق سے ہے کیونکہ علم غیب وہ ہے جو مقتضا ذات کا ہے اور جو باعلام خداوندی ہے وہ ذاتی نہین یا بسبب ہے وہ مخلوق کے حق مین ممکن بلکہ واقع ہے اور امر ممکن کا اعتقاد شرک و کفر کیونکر ہو سکتا ہے البتہ ہر ممکن کے لیے وقوع ضروری نہین ایسا اعتقاد کرنا محتاج دلیل ہے اگر کسیکو دلیل ملجاوے مثلاً خود کشف ہو جائے یا کوئی صاحب کشف خبر دے تو اعتقاد جائز ہے ورنہ بے دلیل ایک غلط خیال ہے غلطی سے رجوع کرنا اُسکو ضرور ہے مگر شرک وکفر کسی طرح نہین ہو سکتا پس تحقیق مختصر اس مسئلے مین یہ ہے جو مذکور ہوئی۔ اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد مین شریک ہوتا ہون بلکہ ذریعہ برکات سمجھکر ہر سال منعقد کرتا ہون اور قیام مین لطف و لذت پاتا ہون رہا عمدہ آمد جو اس مسئلے مین رکھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہرگاہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہر فریق کے پاس دلائل شرعی بھی ہین گو قوت وضعف کا فرق ہو جیسا اکثر مسائل اختلافیہ فرعیہ مین ہوا کرتا ہے پس خواص کو تو یہ چاہیے کہ جو اُنکو تحقیق ہوا ہو اُسپر عمل رکھین اور دوسرے فریق کے ساتھ بغض و کینہ نہ رکھین نہ نفرت وتحقیر کی نگاہ سے اُسکو دیکھین نہ تفسیق وتضلیل کرین بلکہ اس اختلاف کو مثل اختلاف حنفی شافعی کے سمجھین اور باہم ملاقات ومکاتبت و سلام وموافقت ومحبت کی رسوم جاری رکھین اور تردید ومباحثہ سے خصوصاً بازاریون کی ہذیانات سے کہ منصب اہل علم کے خلاف ہے پرہیز رکھین بلکہ ایسے مسائل مین نہ فتوی لکھین نہ صدور دستخط کرین کہ فضول ہے اور ایک دوسرے کی رعایت رکھے مثلاً اگر مانع قیام حامل قیام کی محفل مین شریک ہو جاے تو بہتر ہو کہ اس محفل مین قیام نکرین بشرطیکہ کسی فتنہ کا برپا ہونا محتمل نہو اور جو قیام ہو تو مانع قیام بھی اسوقت قیام مین شریک ہو جاوے اور عوام نے جو غلو اور زیادتیان کرلین ہین اُن کو نرمی سے منع کرین اور یہ منع کرنا اُنکا زیادہ مفید ہوگا جو خود مولد قیام مین شریک ہوتے ہین اور جو مانع اصل کے ہین اُنکو سکوت مناسب ہے ایسے امور مین مخاطبت ہی نہ کرین اور جہان ان اُمور کی عادت ہو وہان مخالفت نکرین جہان عادت نہو وہان ایجاد نکرین غرض فتنے سے بچین قصہ حلیم اسکی دلیل کافی ہے اور مجوزین مانعین کے منع کی تاویل کرلیا کرین کہ یا تو اُنکو یہی تحقیق ہوا ہوگا یا انتظاماً منع کرتے ہونگے کہ بعض موقع پر اصل عمل سے منع کرتے ہین تب غلو سے بچتے ہین اگرچہ اسوقت مین اکثر یہ تدبیر غیر مفید ہوتی ہے اور جو مانع ہین وہ مجوزین کی تجویز کی تاویل کرلیا کرین کہ یا تو اُنکو تحقیق یہی ہوا ہے یا غلبۂ محبت سے یہ عمل

کرتے ہین اور حسن ظن بالمسلمین کی وجہ سے لوگون کو بھی اجازت دیتے ہین اور عوام کو چاہیے کہ جس عالم کو متدین و محقق سمجھین اُسکی تحقیق پر عمل کرین اور دوسرے فریق کے لوگون سے تعرض نکرین خصوصاً دوسرے فریق کے علماء کی شان مین گستاخی کرنا چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہے غیبت اور حسد سے اعمال حسنہ ضائع ہوتے ہین ان اُمور سے پرہیز کرین اور تعصب اور عداوت سے بچین اور ایسے مضامین کی کتابین اور رسالے مطالعہ نکیا کرین کہ یہ کام علماء کا ہے عوام کو علما پر بدگمانی اور رسائل مین شبہ پیدا ہوتا ہے اور اس مسئلہ مین جو تحقیق اور علمدرآمد تحریر کیا گیا ہے کچھ اس سلسلے ہی کے ساتھ مخصوص نہین نہایت مفید اور کارآمد مضمون ہے جو اکثر مسائل اختلافیہ خصوصاً جنکا یہان ذکر ہے اور جو اسکے امثال مین مثل مصافحہ یا معانقہ عیدین یا مصافحہ بعد وعظ و بعد نماز فجر و عصر یا نماز ہی پنجگانہ و تکرار تہلیل بعد نماز پنجگانہ و دست بوسی و پابوسی اور انکے سوا بہت اُمور ہین جنمین اسوقت شور و شر پھیل رہا ہی ان سب اُمور مین اس مضمون کا لحاظ رکھنا مفید ہوگا کہ سب اسی قاعدے پر مبنی ہین فاحفظہ تنتفع انشاء اللہ تعالے

دوسرا مسئلہ فاتحہ مروجہ کا

اسمین بھی وہی گفتگو ہے جو مسئلہ مولد مین مذکور ہوئی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ فعل ایصال ثواب الی ارواح اموات مین کسیکو کلام نہین اسمین بھی تخصیص و تعین کو موقوف علیہ ثواب کا سمجھے یا واجب فرض اعتقاد کرے تو ممنوع ہے اور اگر یہ اعتقاد نہین بلکہ کوئی مصلحت باعث تقیید ہیئت کذائیہ ہے تو کچھ حرج نہین جیسا مصلحت نماز مین صورت خاص مین کرنے کو فقہای محققین نے جائز رکھا ہے اور تہجد مین اکثر مشائخ کا معمول ہے اور تامل سے یون معلوم ہوتا ہے کہ سلف مین تو یہ عادت تھی کہ مثلاً کھانا پکاکر مسکین کو کھلا دیا اور دل سے ایصال ثواب کی نیت کرلی متاخرین مین کسیکو خیال ہوا کہ جیسے نماز مین نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب و لسان کے لیے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے اسیطرح اگر یہان زبان سے کہ لیا جاے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلان شخص کو پہونچ جاوے تو بہتر ہے پھر کسیکو خیال ہوا کہ لفظ اسکا مشار الیہ اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ مستحضر قلب ہو کھانا روبرو لانے لگے کسیکو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہے اسکے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جاوے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہونچ جاوے گا کہ جمع بین العبادتین ہے ع چہ خوش بود کہ برآید یک کرشمہ دو کار ✣ قرآن شریف کی بعض سورتین بھی جو لفظون مین مختصر اور ثواب مین بہت زیادہ ہین پڑھی جانے لگین کسی نے خیال کیا دعا کے لیے رفع یدین سنت ہے ہاتھ بھی اُٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کھانا جو مسکین کو دیا جاوے گا اُسکے ساتھ پانی دینا بھی

مستحسن ہے پانی پلانا بھی بڑا ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا پس یہ ہیئت کذائیہ حاصل ہوگئی رہا نہیں ہمارے یہ بات تجربے سے معلوم ہوتی ہے کہ جو امر کسی خاص وقت میں معمول ہوا اسوقت وہ یاد آجاتا ہے اور ضرور رہتا ہے اور نہیں تو سالہا سال گذر جاتے ہیں کبھی خیال بھی نہیں ہوتا اسی قسم کی مصلحتیں ہر امر میں ہیں یہ تفصیل طویل ہے محض بطور نمونہ تھوڑا سا بیان کیا گیا ذہین آدمی غور کر کے سمجھ سکتا ہے اور قطع نظر مصالح مذکورہ کے انمیں بعض اسرار بھی ہیں پس اگر یہی مصالح بنائے تخصیص ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں رہا عوام کا غلو اولاً اسکی اصلاح کرنی چاہیے اس عمل سے کیوں منع کیا جائے ثانیاً انکا غلو اہل فہم کے فعل میں موثر نہیں ہو سکتا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔ رہا شبہ فقیہ کا اسمیں بحث از بس طویل ہے مختصراً اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ تشبہ اسوقت تک رہتا ہے جبتک وہ عادات اس قوم کے ساتھ ایسی مخصوص ہو کہ جو شخص وہ فعل کرے اسی قوم سے سمجھا جاوے یا اسپر حیرت ہو اور جب دوسری قوموں میں پھیلکر عام ہو جائے تو وہ تشبہ جاتا رہتا ہے ورنہ اکثر امور متعلق عادات و ریاضات وغیرہ قوموں سے ماخوذ ہیں مسلمانوں میں اس کثرت سے پھیل گئے کہ کسی عالم درویش کا گھر بھی اس سے خالی نہیں یہ امور مذموم نہیں ہو سکتے قصہ تطہیر اہل قبا کا اسمیں کافی محبت ہے البتہ جو ہیئت عام نہیں ہوئی وہ موجب تشبہ ہے اور ممنوع۔ پس یہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اور گیارھویں حضرت غوث پاک قدس سرہٗ کی دسوان بیسوان چہلم ششماہی۔ سالیانہ وغیرہ اور توسط حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ دوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور حلوائے شب برات اور دیگر طرق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔ اور مشرب فقیر کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ فقیر پابند اس ہیئت کا نہیں ہے مگر کرنے والوں پر انکار نہیں کرتا۔ اور جو عملدرآمد اس مسئلے میں رکھنا چاہیے یعنی دو فریقوں کا باہم مل جلکر رہنا اور مباحثہ و قیل و قال نکرنا اور ایک دوسرے کو وہابی بدعتی نکہنا اور عوام کو غلو اور جھگڑوں سے منع کرنا یہ سب بحث مولد میں گذر چکا۔

تیسرا مسئلہ عرس و سماع کا

لفظ عرس ماخوذ اس حدیث سے ہے لہ کنوصۃ العرس یعنی بندہ صالح سے کہا جاتا ہے کہ عروس کی طرح آرام کر کیونکہ موت مقبولان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے اس سے بڑھکر کون عروسی ہوگی۔ چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ہیں انکا زیادہ حق ہے۔ اور ہر اپنے پیر بھائیوں سے ملنا موجب ازدیاد محبت و تزائد برکات ہے اور نیز طالبوں کا یہ فائدہ ہے

کہ پیر کی تلاش مین مشقت نہین ہوتی بہت سے مشائخ رونق افروز ہوتے ہین انمین جس سے عقیدت ہو اسکی غلامی اختیار کرلے اسلیے مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ مین جمع ہوجادین باہم ملاقات بھی ہوجاوے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن وطعام کا ثواب بھی پہنچایا جاوے یہ مصلحت ہے تعیین یوم مین رہا خاص یوم وفات کو مقرر کرنا اسمین اسرار مخفیہ ہین انکا اظہار ضرور نہین - چونکہ بعض طریقون مین سماع کی عادت ہے اسلیے تجدید حال اور ازدیاد ذوق وشوق کے لیے کچھ سماع بھی ہونے لگا - پس اصل عرس کی اسقدر ہے اور اسمین کوئی حرج معلوم نہین ہوتا - بعض علماء نے بعض حدیثون سے بھی اسکا استنباط کیا ہے رہ گیا شبہ حدیث لاتتخذوا قبری عیداً کا سو اسکے صحیح معنی یہ ہین کہ قبر پہ میلہ لگانا اور خوشیان کرنا اور زینت اور آراستگی و دھوم دھام کا اہتمام یہ ممنوع ہے کیونکہ زیارت مقابر واسطے عبرت اور تذکرۂ آخرت کے ہے نہ غفلت اور زینت کے لیے اور یہ معنی نہین کہ کسی قبر پہ جمع ہونا منع ہے ورنہ مدینہ طیبہ قافلون کا جانا واسطے زیارت روضۂ اقدس کے بھی منع ہوتا و ہذا باطل پس حق یہ ہے کہ زیارت مقابر انفراداً و اجتماعاً دونون طرح جائز اور ایصال ثواب قرأت وطعام بھی جائز اور تعیین تاریخ بمصلحت بھی جائز سب ملکر بھی جائز رہا یہ شبہ کہ وہان پکاکر سب قرآن شریف پڑھتے ہین اور آیہ فاستمعوا لہ وانصتوا کی مخالفت ہوتی ہے سو اولاً تو علماء نے لکھا ہے کہ خارج نماز کے یہ امر مستحبات کے لیے ہے ترک مستحب پر اتنا شور وغل نامناسب ہے ورنہ لوگون کا مکاتب مین پڑھنا بھی ممنوع ہوگا دوسرے اگر کسیکو یہی تحقیق ہو کہ یہ وجوب عام ہے تو اصل عمل کے منع کرنے سے یہ بہتر ہے کہ اسکو تعلیم کردیا جاوے یہی جواب ہے سوم مین قرآن پکاکر پڑھنے کا البتہ جس مجلس مین امور منکرہ مثل رقص مروج وسجدۂ قبور وغیرہ ہون اسمین شریک نہونا چاہیئے رہا مسئلہ سماع کا یہ بحث ازبس طویل ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے سماع محض مین بھی اختلاف ہے جس مین محققین کا یہ قول ہے کہ اگر شرائط جواز مجتمع ہون اور عوارض مانعہ مرتفع ہون تو جائز ہے ورنہ ناجائز کما فصلہ الامام الغزالی رحمۃ اللہ اور سماع بالآلات مین بھی اختلاف ہے بعض لوگون نے احادیث منع کی تاویلین کی ہین اور نظائر فقہیہ پیش کیے ہین چنانچہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ سماع مین اسکا ذکر فرمایا ہے مگر آداب وشرائط کا ہونا باجماع ضروری ہے جو اسوقت مین اکثر مجالس مین مفقود ہے مگر تاہم ع خدا پنج انگشت یکسان نکرد + بہرحال وہ احادیث خبر واحد ہین اور محتمل تاویل گو تاویل بعید ہی ہو اور غلبۂ حال کا بھی احتمال موجود ایسی حالت مین کسی پر اعتراض کرنا ازبس دشوار ہے - مشرب فقیر اس امر مین یہ ہے کہ بہرحال اپنے پیر مرشد کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرتا ہون اول قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت مین

وسعت ہوئی مولود پڑھا جاتا ہے پھر حاضر کھانا کھلا دیا جاتا ہے اسکا ثواب بخش دیا جاتا ہے اور زوائد امور فقیر کی عادت نہین نہ کبھی سماع کا اتفاق ہوا نہ خالی نہ بالآت مگر دل سے اہل حال پر کبھی اعتراض نہین کیا۔ ہان جو محض ریاکار و مدعی ہو وہ بُرا مگر تعیین اسکی کہ فلان شخص ریاکار ہے بلا حجت شرعیہ نادرست ہے اسمین بھی عملدرآمد فریقین کا یہی ہونا چاہیے جو اوپر مذکور ہوا کہ جو لوگ نکرین انکو کمال اتباع سنت کا شائق سمجھین جو کرین انکو اہل محبت مین سے جانین اور ایک دوسرے پر انکار نکرین جو عوام کے غلو ہون انکا لطف و نرمی سے انسداد کرین

چوتھا مسئلہ ندای غیر اللہ کا

اسمین تحقیق یہ ہے کہ ندا سے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہین کبھی محض اظہار شوق کبھی تحسر کبھی منادی کو سنانا کبھی اسکو پیام پہنچانا ہو مخلوق غائب کو پکارنا اگر محض واسطے تذکار و شوق و وصال و حسرت فراق کے ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیا کرتے ہین اور اپنے دل کو تسلی دیا کرتے ہین اسمین تو کوئی گناہ نہین مجنون کا قصہ مثنوی مین مذکور ہے دید مجنون را یکے صحرا نورد ✣ در بیابان غمش بنشستہ فرد ✣ ریگ کاغذ بود و دانگشتان قلم ✣ می نمود سے بہر کس نامہ رقم گفت ای مجنون شیدا چیست این ✣ می نویسی نامہ بہر کیست این ✣ گفت مشق نام لیلے می کنم ✣ خاطر خود را تسلے می کنم ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات مین منقول ہے کما لایخفی علی المتتبع المتتبع النظر اور اگر مخاطب کا اسماع یعنے سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہین کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلان ذریعہ سے اسکو خبر پہونچ جاویگی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس مین پہونچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے کچھ مضائقہ نہین اور اگر نہ مشہود ہو نہ پیغام پہونچانا مقصود ہو نہ پیغام پہونچانے کا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو وہ ندا ممنوع ہے مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اس طرح کہ اسکو سنانا متصور ہے اور روبرو نہین نہ ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ انکو کسی ذریعہ سے خبر پہونچے گی یا ذریعہ متعین کیا مگر اسپر کوئی دلیل شرعی قائم نہین یہ اعتقاد افتراء علی اللہ اور دعوے علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر بیدھڑک اسکو شرک و کفر کہدینا جرأت ہے کیونکہ اللہ تعالے اگر اس بزرگ کو خبر پہونچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہین مگر چونکہ امکان کو وقوع لازم نہین اسلیے ایسی ندا سے لایعنی کی اجازت نہین ہے البتہ جو ندا نصر ہین وارد ہے مثلاً یا عباد اللہ اعینونی وہ بالاتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام مین ہے اور جو اہل خصوصیت ہین انکا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ انکے حق مین یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے جو خواص مین سے ہوگا

خود سمجھ لیگا بیان کی حاجت نہین بیان سے معلوم ہوگیا حکم وظیفہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجر الی الشرک ہے ہان اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو با برکت سمجھکر خالی الذہن ہوکر پڑھے کچھ حرج نہین یہ تحقیق ہے اس مسئلہ مین اب بعض علماء اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہین کرتے اس ندا سے منع کرتے ہین اُنکی نیت بھی اچھی ہے انما الاعمال بالنیات الحدیث ۔ مگر مصلحت یون ہے کہ اگر ندا کرنیوالا سمجھدار ہو تو اُسپر حسن ظن کیا جاوے اور جو محض عامی جاہل ہو تو اُس سے دریافت کیا جاے اگر اسکے عقیدے مین کوئی خرابی ہو تو اُسکی اصلاح کر دیجاے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو بالکل رد کدیا جاوے ۔ لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہین ہوتا ۔ ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کار آمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد مین مبتلا ہو اور یہ قرائن قویہ سے یقین ہو کہ شخص اصل عمل کو ترک نکریگا تو اُس موقع پر نہ تو اصل عمل کے ترک کرنے پر اُسکو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہین نہ اُسکو بالکل مہمل مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت اور اخوت اسلامی کے خلاف ہے بلکہ اصل عمل کی اجازت دیکر اُسمین جو خرابی ہو اُسکی اصلاح کر دے کہ اسمین امید قبول اغلب ہے حق سبحانہ تعالےٰ کا حکم ہے اُدع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور رسوم جاہلیت کے شیوع کے وقت جو احکام شرعیہ مقرر ہوتے ہین اُنمین غور کرنے سے اس قاعدے کی تائید ہوتی ہے ۔ مشرب اس فقیر کا یہ ہے کہ ایسی ندا میرا معمول نہین ہان بعض اشعار مین ذوق و شوق سے صیغۂ ندا برتا گیا اور عملدرآمد وہی رکھنا چاہیے جو اوپر تین مسئلون مین مذکور ہوا ۔

پانچوان مسئلہ جماعت ثانیہ کا

یہ مسئلہ سلف سے مختلف فیہ ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے کراہت و امام ابو یوسف سے بعض شرائط کے ساتھ جواز منقول ہے اور ترجیح و تصحیح دونون جانب موجود ہے اسمین بھی گفتگو کو طول دینا نازیبا ہے کیونکہ جانبین کو گنجایش عمل ہے ۔ اور بہتر یہ ہے کہ دونون قول مین یون تطبیق دیجاوے کہ اگر جماعت اولے کا بلی اور سستی سے فوت ہوگئی ہے اور جماعت ثانیہ مین شرکت سے منع کرنا اِس شخص کے لیے موجب زجر و تنبیہ ہوگا تو اسکے لیے جماعت ثانیہ کی کراہت کا حکم کیا جاے اور قائلین بالکراہت کی تعلیل تقلیل جماعت اولے سے یہی معلوم ہوتا ہے اور اگر کسی معقول عذر سے پہلی جماعت رہگئی تو دوسری جماعت کے ساتھ پڑھنا تنہا پڑھنے سے بہتر ہے یا کوئی شخص ایسا لاابالی ہے کہ جماعت ثانیہ سے منع کرنا اُسکے حق مین کچھ بھی موجب زجر نہوگا

بلکہ تنہا پڑھنے کو فضیلت سمجھے گا کہ جلدی سے چار تکبیرین مار کر رخصت ہو گا تو ایسے شخص کو منع کرنے سے کیا فائدہ بلکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کسیقدر تعدیل و اطمینان سے ادا کریگا۔ علی ہذا اس مسئلے مین بھی ایسا ہی رکھنا چاہیے کہ ہر فریق دوسرے فریق کو عمل بالدلیل کو جو اسے محبوب ہے کرنے دے اور جہان جماعت ثانیہ نہوتی ہو وہان تنہا پڑھ لے نہ خواہ مخواہ جماعت تکرار اور جہان ہوتی ہو شریک ہو جاوے مخالفت نکرے۔ یہ پانچ مسئلے تو عمل تھے اب دو مسئلے علمی باقی رہگئے ہین وہ مرقوم ہین۔

چھٹا ساتوان مسئلہ امکان نظیر و امکان کذب کا

ان دو مسئلون کی تحقیق تفصیلی کا سمجھنا موقوف علم مقابل پر ہے اور ازبس دقیق ہے مگر مجملاً دو چیزون کا اعتقاد رکھنا چاہیے ایک ان اللہ علی کل شئی قدیر یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے دوسرے سبحان اللہ عما یصفون یعنی اللہ تعالے تمام عیوب و نقائص سے مثل خلف القول و اخبار غیر واقع وغیرہما ان سب سے پاک ہے۔ بایں تحقیق کرنا کہ کون چیز مفہوم شے مین داخل ہے کہ اسپر قادر کہا جاوے اور کون چیز عیب و نقصان سے ہے کہ اس سے منزہ کیا جاوے سو جس جگہ دلائل متعارض ہون وہان اس تحقیق کے ہم مکلف نہین بلکہ بوجہ نازک ہونے ایسے مسائل کے یون معلوم ہوتا ہے کہ انمین قیل و قال اور زیادہ تفتیش کرنا عجب نہین کہ منع ہو دیکھیے تقدیر کا مسئلہ چونکہ پیچیدہ و مجمع اشکالات تھا اسمین گفتگو کرنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر سخت ممانعت فرمائی سو اس ممانعت کی علت یہی دقت و اشکال ہے سو ان دو مسئلون مین بھی جب بوجہ تعارض ظاہری اور عقلیہ و نقلیہ کے اشکال شدید ہے تو قیل و قال کرنے کی کیسے اجازت ہوگی۔ اسی مضمون کا خواب فقیر کے ایک متعلق نے دیکھا جسکو فقیر نے بہت پسند کیا اس سے بہتر کوئی عملدرآمد نہین اور جو طبع آزمائی کے لیے گفتگو ہی کرنا ضرور ہے تو زبانی خلوت مین ہو اور اگر تحریر کی حاجت ہو تو خط کافی ہے نہ کہ رسالے اور کتابین۔ اور اگر اسی کا شوق ہے تو عربی عبارت ہونا چاہیے تاکہ عوام خراب نہون اور عوام کیلیے تو بالتعیین سکوت ہی ضروری ہے تمام ہوا بحمد اللہ جو کچھ لکھنا تھا

وصیت

اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات مین اپنے علم تحقیق پر وثوق نکرین سورہ فاتحہ اہدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کرین اور ہر نماز کے بعد ربنا لا تزغ قلوبنا پڑھکر دعا کیا کرین اور اپنے اوقات معاش و معاد کے ضروری کامون مین خصوصاً تزکیۂ نفس و تصفیہ باطن مین صرف کرین اور اہل اللہ کی صحبت

وخدمت اختیار کرین خصوص عزیزی جناب مولوی **رشید احمد صاحب** کے وجود بابرکت کو ہندوستان مین غنیمت کبرے وغنمت عظمے سمجھکر آنسے فیوض وبرکات حاصل کرین کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری وباطنی کے ہین اور اُنکی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہین ہرگز اُسمین شائبہ نفسانیت نہین یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافق اور معتقد ہین اُنکو چاہیے کہ مولوی صاحب کی مجلس مین ایسے قصون کا تذکرہ نکیا کرین اور اپنے جھگڑون مین اُنکو شریک نکیا کرین اور سب پر لازم کہ مفت کی بحث اور تکرار مین عمر عزیز کو تلف نکرین کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے ؎ بہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو ۔ چو برگذشت بر عارف جنگجو ۔ گراین مدعی دوست بشناختے ۔ بہ پیکار دشمن نہ پرداختے ۔ وصلے اللہ تعالے علے خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین فقط

مہر

فقیر امداد اللہ چشتی فاروقی

اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت ناشناسی

پیل اندر خانۂ تاریک بود	عرضہ را آوردہ بودندش ہنود	از برائے دیدنش مردم بسے	اندران ظلمت ہمی شد ہر کسے
دیدنش با چشم چون ممکن نبود	اندران تاریکیش کف مے بسود	آن یکے را کف بخرطومش فتاد	گفت ہمچون ناودانستش نہاد
آن یکے را دست بر گوشش رسید	آن بروچون بادبیزن شد پدید	آن یکے را کف چو بر پایش بسود	گفت شکل پیل دیدم چون عمود
آن یکے بر پشت او بنہاد دست	گفت خود این پیل چون تختی بدست	ہمچنین ہر یک بجزوی چون رسید	فہم آن مسکیں ہر جائے شنید
از نظر کہ گفت شان بد مختلف	آن یکے دانش لقب دادآن الف	ور کف ہر کس اگر شمعے بدے	اختلاف از گفت شان بیرون شدے
	چشم حس ہمچون کف دستش دان بس	نیست کف را بر ہمہ آن دسترس	

تمت

ارشاد مرشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جَمِیْعَ مَحَامِدِہٖ کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اما بعد فقیر حقیر امداد اللہ غفر اللہ ذنوبہ و والدیہ یہ کہتا ہے اور برادران طریقت و طالبان معرفت کی خدمت مین خصوصاً جو اس فقیر سے رابطۂ محبت اور ارادت رکھتے ہین عرض کرتا ہے کہ شاغل اشغال قلبیہ کو پر ضرور ہے کہ سوائے فرائض اور واجبات اور سنن کے بعضے عبادات اور طاعات اور اوراد اور وظائف جو مددگار اور قوت بخشنے والے صفائی دل اور جلا دینے والے روح کے ہون عمل مین لاوے جیسا کہ **نماز تہجد** کی کہ بارہ ۱۲ رکعتین یا آٹھ رکعتین ہین اور **نماز اشراق** کی کہ چھ ۶ رکعتین ہین اور **نماز چاشت** کی چار رکعتین ہین بارقات اور **صلوٰۃ الاوابین** کی چھ رکعتین ہین بیس ۲۰ اور چار رکعین سنت **قبل ظہر** اور چار سنتین **قبل عصر** اور چار سنت **قبل عشا** اور روز جمعہ کے **صلوٰۃ التسبیح** ۱ اگر فراغ ہو پڑھے اور تین روزے **ایام بیض** ۲ کے اور روزہ پنجشنبے اور دوشنبے کا اور چھ روزے ماہ **شوال** کے اور نو روز اول ماہ **ذی الحج** کے اور روزہ عاشورہ **محرم** کا اور آٹھ روزے اول **ماہ رجب** اور **شعبان** کے رکھے اور **تلاوت قرآن** کی جسقدر ہو سکے ادنی یہ ہے کہ چالیس روز مین ختم کرے۔

---

۱ فائدہ صلوٰۃ التسبیح واسطے مغفرت تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ خطاً و عمداً سراً اور علانیۃ کے حدیث مین آیا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا ہے چار رکعتین ہین ہر رکعت مین بعد قرارت کے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور رکوع مین دس بار اور قومے مین دس بار اور سجدے مین دس بار اور دوسرے سجدے مین دس بار اور بعد سجدے دوسرے کے بیٹھکر دس بار پس ہر رکعت مین پچھتر بار اور چار رکعت مین تین سو بار پڑھے اور اگر طاقت ہو تو اس نماز کو ہر روز پڑھے والا ہفتے مین ایکبار یا ماہ مین یا سال مین یا تمام عمر مین ایکبار پڑھا اور مردی ہے کہ چار رکعت مین ان چار سورتون کو یعنی الہکم التکاثر و العصر قُلْ یا ایہا الکافرون قُلْ ہو اللہ پڑھے اور سورتین بھی مروی ہین جیسے سبح اسم یا اور سبحات مگر بسل ترہین ۱۲ منہ ۲ یعنی ہر چاند کی تیرہوین چودہوین پندرہوین تاریخ روزہ رکھے ۱۲ منہ مدظلہ

وظائف صبح

درمیان سنت اور فرض صبح کے اکتالیس بار سورۂ فاتحہ حضور دل سے معنون پر خیال کر کے پڑھے اور بعد نماز صبح کے کلمۂ چہارم دس بار اور سورہ یٰسین ایک بار اور استغفار سو بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سو بار اور ایک سو ایک بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمۂ طیب آگے اکتالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ ..... بحضور قلب پڑھے اور درود شریف سو بار۔

وظائف ظہر

اور بعد نماز ظہر کے سو بار کلمۂ طیب اور سو بار درود شریف اور سورۂ انا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانسو بار اَللّٰہُ الصَّمَدُ اور اکیس بار سورۂ اذا جاء

وظائف عصر

اور بعد عصر کے سورۂ عم یتساءلون اور سو بار آیہ کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

وظائف مغرب

اور بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ اور سو بار کلمۂ طیب اور درود شریف سو بار اور اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اکتالیس بار بحضور دل پڑھے

وظائف عشا

اور بعد نماز عشا کے سورۂ سجدہ یا سورہ ملک اور سو بار کلمۂ طیب اور سو بار درود شریف اور ایک سو ایک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بحضور قلب پڑھے

وظائف صبح وشام دو وقتہ

اور صبح اور شام کو سید الاستغفار ایک ایک بار اور پانچوں کلمے اور دونوں آمنت باللہ اور نود و نہ نام جلشانہ کے اور

۱ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

۲ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

۳ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

۴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ

۵ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

آیۃ الکرسی اور آیات آمن الرسول سے تا آخر سورہ اور اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تین بار اور آیات[۱] سورہ حشر ایک بار اور بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار اور رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ سات بار اور دعا مغرب الجبر کو اگر ہو سکے تو ایک ایک بار اور بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب اور بعد نماز عصر قبل غروب[۲] مسبعات عشر کو پڑھے

وظیفہ بعد ہر نماز

اور بعد ہر نماز کے پانچوں وقت آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار اور کلمہ چہارم ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایکبار اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَمِنَ النَّارِ ایکبار پڑھے اور وقت شروع کھانے کے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ اور بعد فراغ طعام کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھے اور سوتے وقت سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی اور قُلْ[۳] تین تین بار اور اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اور وقت جاگنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ممکن ہو تو مسبعات[۴] اسبع

---

[۱] اول اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پھر آیات یعنی ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

[۲] یعنی دس چیزیں ہیں کہ سات سات بار پڑھیں اول سورہ فاتحہ سات بار سورہ دوان سات بار سورہ فلق سات بار سورہ اخلاص سات بار سورہ کافرون سات بار آیۃ الکرسی سات بار کلمہ تمجید سات بار درود شریف سات بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَالْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ سات بار اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

[۳] یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

[۴] فائدہ مسبعات سبع وہ سات کلمے ہیں کہ ایک دن میں ہر بار سات سات بار پڑھے کلمہ اول اَللّٰہُ اَکْبَرُ دوم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سوم سُبْحَانَ اللّٰہِ بکرۃ واصیلا چہارم سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ پنجم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ششم اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ہفتم اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

بھی پڑھے اور پائخانے مین جاتے وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور نکلتے وقت غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے بِسْمِ اللّٰہِ فَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ معمول رکھے اور اگر اور زیادہ اوراد مطلوب ہون تو کتب حدیث مثل حصن حصین وغیرہ سے لیکے عمل مین لاوین بہرحال اذکار اور اشغال قلبیہ مین مشغول رہین جس سے تصفیہ باطن کا ہو کر محبت اور معرفت حق کی حاصل ہو

بیان اذکار اور اشغال اور مراقبات کا

جو بزرگان طریقت نے تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح کے واسطے تجویز کئے ہین اُنمین سے بارہ تسبیح ہین جو حضرات چشتیہ کرتے ہین طریق اُنکا یہ ہے کہ بعد نماز تہجد کے توبہ اور استغفار عجز اور انکسار کرکے اور ہاتھ اوٹھا کے یہ دعا بحضور قلب اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے اور گیارہ بار استغفار اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کے چار زانو بیٹھے اور داہنے پانون کے انگوٹھے سے اور جو انگلی اُسکے پاس ہو اُس سے رگ کیماس کو کہ بائین زانون کے اندر ہے محکم پکڑے اور کمر کو سیدھی رکھے پھر دلجمعی سے ہیبت اور حرمت اور تعظیم تمام کے ساتھ خوش الحانی ذکر شروع کرے بعد اعوذ و بسملہ کے باخلاص تمام تین بار کلمۂ طیبہ[1] اور ایکبار کلمۂ شہادت[2] پڑھکے سر کو قلب کی طرف کہ زیر پستان چپ بفاصلۂ دو انگشت کے واقع ہے جھکا کے کلمۂ لَا کو قوت اور سختی سے دل کے اندر سے کھینچکر اور آلۂ کو داہنے مونڈھے پر لیجاکے سر کو پشت کی طرف مائل کرکے تصور کرے اور غیر اللہ کو دل مین سے نکال کر پس پشت ڈال دیا اور دم کو چھوڑ کر لفظ اِلَّا اللّٰہُ کی زور اور سختی سے دلپہ ضرب مارے کہ عشق اور نور الٰہی کو دل مین داخل کیا اسیطرح اس نفی اثبات کو فکر اور ملاحظے اور واسطے کے ساتھ دو سو بار کہے اور اس ذکر مین شجرہ[3] بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسو مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے بعد اسکے بطور سابق تین بار کلمۂ طیبہ اور ایک بار کلمۂ شہادت کہے لیکن مبتدی کلمۂ لَآ اِلٰہَ مین لَا مَعْبُوْدَ اور متوسط لَا مَقْصُوْدَ اور منتہی لَا مَوْجُوْدَ ملاحظہ کرے اُسکے بعد لمحہ دو لمحہ مراقب ہو کے تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے سینہ مین آتا ہے۔

طریق اثبات مجرد پھر دوزانو بیٹھے اور کمر کو سیدھی کرے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لیجاکے لفظ اِلَّا اللّٰہُ کو زور اور سختی سے دلپہ ضرب[4] کرے اسکو چار سو بار دم مادم کرے پھر بطور سابق تین بار کلمۂ طیبہ اور ایکبار کلمۂ شہادت کہے اور لمحہ دو لمحہ مراقب رہے۔

---

[1] یعنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۱۲

[2] یعنے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۱۲ [3] کلمہ لَآ اِلٰہ مین ملاحظہ مفہوم اور معنی لاموجود کا کرے اسواسطے کہ مقصود نفی غیر کی ملاحظہ مین ہے اور اسمین اذکار مین دوسو بار ہون مرتبہ لفظ الا اللہ کے ساتھ اسکو معنی لاموجود یا لامقصود کو اول شامل کر لیا کرے باقی ملاحظہ مین رہے ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

طریق ذکر اسم ذات پھر ذکر اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ کا کرے اس طرح سے کہ اول حرف ھاء لفظ اللہ کو پیش اور دوسری ھاء لفظ اَللّٰہُ کو ساکن کرے یعنی جزم دے اور آنکھین بند کرکے اور سر کو دہنے مونڈھے پر لاکے لفظ مبارک اَللّٰہُ اَللّٰہُ کی دونون ضرب بھرار و رقوت سے دل پر مارے اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو بار دادم کرے لیکن دسوین گیارہوین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ ملاحظہ معنون کے کہتا رہے تاکہ کیفیت اور لذت ذکر کی اور دفع غفلت اور خواب حاصل ہو بعد اسکے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایکبار کلمہ شہادت کہے پھر ایک ضربی اوسی طرح سر کو جانب دہنے مونڈھے کے کج کرکے لفظ مبارک اللہ کو دلپر سو بار دادم ضرب کرے بعدہ تین بار کلمہ طیب اور ایکبار کلمہ شہادت کہہ کے درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھکے دعا مانگے اور مناجات کرے کہ الٰہی تو ہی مقصود اور رضا تیری مطلوب ہے ترک کیا میںنے دنیا اور آخرت واسطے تیرے عطا کر مجکو نعمتین اپنی اور وصول تام درگاہ مقدس اپنی مین آمین۔

طریق ذکر پاس انفاس کا

یعنی اپنے انفاس پر آگاہ اور ہوشیار رہے کہ بے ذکر اللہ کے کوئی دم نہ گذرے خواہ ذکر جلی ہو خواہ ذکر خفی پس وقت نکلنے سانس کے دم کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اور وقت داخل ہونے سانس کے دم کے ساتھ اِلَّا اللّٰہُ کہے دہن بستہ بے حرکت زبان خیال سے دم کو ذاکر کرے اور نظر ناف پر رکھے وہان سے ذکر جاری کرے۔

طریق دوسرا یہ ہے کہ لفظ مبارک اَللّٰہُ کو سانس کے ساتھ اوپر کھینچے اور لفظ ہو کے ساتھ سانس کو چھوڑ دے اس ذکر کے خیال اور دہیان سے ایسی کثرت اور مشق کرے کہ دم ذاکر اور مستغرق بذکر ہو[۱] جائے۔

بیان ذکر اسم ذات زبانی

طالب کو چاہیئے کہ باوجود ذکر پاس انفاس کے اسم ذات کو زبانی ہر روز چوبیس ہزار بار کہ اوسط[۲] مرتبہ ہے کہے اور اگر اس قدر نہ ہو سکے تو چھ ہزار سے کم کہ ادنی مرتبہ ہے نکرے۔

طریق ذکر نفی و اثبات کہ حضرات عمادیہ کرتے ہین یہ ہے کہ خلوت مین رو بقبلہ باادب تمام بیٹھے اور آنکھین بند کرکے لَآ نفی کو زیر ناف سے زور اور سختی کے ساتھ نکال کے اور دراز کرکے دہنے مونڈھے تک لیجا کے اِلٰہَ کو دماغ سے نکال دے اور اِلَّا اللّٰہُ کو قوت سے دل پر ضرب کرے اور لَآ اِلٰہَ سے نفی معبودیت اور مقصودیت

---

[۱] فائدہ یعنے جاگتے اور سوتے ہر حال مین ذاکر رہے تا ذکر حیات اور پاس انفاس حاصل ہو اور دل ماسوا سے اللہ سے پاک اور صاف اور نورانی ہو کر ثمر تجلیات اور واردات غیبی کا ہو ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

[۲] فائدہ حکمت اس مین یہ ہے کہ آدمی رات دن مین چوبیس ہزار سانس یعنی دم لیتا ہے تو گویا کہ ہر دم ذاکر ہا اور ذاکرین مین داخل ہوا ۱۲ منہ

[۳] اثر یعنے لذت اور محویت اور بیخودی ظاہر ہو اور تصفیہ قلب اور تجلی روح حاصل ہو ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

اور موجودیت غیر اللہ کی ملاحظہ کرے تا وجود غیر کا نظر سے اُٹھ جاوے اور لا الٰہ سے اثبات وجود مطلق حق سبحانہ تعالیٰ کا کرے اسیطرح گیارہ سو بار ایک جلسے مین ہر روز کیا کرے تا اثر اُسکا ظاہر ہو اور اس ذکر کو اسیطرح حبس دم مین بھی کرتے ہین۔

طریق شغل اسم ذات کا یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کے دل سے جسقدر ہو سکے رات دن تصور کیا کرے تا پختہ ہو کر بے تکلف جاری ہو جاوے باقی اذکار اور اشغال اس طریقہ کے ضیاء القلوب مین موجود ہین۔

طریق شغل نفی و اثبات کہ حبس دم مین کرتے ہین یہ ہے کہ آنکھین بند کر کے زبان کو تالو سے لگا لے اول دم کو ناف سے کھینچکر دل مین قرار دے پھر اسیطرح کلمہ لا الٰہ کو دل سے نکال کے اور داہنے مونڈھے پر لیجا کر الا اللہ کی ضرب دل پر مارے اسیطرح اول روز دس دم ہر دم مین تین تین بار مشغول ہو پھر ہر روز درجہ بہ درجہ ایک ایک بار زیادہ کرتا رہے تا حرارت باطن پیدا ہو کر تمام بدن مین سرایت کرے اور خطرہ دفع ہو کر تمام اعضا مین جاری ہو اور محبت اور عشق الٰہی ظہور کرے

طریقہ مراقبے کا یہ ہے۔ کہ دو زانو نمازی کی طرح سر جھکا کے بیٹھے اور دل کو غیر اللہ سے خالی کر کے حق سبحانہ تعالیٰ کی حضوری مین حاضر رکھے اول اعوذ بسم اللہ پڑھکے تین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ زبان سے تکرار کر کے پھر مراقب ہو کے ان کے معنون کا دل مین ملاحظہ کرے اور تصور کرے یعنی جانے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حاضر ناظر میرے پاس ہے اس جاننے مین اسقدر خوض کرے اور مستغرق ہو کہ شعور غیر حق کا نہ رہے یہانتک کہ اپنی بھی خبر نہ رہے اگر ایک آن بھی اس سے غافل ہو تو مراقبہ نہو گا۔

مراقبہ دوسرا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انوار الٰہی کو کہ ہر زمان و مکان مین موجود ہے جیسا کہ وجود ہستی اُسکی کا ہر جگہ ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو جاوے۔

طریق ذکر اسم ذات جو متعلق لطائف ستہ سے ہے وہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کے اور آنکھین بند کر کے

---

۱ فائدہ حبس دم اور خطرہ بندی کے لئے خلو معدہ کھانے پینے سے شرط ہے خصوصاً ابتدا حال مین اور بڑی شرط یہ ہے کہ درجہ اوسط کا نگاہ رکھے نہ تو ایسا پر شکم ہو کہ کاہل اور بوجھل ہو جاوے اور نہ بہت نہو کا رہے کہ ضعیف ہو اور حبس دم مین سرد چیزون مثل آب اور ہوا سرد کا استعمال نکرے تا حرارت قلب کو سرد نکر دے اور گرم کھانے سے بھی پرہیز کرے برابر ہے کہ حرارت طبعی ہو یا عارض کہ سبب بیجا دمرض کا یا زیادتی مرض کی ہوتی ہے ۱۲

۲ ابتدائے حال مین تکلف سے مراقبہ ہو گا رفتہ رفتہ ایسا ہو جاویگا کہ ایک لمحہ بھر بھی اُس سے نکل نہ سکے گا مگر یہ مرتبہ بتدریج حاصل ہوتا ہے تنگ ہو کر ترک نکرے ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

بزبان خیال دل صنوبری سے اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہے اس طرح سے کہ اس اسم کو غیر ذات بنجانے اس حیثیت کو بمقدار اپنے اُٹھتے بیٹھتے ترک نہ کرے اس طرح چھوں لطیفوں کو ترتیب مذکور کے ساتھ جاری کرے یہاں تک کہ خود اُنکے ذکر سے واقف ہوا سے عزیز جان تو کہ جسم انسان مین چھ لطیفے ہین یعنی چھ مقام ہین کہ فیضان و برکات اور انوار الٰہی سے لبریز ہین۔

اول لطیفہ قلبی ہے کہ مقام اُسکا دو انگشت نیچے پستان چپ کے واقع ہے اور نور اُسکا سرخ ہے۔

دوسرا لطیفہ روحی ہے جگہ اُسکی دو انگشت نیچے پستان راست کے ہے اور نور اُسکا سفید ہے۔

تیسرا لطیفہ نفسی ہے کہ مقام اُسکا زیر ناف ہے اور نور اُسکا زرد ہے۔

چوتھا لطیفہ سرّی ہے کہ جگہ اُسکی مابین سینے کے ہے اور نور اُسکا سبز ہے۔

پانچوان لطیفہ خفی ہے مکانا اُسکا پیشانی ہے نور اُسکا نیلگون ہے۔

چھٹا لطیفہ اخفی ہے موضع اُسکا ام الدماغ ہے نور اُسکا سیاہ ہے مثل سیاہی چشم کے پس طالب کو چاہیے کہ ان چھوں لطیفون کے ذکر اور شغل مین اسقدر مشغول ہو اور مشق کرے کہ اثر ذکر کا ظاہر ہو باقی اذکار اور اشغال اور مراقبات بتفصیل تمام مع سلوک کامل ضیاء القلوب مین لکھ چکا ہون دوبارہ لکھنے کی حاجت نہین اللہ جل جلالہ تقدس وتعالیٰ ہم کو اور تم کو اور سب کو خاص فضل وکرم اپنے سے ہمت اور توفیق اور استعداد کامل عطا فرمائے کہ شب و روز ہر حال مین ہر دم اُسیکے ذکر شغل عبادات طاعات مرضیات مین رہین اور ایک دم اُس سے غافل نہون اور غیر اللہ کو دل مین جگہ نہ دین اور محبت اور معرفت حضوری دائمی اُسکی کہ جو خلقت انسانی سے مقصود اور مطلوب ہے حاصل کرین اور اپنی حقیقت کو پہونچین اور اُسی سے جیین اور اُسی پر مرین اور اُسی مین اُٹھین۔ اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ محررہ ۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۳ ہجری

شجرات وسلاسل شجرہ چشتیہ

بدانکہ فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ را نسبت بیعت و اجازت از مولانا و مرشدنا حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی

فائدہ یعنی جنبش لطائف مین پیدا ہو کر ذکر جاری ہو اور لذت و محویت اور انوار الٰہی فیاضی قوت بگیرین اور نسبت و حضوری مذکور سبحانہ و تعالےٰ کی حاصل ہو ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ

وایشانرا از حضرت حاجی عبدالرحیم از شاہ عبدالباری از شاہ عبدالہادی از شاہ عضدالدین از شاہ محمد مکی از شاہ محمدی از شیخ محب اللہ الہ آبادی از شیخ ابوسعید از شیخ نظام الدین از شیخ جلال الدین از شیخ عبدالقدوس گنگوہی از شیخ محمد عارف از شیخ عارف بن احمد از شیخ عبدالحق رَدَولوی از شیخ جلال الدین پانی پتی از شیخ شمس الدین از شیخ علاؤ الدین صابر از شیخ فریدالدین از شیخ قطب الدین از خواجہ معین الدین از خواجہ عثمان از خواجہ حاجی شریف زندنی از خواجہ مودود از خواجہ ابو یوسف از خواجہ ابو محمد محترم از خواجہ احمد ابدال چشتی از خواجہ ابی اسحاق شامی از خواجہ عمشاد از خواجہ ابوہبیرہ بصری از خواجہ حذیفہ مرعشی از خواجہ سلطان ابراہیم از خواجہ فضیل از خواجہ عبدالواحد از خواجہ امام حسن بصری از امیرالمومنین علی رضوان اللہ اجمعین از حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

شجرۂ قادریہ

حضرت عبدالقدوس گنگوہی را اجازت وخرقہ از پیر خود درویش محمد بن قاسم از سیّد بدہن بہڑائچی از سیّد اجل از مخدوم جہانیان جہان گشت از سیّد جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسیٰ از شیخ عبید بن ابوالقاسم از شیخ ابوالمکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابوالغیث از شیخ شمس الدین علی افلح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیا شیخ عبدالقادر جیلانی از شیخ ابوسعید مخزومی از شیخ ابوالحسن قرشی از شیخ ابوالفرح از شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز از شیخ ابوبکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ حبیب عجمی از شیخ امام حسن بصری از حضرت علی کرم اللہ وجہہ از حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ نقشبندیہ

ونیز حضرت سیّد اجل بہڑائچی را از مرشد خود شاہ عبدالحق از خواجہ عبیداللہ احرار از خواجہ مولانا یعقوب چرخی از خواجہ علاءالدین عطار از خواجہ بہاءالدین نقشبند از خواجہ سیّد امیر کلال از خواجہ محمد بابا سماسی از خواجہ عزیزان علی رامتینی از خواجہ ابوالخیر فضنوی از خواجہ محمد عارف ریوگری از خواجہ عبدالخالق غجدوانی از خواجہ یوسف ہمدانی از خواجہ ابوعلی فارمدی از خواجہ امام ابوالقاسم قشیری از خواجہ ابوعلی دقاق از خواجہ ابوالقاسم نصیرآبادی از خواجہ ابوبکر شبلی از سیّد الطائفہ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از خواجہ حبیب عجمی از امام الاولیا حسن بصری از امیرالمومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ سہروردیہ

ونیز سیّد اجل بہڑائچی را اجازت وخرقہ از سیّد جلال الدین بخاری از شیخ رکن الدین ابوالفتح از والد خود صدرالدین

از والد خود شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی از شیخ امام الطریقہ شہاب الدین سہروردی از شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی از شیخ وجیہ الدین عبد القاہر سہروردی از شیخ ابو محمد بن عبد اللہ از شیخ احمد دینوری از ممشاد علو دینوری از حضرت جنید بغدادی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ خواجہ حبیب عجمی از خواجہ امام حسن بصری از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ و نیز فقیر را در سلسلہ نقشبندیہ اجازت از مرشد سابق از مولانا و مرشدنا نصیر الدین مجاہد دہلوی و او شان را از شاہ محمد آفاق دہلوی از خواجہ ضیاء اللہ از خواجہ محمد زبیر از خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی از خواجہ محمد معصوم از حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ امکنگی از مولانا درویش از مولانا زاہد از عبید اللہ احرار تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باقی کیفیت سلاسل بتفصیل و تحقیق تمام در رسالہ ضیاء القلوب نوشتہ شد ازان بگیرند فقط

شجرہ پیران چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم

تو اگر چاہے قبولیت دعا کے واسطے — عرض کرنا شاہ یون اول خدا کے واسطے

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کے واسطے

ہے درود و نعت ختم الانبیا کے واسطے — اور سب اصحاب آل مصطفےٰ کے واسطے

فضل کر ہمپر الٰہی مجتبےٰ کے واسطے

دربدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے — آسرا تیرا ہے پر مجھ بینوا کے واسطے

رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

اون بزرگون کو شفیع لایا ہو نمین ہو کر ملول — کیمیو یہ عرض میری انکی برکت سے قبول

ہاتھ اٹھاؤن جب ترے آگے دعا کے واسطے

پاک کر ظلمات وعصیان سے الٰہی دل مرا — کر منور نور عرفان سے الٰہی دل مرا

حضرت نور محمد پر ضیا کے واسطے

ایسے مرنے پر کرون قربان یارب لاکھ عید — اپنی تیغ عشق سے کرلے اگر مجکو شہید

حاجی عبد الرحیم اہل عنداں کے واسطے

کر وہ پیدا درد و غم میرے دل افگارمین — بار پاؤن جس سے اے باری تری دربارمین

شیخ عبد الباری شہ بے ریا کے واسطے

شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر لے کریم | کر ہدایت مجکو اب راہ صراط المستقیم

شاہ عبد الہادی پیر ہدیٰ کے واسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے | اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے

شاہ عضد الدین عزیز دوسرا کے واسطے

دے مجھے عشق محمدؐ اور محمدیوں میں گن | ہو محمد ہی محمد ورد میرا رات دن

شہ محمد اور محمدی اتقیا کے واسطے

حب حق حب الٰہی حب مولا حب رب | الغرض کر دے مجھے محو محبت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گر چہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید | پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید

بو سعید اسعد اہل وراکے واسطے

قال ابتر حال بتر سب مرے ابتر ہیں کام | لطف سے اپنے مرے کر ملک دیں کا انتظام

شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال | یعنے اپنے عشق میں کر مجکو باجاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

حب دنیا دی سے کر کے پاک مجکو ای حبیب | اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

عبد قدوس شہ قدس و صفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوئے محمدؐ سے مری | اور منور چشم کر روئے محمدؐ سے مری

اے خدا شیخ محمد رہتما کے واسطے

کر عطا راہ شریعت روئے احمدؐ سے مجھے | اور دکھا نور حقیقت خوئے احمدؐ سے مجھے

شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے

کھولدے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے | کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبد الحق شہ ملک بقا کے واسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال | ایک ذرّہ درد کا یا حق مری دل میں تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے

ہے مکدّر ظلمت عصیاں سے میرا شمس دین | کر منور نور سے عرفان کے میرا شمس دین

شیخ شمس الدین ترک شمس الضحیٰ کے واسطے

اے مرے اللہ کر ہر وقت ہر لیل و نہار | عشق میں اپنے مجھے بیصبر و بیتاب و قرار

شیخ علاؤ الدین صابر یار ضا کے واسطے

دے ملاحت مجکو حق یکمشتی ایمان سے | اور حلاوت بخش گنج شکّر عرفان سے

شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے

عشق کی رہ میں ہوئے جون اولیا اکثر شہید | خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقتول دلا کے واسطے

بے ترے ہی نفس و شیطان دے پئے ایمان و دین | جسلد ہو آکر مرا یارب مددگار و معین

شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے

یا الٰہی بخش ایسا بیخودی کا مجکو جام | جس سے جز عشق نبی مجکو نہو دی اور کام

خواجۂ عثمان ہارونی کے واسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار | زندہ کر ذکر شریف حق سے اے پروردگار

شہ شریف زندنی با اتقا کے واسطے

آتش شوق اسقدر دل میں مری بھر ای ودود | ہر بن مو سے مرے نکلے تری الفت کا دود

خواجۂ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھپر تو اب چاہ ضلالت سے نکال | بخش عشق و معرفت کا مجکو یارب مالک الملک

شاہ بویوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے

مست اور بیخود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے | محترم کر خواری کوئے محمدؐ سے مجھے

بو محمد محترم شاہ ولا کے واسطے

صدقے احمد کے یہ ہے امید تیری ذات سے | کہ بدل کر دے مرے عصیان کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی بانخا کے واسطے

حد سے گذرا رنج فرقت ابتوا ے پروردگار | کر مری شام خزان کو وصل سے روز بہار

شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی وغم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر | اپنے درد وغم سے یارب دلکو میرے شاد کر

خواجہ ممشاد علوی بوالعلا کے واسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم لیکہ مین اندھا ہون پر | بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر

بوہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے

عیش وعشرت سے دو عالم کی نہین مطلب مجھے | چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کے واسطے

سنے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھ | بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشا کے واسطے

راہزن میرے ہین دو قزاق باگرز گران | تو ہو پہنچ فریاد کو میری کہین اے مستعان

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے

کر مرے دل سے تو ای واحد دوئی کا حرف دور | دلمین اور آنکھو نمین بھر دے سر سبز وحدت کا نور

خواجہ عبد الواحد بن زید شا کے واسطے

کر عنایت مجکو توفیق حسن اے ذوالمنن | تاکہ ہون سب کام میرے تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیا کے واسطے

دور کر دے سب حجاب جہل وغفلت میرے اب | کھولدے دلمین در علم حقیقت میرے اب

ہادی عالم علے سکلکشا کے واسطے

کچھ نہین مطلب دو عالم کے گل گلزار سے | کر مشرف مجکو تو دیدار پر انوار سے

سرور عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے

آپڑا در پر ترے مین ہر طرف سے ہو ملول | کر تو ان نامون کی برکت سے دعا میری قبول

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے

ان بزرگون کو تئین یا رب غرض ہر کار مین | اگر شفاعت کا وسیلا اپنے تو دربار مین
مجھ ذلیل وخوار و مسکین و گدا کے واسطے

اِس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے | اگر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے
تا ہون سب سیر ی عمل خالص رضا کے واسطے

کر دیا اس عقل نے بیعقل و دیوانہ مجھے | کر دو را اس ہوش سے بیہوش مستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقان با وفا کے واسطے

کشمکش سے نا امیدی کی ہوا ہون مین تباہ | دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ
یا رب اپنے رحم احسان و عطا کے واسطے

چرخ عصیان سر پہ ہے زیر قدم بحر الم | چار سو ہے فوج غم کر جلد اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

گرچہ مین بد کار و نا لایق ہون اے شاہ جہان | پر ترے در کو ہتا اب چھوڑ کر جاؤن کہان
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدون کے واسطے | اور تکیہ زہد کا ہے زاہدون کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہون نے امیری کی طلب | نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
درد دل پر چاہیے مجکو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور ایمان و دنیا بیشمار | کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

گرچہ عالم مین انی مین سی بسیار کی | پر نہ کچھ تحفہ ملا لایق ترے دربار کی
جان دل لایا دلے تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے | پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا | اگر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا

اپنے لطف و رحمت بے انتہا کے وا[redacted]

شجرۂ منظومہ جناب مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم اجل خلفای حضرت پیر مرشد مدظلہ العالی

الٰہی غرق دریای گناہم
تو میدانی وخود ہستی گواہم

حجاب مقصد عصیان من شد
گناہم موجب حرمان من شد

نمی دانم چرا محروم ماندم
رہین این چنین مقسوم ماندم

بحق مقتدای عشق بازان
رئیس پیشوای مقتدایان

شہ والا گہر امداد اللہ
کہ بہر عالم است امداد اللہ

شد نور محمد نور مطلق
امام اولیا صدیق برحق

بعبد باری شیخ طریقت
چراغ دین احمد شیخ ملت

نہنگ بحر عشق و بحر معنی
بحق شاہ عضد الدین اعنی

بشمس چرخ دین شاہ محمدی
کہ ہم ہادی بود و ہم بود مہدی

بحق بوسعید فخر اقران
جنید وقت خود شبلی دوران

بحق صدر ایوان جلالت
جلال الدین شمس چرخ رفعت

بحق سرو بستان سعادت
محمد جوہر کان سیادت

بحق احمد عبد الحق کہ افلاک
پیش رفعتش پست است از خاک

بہ شمس الدین خورشید جہانتاب
امام و قدوۂ ابدال و اقطاب

بحق نور چشمان اکابر
علی احمد علاؤ الدین صابر

شمس الاولیا بدر المشائخ
امام الاولیا فخر المشائخ

بحق آن کہ شاہ اولیا شد
ورا و بوسہ گاہ اولیا شد

بآن رشک ملائک فخر انسان
سپہ لازیکان خواجہ عثمان

بحق خواجہ مودود چشتی
کہ سنگ افیص او سازد بہشتی

گناہ بے عدد را بار بستم
ہزاران بار توبہ ہا شکستم

بآن رحمت کہ وقت عام کردی
جہان را دعوت اسلام کردی

گدا خود را ترا سلطان حج دیدم
بدرگاہ تو ای رحمان دو دیدم

امام راست بازان شیخ عالم
ولی خاص صدیق معظم

بحق پادشاہ عالم نور
رئیس راستان ثانی طیفور

بآن شاہ شہیدان حاج حرمین
شہ عبد الرحیم غوث دارین

بعبد ہادی ہادی پیران
امیر دستگیر دستگیران

بآن غواص دریای حقیقت
محمد مکی قطب طریقت

بحق بحر معراج معانی
محب اللہ محی الدین ثانی

بسلطان المشائخ صدر اعلیٰ
نظام الدین شاہ دین و دنیا

بحق عبد قدوس مقدس
کہ کمتر دید چون او چرخ اطلس

بحق سرور اہل معارف
ملاذ اہل عرفان شیخ عارف

بحق مرکز اہل کمالات
جلال الدین شہ عالی مقامات

بحق بحر زخار محبت
بحق مشغل ناز محبت

بحق شاہ عالی آستانہ
فرید الدین یکتای زمانہ

بحق خواجہ قطب الدین مشتی
کہ شستہ از جہانے نقش زشتی

معین الدین حسن سنجر کہ بر خاک
نہ دیدہ چرخ چون او مرد چالاک

بحق مست حق شاہ یگانہ
شریف زندنی فخر زمانہ

بحق دُر یکتا جوہر پاک
ابو یوسف چراغ ہفت افلاک

بحق بو محمد محترم شاه — که بد در روز خورشید و شب ماه — بحق حاکم شهر لایت — ابو احمد در بسته نایت

بسالار طیبان رواسا — ابو اسحاق صیقل ساز جانها — بحق شاه والاجاه مشاد — علو در عشق مولی کامل آستاد

بحق بو هبیره زیب عالم — گل باغ سعادت فخر آدم — بحق آنکه دل در عشق حق بست — حذیفه مرعشی شیر نر مست

بحق پور ادهم محو یزدان — امیر عالم ابراهیم سلطان — بحق زبده نیکو نصیبان — فضیل بن عیاض آستاد عرفان

بعبد الواحد بن زید شهباز — که بالا شد ز کروبی به پرواز — بحق مقتدای مقتدایان — حسن بصری امام پیشوایان

بحق شیر یزدان شاه مردان — در علم لدنی فیض رحمان — خلیج بحر رحمت منبع فیض — تجلیگاه یزدان مطلع فیض

علی ابن ابی طالب که خورشید — بنور خاک پای او درخشید — بحق آنکه او جان جهان است — محمدی رونمایش هفت آسمان است

بحق آنکه محبوبش گرفتی — برای خویش مطلوبش گرفتی — پسندیدی ز جمله عالم آن را — بما بگذاشتی باقی جهان را

گزیدی از همه گلها تو او را — نمودی صرف او هر رنگ و بو را — همه نعمت بنام او نمودی — دو عالم را بکام او نمودی

بآن کو رحمة للعالمین است — بحق سرور عالم محمد است — بحق برتر عالم محمد

بذات پاک خود کان اصل هستی است — از قعر قائم بلندی با پستی است — ثنای او نه مقدور جهان است — که کنهش برتر از کون و مکان است

دلم از نقش باطل پاک فرما — براه خود مرا چالاک فرما — بگیرش از اندرونم الفت غیر — بشو از من هوای کعبه و دیر

درونم را بعشق خویشتن سوز — به تیر درد خود جان و دلم دوز — دلم را محو یاد خویش گردان — مرا حسب مراد خویش گردان

اگر نالایقم قدرت تو داری — که خار عیب از جانم برآری — سیاهی را بسپیدی رهنمائی

گناهم را اگر دیدی نگر هیچ — بفضل فضل خود ای شاه عالم — تو غفاری اگر هستم گنهگار

بسی برگشت شاها نامرادم — بدرگاهت رسیدم سازشادم — بحال قاسم بیچاره بنگر

تمت

نصایح متفرقه

بسم الله الرحمن الرحیم

منقول است از امیر المومنین یعسوب الدین امام المشارق و المغارب حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه که من دو از دو کلمه از توریت اختیار کرده ام و هر روز سه نوبت در آن تامل میکنم و آن این است -

کلمهٔ اول حق جل و علا میفرماید اے پسر آدم کہ البتہ نترسی از ہیچ شیطان و بیچ حاکے مادام کہ سلطانی من باقی است۔

کلمهٔ دوم ای پسر آدم نترسی از قوت و رزق مادام کہ خزانہ من پر یابی و خزانہ من ہرگز فانی و تہی نمی شود۔

کلمهٔ سوم ای پسر آدم باید کہ در ہر چیہ درمانی مرا بخوانی کہ البتہ بیابی کہ اجابت کنندہ ہمہ ہا و نیکو کارانم۔

کلمهٔ چہارم ای پسر آدم بدرستی کہ من ترا دوست میدارم پس تو مرا باش و مرا دوست دار۔

کلمهٔ پنجم ای پسر آدم از مکر من ایمن مباش مادام کہ از صراط نگذشتہ باشی۔

کلمهٔ ششم ای پسر آدم ترا آفریدیم از خاک[1] و نطفہ[2] و علقہ[3] و مضغہ[4] و عاجز نشدم در آفریدن تو بکمال قدرت پس چگونہ عاجز شوم کہ دو گردہ نان بتو رسانم پس از غیر من می طلبی۔

کلمهٔ ہفتم ای پسر آدم آفریدم اشیا را برای تو و ترا آفریدم از جہت عبادت خود و تو خود را فدای چیزے کردی کہ برای تو آفریدہ ام و خود را از من دور میکنی جہت غیر من

کلمهٔ ہشتم ای پسر آدم ہمہ چیز و ہمہ کس مرا میخواہد از برای نفس خود و من ترا میخواہم از جہت نفس تو و تو از من میگریزی

کلمهٔ نہم ای پسر آدم تو پشم میگیری بر من جہت نفس خود و خشم نمیگیری بر نفس خود از جہت من۔

کلمهٔ دہم ای فرزند آدم مراست بر تو فریضہ و تراست بر من روزی اکثر تو مخالفت میکنی در فریضہ من و من مخالفت نکنم در دادن روزی تو۔ بتو

کلمهٔ یازدہم ای پسر آدم تو طلب روزی فردا از من میکنی و من فریضہ فردا از تو نمے طلبم۔

کلمهٔ دوازدہم ای پسر آدم اگر راضی بشوی بچیزے کہ من ترا قسمت کردہ ام در راحت افتادی و آسودہ شوی در ہمہ حال و دوست دارندہ شدی و اگر راضی نشوی بانچہ ترا قسمت کردہ ام مسلط گردانم بر تو دنیا را تا ترا در بدر گرداند و چون سگ بر در ہا خوار گردی و تو نیابی مگر آنچہ مقدم کردہ ام ترا۔

تمت بالخیر

ضیاء القلوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمامی مراتب حمد مر ذاتِ واحد را کہ اوست معبود کل و موجود مطلق تعالیٰ شانہ و جمیع مدارج نعت خاص رسول اکرم را کہ اوست مظہر عالم و نائب حق صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد احقر ناچیز سراپا گناہ امداد اللہ فاروقی چشتی تھانوی کہ یکی از کمترین خدام و کہترین مریدان و خاک روب آستانہ حضرت ایشان اعنی جناب قدس حقیقت آگاہ کمالات دستگاہ صاحب الشریعت و الطریقت بحر الحقیقت و المعرفۃ ہادی دین متین امام السالکین و پیشوائی عارفین مکرم معظم حضرت نور الاسلام مولانا و مرشدنا و ہادینا میانجیو نور محمد جھنجھانوی چشتی قدس سرہ است عرض مینماید کہ بعضی از یارانِ طریقت خصوصاً عزیزم سعید کونین پسندیدہ اخلاق حافظ محمد یوسف فرزند رشید امام العاشقین عارف باللہ کامل اکمل حضرت حافظ محمد ضامن شہید فاروقی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ملتمس شدہ و باعث برین گردیدند کہ آنچہ از اذکار و اشغال و مراقبات خاندان عالیہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ معمول اندبرائے مایان بقلم آرد تا در مفارقت بعیدہ کہ تو خدمت حرمین شریفین اختیار کردہ و مایان دور و راز در خاک ہندوستان افتادہ ایم بر آن عمل کردہ آید و آئندہ راہم بکار آید چون ہیچ کارہ نالایق لیاقت و منزلت این امر ندارد کہ این مرتبہ شیخ کامل مکمل است این کار را دشوار پنداشت لیکن از وفور التماس عزیزان چارہ ندید و ملتجی بجناب قدس حق تعالیٰ گردیدم پس بدلم القا شد کہ بنویس زیرا کہ عادت اللہ جاریست کہ ہر آنچہ از زبان و قلم شخصیکہ با عقیدت و ارادت دارندی برآید موثر و مفید تر شود اگرچہ ہمون در کتب موجود باشد لہذا آنچہ از حضرت مرشد نود و از بزرگان خاندان رسید اذکار و اشغال ضروریہ چشتیہ و قادریہ نقشبندیہ می نگارم شاید کہ دعاء و ہمت سالکان و باعثان تحریر این رسالہ این مدبر را ہم بکار آید و شاید

مقصود نخ نماید بعید نیست واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم اکنون باید دانست کہ اکثر
از کار و اشغال حضرات چشتیہ و قادریہ بسبب اتحاد و اتفاق نسبت بزرگان ہر دو خاندان عالی شان
مخلوط گردیدہ اند و آن شغل کہ خاص چشتیہ راست قادریہ می کنند و آنکہ مختص بقادریہ است چشتیہ ہم بعمل
می آرند و مآل ہر دو واحد است لہذا این ناچیز نیز ہمچندان تفریق نکردہ اشغال ہر دو طریق چیزی چیزے
می نگارد و خود را بری از سہو و خطا نداند و بر سالک تفریقش واضح خواہد شد و نام این رسالہ ضیاء القلوب
شادہ شد واللہ ولی التوفیق مقدمہ بدان ایدک اللہ تعالی الی طریق سلوک الحق کہ سالک را
چون خواہند کہ توفیق سلوک راہ حق تعالی دہند اول نوری از انوار ہدایت یہدی اللہ لنورہ من یشاء
در دل او فرود آید و رنگ ضلالت و گمراہی از سینہ او نبرداید پس ہر آئینہ حطام دنیا بر دل او سرد شود
و طلب آخرت در سینہ او گرم گردد و کدورت عصیان توبہ زند و قدم در رکاب ندامت آورده بر اسپ استغفار
سوار بوده عزم بجزم کند و جملہ معاصی را پس پشت انداختہ روبسوی قبلہ طاعات و عبادات حق تعالی آرد
در آن وقت او را از مرشد کامل راہ دہند جامع شریعت و طریقت کہ مقتدا روقت باشد چارہ نبود
کہ خود را در پای سعادت خدمت باندازد و دست در دامن دولت او بیاویزد تا از مکائد شیطانی و
مکروہات نفسانی کہ راہزن سالک اند بتوجہ او محفوظ ماند و در معالجہ امراض باطن خود بحسب ارشاد
او مشغول شود کہ تا وقتیکہ ہمہ امراض معنوی کہ صفات ذمیمہ اند مثل حسد و بخل و کبر و کینہ و عجب و ریا
و بغض وغیرہ دفع نشوند و بجائے آنہا ہمہ اوصاف حمیدہ چون علم و حلم و سخا و قناعت و ذلت نفس و رضا و تسلیم
وغیرہ کم خوردن کم خفتن کم گفتن کم با خلق بودن حاصل نشود استعداد وصول الی اللہ میسر نیاید لہذا صحبت
مرشد و اتباع او ضرور افتاد چنانکہ در قرآن نیز میفرمایند قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا
مع الصادقین و قولہ تعالی واتبع سبیل من اناب الی
ہر دو جا امرست و امر مقتضی وجوب ست و پوشیدہ نیست کہ نائبان صادق و صادقان منیب ہمین قوم
اند و بیعت و صحبت سنت است فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ایضاً ان الذین یبایعونک
تحت الشجرۃ لہذا فرمودہ اند الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ
و نیز مقتدیان دین فرمودہ اند من اراد ان یجالس مع اللہ فلیجلس مع اہل التصوف

چنانکہ آنجا صحبت نبی ضرورست اینجا نیز ازان شیخ بودن ضرور بود لاریب و بلاشبہ پس اگر در نظر شیخ کامل بود کار بفرمان او کند و جملگی اختیار رواراده خود بدست اختیار مرشد دہد امید قوی ست کہ زود بمنزل مقصود برسد انشاء اللہ تعالیٰ **تنبیہ** حالا طریق سلوک مجمل بتحریر می آید مفصل در وقت سلوک واضح خواہد شد بدانکہ طریق سلوک بی نہایۃ اند زیرا کہ طبایع طالبان راہ حق مختلف میباشد و شیخ کہ طبیب دل ست موافق مرض مرید علاج می فرماید لہذا فرموده اند اَلطُّرُقُ عَلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ اما سہ طریق ازان طریق قریب تر اند **اول طریق اخیار است** و آن بکثرت صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن شریف و حج و جہاد وغیرہ است و روندگان این راہ در زمان طویل بمقصود رسند **دوم اصحاب مجاہدات و ریاضات اند** کہ بہت در تبدیل اخلاق ذمیمہ بحمیدہ میکنند این طریق ابرار ست پس واصل میشوند ازین را اکثر ازان ہا **سوم اصحاب شطاریہ اند** کہ از ریاضت بگریزند و از صحبت خلق پرہیزند کار ایشان جز درد و اشتیاق و شوق و ذکر و فکر و شکر نباشد و اصل اند ازین طریق اکثر ز انہا اکثریہ بہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح مشغول باشند و کشف و کرامات را بجوی نخرند و غیر استقامت مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا نقد وقت ایشان نباشد و این طریق ازان دو طریق اقرب الطریق الی اللہ است وصول این طریقہ شطاریہ بدہ چیز فرموده اند **اول** توبہ و آن بیرون آمدن است از ہر مطلوبات ماسوا اللہ چنانکہ وقت ثبوت باشد **دوم** زہد و آن ترک کردن است دنیا و مافیہا را چنانکہ وقت موت باشد **سوم** توکل و آن ترک کردن ست اسباب ظاہری را چنانکہ وقت موت باشد **چہارم** قناعت و آن ترک کردن ست شہوات و خواہشات نفسانیہ را چنانکہ وقت موت باشد **پنجم** عزلت و آن انقطاع و گریختن ست از خلق چنانکہ وقت موت باشد **ششم** توجہ الی اللہ و اعراض از ماسوا اللہ است چنانکہ وقت موت بود پس باقی نماند کدام مطلوب و محبوب و مقصود جز اللہ جل شانہ **ہفتم** صبر و آن ترک کردن است حظوظ نفسانیہ را از مجاہدہ چنانکہ وقت موت بغیر مجاہدہ ترک میکنند **ہشتم** رضا و آن ترک کردن ست رضا نفس خود بدخول رضا حق تعالیٰ و تسلیم کردن خود را بحکم ازلی حق تعالیٰ چنانکہ وقت موت بود **نہم** ذکر و آن ترک کردن است ذکر غیر اللہ چنانکہ وقت موت **دہم** مراقبہ و آن ترک کردن ست حول و قوت خود چنانکہ وقت موت پس طالب را باید کہ اوّل بارشاد مرشد از صفات ذمیمہ بشریہ کہ از لوازمہ حیوانی عنصریست برآید و پرہیزد و اوصاف حمیدہ پیدا سازد و دل را از کدورات غیر اللہ پاک و صاف نماید تا لیاقت وصول الی اللہ حاصل آید

فصل در بیان طریق بیعت

پیر شخصے را کہ ارادت بیعت دارد پیش خود دو زانو با ادب بنشاند اول خطبہ خواند یعنے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ خواندہ پیر دست خود بر دست مرید نہد و بخواند یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا وَنَفَعَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ و اگر مرید عورت باشد گوشۂ چادر یا عمامہ یا رومال بدست او دہد و بگوید مرید را کہ بگو بیزار گشتم از ہمہ ادیان شرکیہ و کفریہ و آنچہ در انہا است و ایمان آوردم باللہ و رسول او و قبول کردم دین اسلام را و آنچہ در دست و توبہ کردم و بیرون آمدم از جملہ معاصی و داخل شدم در زمرۂ مطیعان حقتعالی و ترک کردم دنیا و ما فیہا را برای رضای مولی بگوید رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و بگوید اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بعدہ بگوید کہ بیعت کردم بر دست فلان و نام پیر خود گیرد و اختیار کردم سلسلہ فلان و دعا کند کہ خداوندا فیض و برکت بزرگان این سلسلہ نصیب ما کن و در زمرۂ ایشان برانگیز بعد ازان مرشد طریق ذکر بنا بر مناسبت استعداد و قابلیت او تلقین فرماید از آداب سلوک اطلاع نماید و توجہ بر حال او مرعی دارد و بہ تحصیل مسائل فقہ ضروریہ و بہ تصحیح عقائد اہل سنت و جماعت تاکید کند و رغبت و تحریص بر اتباع شرع شریف نماید کہ بی این ہا وصول مطلب متعذر است و ارشاد فرماید کہ مکاشفات و ارادات خلاف شرع را اعتبار نسازد و بر او امر شریعت مستقیم باشد و از منہیات او بہ پرہیزد و از لقمہ حرام و مشتبہ احتیاط کند و احکام شریعت را بہمہ امور مقدم دارد

باب اول در بیان اذکار و اشغال و مراقبات حضرات چشتیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

فصل اول در بیان ارشاد تلقین ذکر

بدانکه پیر بعد از ادای ختم و فاتحه بارواح مشائخ طریقه مرید را حکم کند که سه روز متواتر روزه دارد و درین روزها کثرت کلمه تهلیل و استغفار و درود کند مگر کم از هزار گان بار نگوید روز سویم مرید در آخر شب یا بعد نماز صبح و یا بعد نماز عصر لیکن ما دل اولی است پیش مرشد بیاید تا مرشد او را در خلوت که درانجا بجز پیر و مرید دیگر نباشد زیرا که تلقین مرشد اسرار حق است و هر طالب مخصوص باسراری باشد پیش خود با دب دو زانو بنشاند اول مرید را توجه دهد تا تخم ذکر و جذب باطن در و بنشیند و ذکر بحفظ تمام قبول نماید **و طریقه توجه اینست** که مرشد خود را از همه خیال خالی کرده دل خود را با دل مرید مقابل کند و ضرب اسم ذات بخیال بدل او زند و تصور نماید که کیفیت ذکر اسم و جذب و شوق از دل من بدل مرید میرود و سرایت میکند باندازه صد و یکدم او را توجه دهد تا حرارت ذکر و جذب در باطن او سرایت کند و دلش متحرک بذکر گردد بعد ازان هر ذکری که ملائم حال مرید استعداد او باشد ارشاد فرماید و مرید بر ارشاد مرشد باذکر مشغول شود و از اظهار اسرار پرهیز د تا مشمر انوار و اسرار شود **طریق دیگر اینست** که یکبار مرشد بگوید و مرید بشنود باز مرید گوید و مرشد بشنود همچنین سه بار تکرار کند بعد ازان مرشد بگوید انچه ما را از پیران رسیده تر ادادیم و مرید گوید قبول کردم بعد ازان حکم کند که در خلوت تنگ و تاریک که دران فقط قیام و قعود و غلطیدن تواند و از متاع خالی باشد و از شور و شغب دور شود با طهارت کامل چار زانو یعنی مربع بنشیند و پشت راست دارد و چشم بند نماید و هر دو دست بر زانو نهد و انگشتان کشاده دارد تا نقش لفظ الله پدید آید و نر انگشت پائی راست را بر رگ کیماس نهد و رگ کیماس رگی ست که در باطن زانوی چپ ست و مربوط بباطن قلب است بعده این دعا را سه بار بخواند

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْئَلُكَ أَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ أَبَدًا يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

بحضور قلب و تصور معنی بعد ازان بطریق محاسبه و مجاهده بذکر با فکر و ملاحظه و واسطه با توجه اتم و قوت و شدت جهریه یا خفیه بدانچه ذوق و انبساط دست دهد و لذت ذکر او را باید مشغول شود و اگر خطره غیر در آید بمشاهده جمال مرشد ان خطره را رفع سازد باز بذکر مشغول شود تا تزکیه نفس و تصفیه قلب و تجلیه روح حاصل آید خطرات و وساوس ماسوا الله

محو گردد و اثر خشوع و خضوع در قلب ظاہر شود و اثر ذکر در تمام اعضاء و رگہا و گوشت و پوست و خون و استخوان و مغز در آید و ذکر بہیچ گیر شود و مثمر مکاشفات و انوار و ارادات غیبی گردد و حقیقت اشیاء بر و منکشف گردد و بعالم ارواح ملاقات شود و ذکر حقیقی و شہود حق درین مقام فتح گردد ✤

فائدہ

بدانکہ چون دل بذکر اللہ متحرک گردد و ذکر از زبان دل مسموع شود آن حرکت از دل در جسم پراگندہ گردد و صورت انتشار او آن بود کہ اول حرکت عضوی چنانکہ حرکت در قلب او بود ازان عضو مفہوم گردد پس باید کہ بآن متوجہ نشود و توجہ بقلب و ارد گاہ دست گاہ پائی گاہ سر بے آنکہ قصد کند متحرک گردد بلکہ تمام عالم را در حرکت یابد و چون نور ذکر منتشر گردد در اندک زمانہ تمام اطراف بدن را محیط شود و از سر تا ناخن پا بذکر معمور گردد و احوالہای مختلف روی نماید گاہ گریان و گاہ خندان و گاہ افسردہ و گاہ حیران گاہ پریشان اما ہیچ ملتفت نشود و مشغول بذکر باشد کہ مقصود اصل است باشد بامداد الٰہی چنان شود کہ بیک مرتبہ از تمام بدن ذکر اللہ بشنود و ہمہ اعضا با دل موافقت نمایند و بیک صورت و آواز درین حال غلبہ ذکر در بعضی اعضا زیادہ و در بعضی کم بود و گاہ غلبہ در جمیع اجزا متساوی باشد درین وقت لذت بیشتر یابد و این کیفیت را در اصطلاح قوم سلطان الاذکار میگویند و ذاکر آواز ذکر بگوش خود استماع نماید و انچہ مشہور ست کہ چون ذکر غلبہ کند آواز ذکر آن غیر ہم میشنوند غلط عام است پس ذکر دل ذاکر ہم سالک تواند شنید و بس و گروہی کہ بر انند کہ آواز ذکر غیر آواز درونہ یک حسب مراتب ذاکرین سامعین تواند شنید اصلی ندارد و در بیان ذکر بدانکہ ذکر آن را گویند کہ بیاد الٰہی جمیع غیر اللہ را فراموش سازد و بحضور قلب قرب و معیت حق تعالی چنانکہ فرمود اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ وَاَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ حاصل آید بحکم سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا با توجہ و فکر تمام چندان مشغول و مستغرق بذکر گردد کہ از خود بی ہوش بود و در زمرہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ داخل شود و ذکر حیات گردد و بدانکہ ذکر بر اقسام ست و مقصود از ذکر حصول مذکور ست بحضور قلب پس ہر عملے و فعلے کہ ازان حصول مطلوب ست ہم ذکر است کلمہ باشد یا نماز یا تلاوت قرآن یا درود یا ادعیہ کہ مطابق قرآن و حدیث باشد و یا دیگر عبادات و یا بعبارات دیگر

که بلاحظه معنی آن یافت مذکور و مطلوب ست آن هم جمله ذکر است و آن حصول مذکور بی فنا ذاکر حاصل نمی شود پس طالب را باید که در ذکر الله سبحانه چنان مستغرق شود که غیر حق و خود را فراموش سازد که وصول الی الله بدون نفی ماسوا الله ممکن نیست چون باین مرتبه رسد زهد و تقوی و توکل و عزلت و قناعت و صبر و تسلیم و رضا و غیره بی قصد حاصل آید و از نتیجه این ذکر بر قلب ذاکر انوار تجلیات ظاهر شود که مظهور آن حواس خمسه سالک مستور گردد و نه ذاکر ماند نه ذکر و نه مذکور گردد و ذکر ذکر حق شود شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فائده پس باید دانست که اکثر مشائخ اول مرید را بحکم افضل الذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ذکر نفی و اثبات تلقین فرمایند و این ذکر را مراتب اند که بقلم می آیند در بیان مراتب ذکر بدانکه ذکر چهار نوعست ذکر ناسوتی چون لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ و ذکر ملکوتی چون اِلَّا اللّٰهُ و ذکر جبروتی چون نفط اسم ذات یعنی اَللّٰهُ و ذکر لاهوتی هوهو و نیز ذکر زبان را ناسوتی و ذکر دل را ملکوتی و ذکر روح را جبروتی و ذکر سر را لاهوتی میگویند و نیز ذکر زبان را ذکر جسمی و ذکر را ذکر نفسی و مراقبه را ذکر دلی و مشاهده را ذکر روحی و معاینه را ذکر سری میگویند فائده یعنی ذاکر را باید که درین ذکر از نفی لَآ اِلٰهَ همه موجودات را از نظر بردارد و از اثبات اِلَّا اللّٰهُ تمام اجزای بدن خود را معمور سازد بعد کمال این ذکر اثبات را هم محو کند که اثبات نیز نفی شود و نفی در نفی اثبات ذات ست

فصل در بیان ذکر جهر نفی و اثبات مع دوازده تسبیح که معمول حضرات چشتیه است طریق ذکر دوازده تسبیح اینست بدانکه بعد نماز تهجد که دوازده رکعت بشمش سلام اند در هر رکعت بعد فاتحه سه سه بار سوره اخلاص می خوانند بعجز و زاری دست برداشته این دعا را اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِكَ وَ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ بحضور قلب سه بار یا پنج بار یا هفت بار تکرار نماید و توبه و استغفار و کلمه پنجم بطور غمزده بخواند و بست و یک بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ بگوید بعد این سه درود را بر سرور کائنات صلی الله علیه وسلم بفکر بستد اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ✻✻✻ سه بار بطریق عروج و نزول بخواند و جلسه مربع بنشیند و انگشت پای راست و دوم انگشت که متصل آن ست رگ کیماس را که در باطن زانو چپ است محکم بگیرد و پشت راست دارد و رو بقبله آرد و هر دو دست بر رانها نهد و انگشتان را در حالت نفی بردارد که اشارت بر فنا غیر ست و در اثبات فرود آرد که اشارت به ثبوت هستی مطلوب حقیقی است و خاطر را بهم کند

و حاضر دارد و ذکر را با حرمت و هیبت و تعظیم شروع کند با حسن صوت و الحان خوش بعد از اعوذ بسم الله
به اخلاص تمام سه بار کلمهٔ لا الٰه الا الله محمد رسول الله و یک بار کلمهٔ شهادت بخواند بعد ازان سر را
بر زانوی چپ برده بجدی نگون سازد که پیشانی قریب زانوی چپ برسد و ازان جا لفظ لا الٰه آغاز
کند و سر را بر زانوی راست آورده دوره تمام بر کتف راست برساند و دم آن قدر دراز کند که ضربات ثلاثه
دریکدم در آیند و سر و پشت و کمر برابر شود و اندک سر را بجانب پشت کج کرده تصور کند که همه خطرات ماسوا الله
را پس پشت انداختم و بگذاردم را و لفظ الا الله را بزور و قوت بر فضای دل که زیر پستان چپ بفاصله
دو انگشت واقع است مانند گل صنوبر ضرب کند و تصور کند که عشق در دانهٔ دل را بداغ آورد و در حالت
نفی چشم را کشاده دارد و در حالت اثبات بند نماید و این نفی و اثبات را با فکر ملاحظه و واسطه باین طریق
مذکور در صد بار بگوید و این ذکر را چهار ضربی نامند و درین ذکر نه بار لا الٰه الا الله و دهم بار
محمد رسول الله هم بگوید بعد ازان بطریق سابق سه کلمهٔ طیبه و یک بار کلمهٔ شهادت بگوید اما مبتدی در
کلمه لا الٰه لا معبود و متوسط لا مقصود و لا مطلوب و منتهی لا موجود و همه اوست
ملاحظه کند بعد همه دلمه مراقب شود و تصور کند که فیضان از عرش بسینهٔ مومن می آید لیکن باید دانست
که زانوی چپ مقام خطرهٔ شیطانی ست و زانوی راست مقام خطرهٔ نفسانی و کتف راست مقام خطرهٔ
ملکی ست و قلب مقام خطرهٔ رحمانی ست بر زانوی چپ لا الٰه نفی خطرهٔ شیطانی تصور کند و نا رسانیدش و
بر زانوی راست نفی خطرهٔ نفسانی نا رسیدنش بر کتف راست نفی خطرهٔ ملکی تصور کند و بلفظ الا الله اثبات
خطرهٔ رحمانی نماید و این مراتب اگر مرید عجمی باشد بهر زبان که او داشته باشد تلقین فرماید **طریق**
دیگر نفی و اثبات بدانکه در نفی خطرات جداگانه گونه تفرقه باطن ست و مقصود کلی حضوری و جمعیت است
پس مرشد را باید که نفی کلی تلقین فرماید تا نفی خطرات یکبارگی حاصل آید چنانکه متاخرین همین را اختیار کرده اند
یعنی کلمهٔ لا را از اندرون دل باشدت و قوت تمام برکشیده و آنرا بکتف راست رسانیده و سر را
مائل بچ پشت کرده تصور کند که غیر الله را از دل برون آورده پس پشت انداختم و دم را گذاشته لفظ
الا الله بزور بر دل ضرب کند و ملاحظه اینجا همان ست که بیان کرده شد و در ذکر نفی و اثبات بهر طور
که باشد خواه بدون حبس و یا بحبس و خواه در ذکر جارو ب خواه در ذکر اره وغیره بجز ذکر حدادی مربعی نشیند
و در باقی اذکار دو زانو نشستن اولی است **طریق ذکر اثبات مجرد** بدانکه پشت را راست کرده

وہر دو دست بر زانو نہادہ جلسہ دوزانو بنشیند و سر را بجانب کتف راست بردہ لفظ لَآ اِلٰہَ را بقدت وقوت بر دل ضرب کند و در کلمہ لَآ اِلٰہَ ملاحظہ مفہوم و معنی لَا مَوْجُوْدَ وَ لَیْسَ مَعَہٗ غَیْرِہٖ کند کہ مقصود نفی غیر در ملاحظہ است این را چہار صد بار دمادم بگوید و این ذکر را یک ضربی میگویند بعد ازان بطور سابق سہ بار کلمہ طیب و یک بار کلمہ شہادت بگوید و لمحہ و لمحہ بطور سابق مراقب باشد طریق ذکر اسم ذات بعد ازان بحکم قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ ذکر اسم ذات دو الفی یعنی اللّٰہُ باین روش کہ اول حرف ہای لفظ اللّٰہ را ضمہ و ثانی ہای لفظ اللّٰہُ را ساکن کند یعنی جزم دہد پس ہر دو چشم بستہ و سر را بجانب کتف راست آوردہ با ملاحظہ اسماء صفات امہات لفظ اللّٰہ مہر آاول ضرب بر لطیفہ روح کہ زیر پستان راست واقع است زند و دیگر ضرب لفظ اللّٰہُ بر فضاء دل بزند طریق دیگر آنکہ ہر دو ضرب بر دل نزند این ذکر اسم ذات دو ضربی را شش صد مرتبہ بگوید لیکن نہ بار اللّٰہُ دہم مرتبہ یک اسم از ین اسماء یعنی اللّٰہُ حَاضِرٌ اللّٰہُ نَاظِرٌ اللّٰہُ مَعِیْ بخواند باینطور کہ در عشرہ اول اللّٰہُ حَاضِرٌ در دویم عشرہ اللّٰہُ نَاظِرٌ در سویم عشرہ اللّٰہُ مَعِیْ بگوید باز اللّٰہُ مَعِیْ اللّٰہُ نَاظِرِیْ اللّٰہُ حَاضِرِیْ باز اللّٰہُ حَاضِرِیْ اللّٰہُ نَاظِرِیْ اللّٰہُ مَعِیْ بطریق عروج و نزول بر ہر عشرہ خواندہ باشد معہ ملاحظہ معنی تا کیفیت و لذت ذکر و دفع غفلت و خواب دست دہد بعد ازان بطور سابق کلمہ طیب سہ بار و کلمہ شہادت یکبار بگوید بعد ازان یک ضربی ہمان طور سر را بجانب کتف راست کج کردہ لفظ اللّٰہُ را بر دل ضرب کند این را یکصد بار دمادم بگوید بعد سہ بار کلمہ طیب و یکبار کلمہ شہادت گفتہ درود و استغفار یازدہ یازدہ بار بخواند و فاتحہ بارواح مشائخ سلسلہ بفرستد بعد ازان مراقب شود ہر قدر کہ تواند اگر دل بچسپد و ذوق دست دہد فبہا والا ہر ذکریکہ ذوق آید خواہ جاروب خواہ آرہ خواہ حدادیہ وغیرہ مشغول ماند تا نماز صبح، بعد نماز اگر میسر آید در خدمت شیخ حاضر بودہ اخذ توجہ نماید والا نہ در خلوت رفتہ بذکر و شغل مراقبہ و محاسبہ مشغول شود و یا با برادران طریقت حلقہ نمودہ در ذکر جہر یا در مراقبہ شاغل گردد اما باید کہ کلمہ اللّٰہ را از کلمہ لَآ اِلٰہَ بسیار و کلمہ لَآ اِلٰہَ از کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بسیار بگوید بعد فراغ از ذکر دست بر داشتہ دعا کند و فاتحہ بارواح پیران و حضرت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ اجمعین بخواند و نذر نماید ایضاً طریق دیگر ذکر نفی و اثبات بمناسبت ہفت لطائف دل کہ اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَ فِی الْقَلْبِ اٰدَمُ وَ فِی الْفُؤَادِ رُوْحٌ وَ فِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَ فِی السِّرِّ نُوْرٌ وَفِی النُّوْرِ یَانَا یافتہ اند بقلم می آید بدانکہ در ذکر

نفی واثبات نیز ہفت مرتبہ مقرر کردہ اند کہ در ہر درجہ نفی واثبات است پس ذکر زبانی متعلق باجسام است مرید را باید کہ باین ذکر چنان مشغول شود کہ غیر ذکر نماند واز ہر حواس جز ذکر نیاید چون سالک باین مقام رسد از عالم اجسام ترقی کردہ بمرتبہ لطیفہ قلب کہ نفس است برسد و ذکر با فکر تعلق بلطیفہ قلب دارد درین مرتبہ بذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ با فکر چنان مشغول شود کہ لَآ اِلٰہَ کہ نافیہ ست نفی شود وجز اثبات اِلَّا اللّٰہُ ہیچ نماند اگر سالک باین مرتبہ رسد از مقام نفس ترقی کردہ بمرتبہ دل رسیدہ باشد و ذکر دل اِلَّا اللّٰہُ ست و اِلَّا اللّٰہُ را بحضور دل تصور کند و بدلائل خود را و صفات خود را بذات و صفات حق ربط دادہ بذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چنان مشغول گردد کہ استثنا کہ در اِلَّا اللّٰہُ است نیز نفی شود و بجز اللہ ہیچ نماند چون سالک باین مقام رسد از خطرہ ملکوتی گذشتہ و مرتبہ دل را طے کردہ بمرتبہ روح برسد و ذکر روح اسم ذات است اَللّٰہُ ذات جامع جمیع صفات است والف ولام اشارہ با فعال و اسماء وصفات ست وحرف ہا در لفظ اَللّٰہُ است اشارت بذات است پس سالک را باید کہ چندان بذکر اسم ذات مشغول شود کہ الف ولام کہ در اَللّٰہُ است نیز نفی شود جز ہو ہیچ نماند اگر سالک باین مرتبہ رسد خود ذکر گردد و از مرتبہ روح ترقی نمودہ بمرتبہ سر رسیدہ باشد باز بذکر ھو چندان مشغول شود کہ خود مذکور گردد و فنا در فنا عبارت ازین است و اگر باین مرتبہ برسد بمقام بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ رسد و خود نور گردد و باز در باب کہ لوازمہ نور ظہور ست باز ظہور کند بمقام عبدیت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ مرتبہ عبدیت مقام انتہای سالک ست دران مقام حقیقت عبدیت ومعبودیت مکشوف شود باز در عبادت کہ حق عبادت است مشغول شود و حفظ مراتب ابوجہ احسن بجای آرد و بکمال اتباع شریعت نماید و بر مسند ارشاد جلوہ گر بودہ طالبان حق را راہ نما باشد و ولایت و مشیخت ہر دو او را مسلم باشد فائدہ آگاہ باد ای عزیز ہر چند در وصال محبوب پیر اشتیاق غالب تر ولذت بیشتر و ہر کہ طلب صادقانہ و ہمت شیرانہ دارد و در طلب استوار قدم باشد و ناامید نشود انشاء اللہ تعالیٰ آخر کار اگر طالب صادق است شاہد مقصود رخ خواہد نمود و بمنہ وکرمہ طریق ذکر پاس انفاس باید کہ بیدار و ہوشیار باشد بر انفاس خود و دل ہر گز صاف نشود از کدورت نفسانی تا مدد پاس انفاس نکند و پاس انفاس اینست کہ مکان و زمان را وسیلہ یعنی در برآمدن نفس و فرو رفتن نفس طالب ذاکر باشد خواہ بذکر جلی خواہ بذکر خفی پس وقت برآمدن دم لَآ اِلٰہَ گوید و وقت فرو رفتن اِلَّا اللّٰہُ گوید اما در ذکر خفی بدم ذاکر گردد و در بالا کشیدن و فرو گذاشتن نظر پر ناف دارد و از انجا ذاکر گردد و

۵۱ ولایت ہو انفتاح فی القلب والبقاء باللہ والعبور عن النفس ۱۲

۵۲ و المشیخۃ ہو التحقق فی عالم الملک والملکوت باذن اللہ ومقام المشیخۃ فوق الولایۃ ۱۲ منہ

۵۳ طریق ذکر پاس انفاس بسیار اندیشی در آمد و رفت نفس بحفظ اللہ الذی یمسکہ و یحفظہ ۱۲ منہ

دهن بسته بحرکت زبان بدم فاکر بود وچندان مشغول باشد که دم ذاکر گردد **طریق دیگر** آنکه لفظ الله
بالا کشد و هو را فرو گذارد و ملاحظه کند که همون اندرون وهمون برون ست یعنی هُوَ الظَّاهِرُ وَهُوَ الْبَاطِنُ
ملحوظ دارد این ذکر را چندان ورزش نماید که دم ذاکر شود و مستغرق بذکر گردد و ذکر حیات شود و در
بیداری و در خواب اگر باشد و پاس انفاس حاصل آید و دل از ماسوا الله پاک و صاف و نورانی
گردد لهذا این ذکر را جاروب قلب گویند زیرا که دل را از همه کدورات و کثافات صاف گرداند
و متمر تجلیات و ارادات سازد **فائده** اگر مرید ساده دل باشد و از کیفیت و لذت ذکر لذت گیر نگشته
باشد باید که مرشد او را پیش خود زانو بزانو بنشاند و بگوید که چشم را ببند و سر را نگون سازد و
کمر خم کرده و سینه را پیش آورده مقابل شود و مرشد انفاس او را احساس نماید وقت فرو بردن
نفس مرید مرشد نفس خود را بر دم او بگذارد و وقت برآوردن او دم را دم خود را در کشد چون
باین طور مشغول شود یکبارگی لرزه در بدن مرید یا بیغره از وی برآید و هر ذکر که اراده مرشد باشد
جاری گردد **علاج دیگر مرید غبی** اگر مرید بسیار غبی باشد و هیچ ذکر در وی تاثیر نکند باید که مرشد
او را ذکر اسم مربی او تعلیم نماید و صورت دریافت اسم مربی او اینست که مرشد او را در خلوت پیش خود
بنشاند و اسمی از اسمای حسنیٰ گرفته بسمت تمام متوجه قلب بتصور آن اسم مذکور از قلب خود بر قلب مرید
ضرب کند چند ضرب همین طور بزند اگر ضرب اسم تاثیر کند فبها والا اسم دیگر از اسمای حسنیٰ گرفته همین طور
ضرب آن اسم از قلب خود بر قلب مرید بزند الغرض همین طور یک یک اسم را گرفته تعمل آرد ضرب اسمیکه
بر وی تاثیر کند بداند که اسم مربی او همین ست و نیز اسم اعظم همون ست در حق آن پس آن اسم را بذکر سه
ضربی یا چهار ضربی حکم کند تا ورزش نماید انشاء الله در چند عرصه ذکر او را ببرباید و انوار ذکر بر وی تابد

بیان ذکر اسم ذات زبانی طالب را باید که با وجود ذکر پاس انفاس اسم ذات را زبانی نیز هر روز
یک لکھ و بست و پنجهزار بار که مرتبه نهایت است تکرار کند اگر نتواند بست و چهار هزار بار که مرتبه اوسط
ست بگوید و حکمت درین آنست که آدم در شب و روز بست و چهار هزار دم میگیرد پس گویا که هر دم
ذاکر گردید و در زمره **قوله تعالی** وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ داخل شد
والا نه کم از دوازده هزار بار که ادنیٰ مرتبه ذکر اینست بگوید و فائده درین ذکر آن ست که ذکر لسانی
میرساند ذاکر را بذکر قلبی پس در حالت جمع زبان و دل بشیک ترتیب امر ذکر بکمال ست و این ترتیب

در اکثر سلاسل است لیکن در سلسلهٔ نقشبندیه اختصار بر ذکر قلبی بجذب باطن میکنند و مبتدیان
را همین ذکر شروع میکنانند **طریق ذکر اسم ذات معه ضربات** بدانکه ذکر اسم ذات بر اقسام
ست یک ضربی و دو ضربی و سه ضربی و چهار ضربی و آنکه در یک ضربی میکنند این ست هر دو چشم را
بسته و سر را بجانب کتف راست برده لفظ الله را جهراً بقوت بر دل ضرب زند و در دو ضربی اول بر روح
دویم بر دل ضرب زند و در سه ضربی اول بر زانوی راست دویم بر زانوی چپ سویم بر دل و در
چهار ضربی اول بر زانوی راست دویم بر چپ سویم بر روح چهارم بر دل ضرب کند **طریق دیگر**
از یک ضرب تا هفت ضربی میکنند خواه نشسته خواه ایستاده رو بقبله با دب تمام بعمل می آرند
در یک ضربی بطور مذکور سر را بجانب کتف راست آورده لفظ الله بر دل ضرب کند و در دو
ضربی اول بر روح دوم بر دل و در سه ضربی اول جانب چپ دویم جانب راست سویم بر دل و در چهار
ضربی راست و چپ و پیش چهارم بر دل و در پنج ضربی راست و چپ پیش و پس پنجم بر دل و در
شش ضربی راست چپ پیش و پس بالا سوی آسمان ششم بر دل و در هفت ضربی راست چپ
پیش پس تحت فوق هفتم بر دل ضرب بزند و درین ضربات ملاحظه فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ دارد
و مستغرق شود کیفیت و لذت این ذکر ذاکر داند حاجت بیان نیست و اگر این ذکر را با ملاحظه
بکمال رساند و استغراق و محویت رو نماید از در و دیوار و سنگ و شجر آواز ذکر مسموع شود و مضمون
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مکشوف گردد و بذکور برسد **طریق دیگر چهار ضربی**
مستقبل قبله بنشیند و مصحف پیش دارد یا قبر بزرگی پیش بود ضرب اول بر چپ دویم بر راست سویم
بر مصحف یا بر قبر چهارم بر دل زند و مستغرق ذکر گردد و درین ذکر کشف معانی قرآن و کشف قبور فرموده اند
وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مَنْ یَّشَآءُ **طریق دیگر اسم ذات قلندری** چون سالک خواهد که بمقام
هویت رسد باید باین ذکر مواظبت نماید و پیوسته در خلوت مشغول باشد باید که جلسه مربع نگاهدارد
و سر را در میان هر دو زانو برده و بر ناف الله گفته سر را بردارد و هر دو دست بر زانو نهضت کرده
هو را در خود ضرب کند همین طور ذکر گوید و مشغول باشد تا موصوف بصفات الله گردد اکثر مشائخ
رضوان الله علیهم در عمل آورده اند **طریق ذکر جاروب** بدانکه لَآ اِلٰهَ را از زانوی چپ آغاز نهاده
و سر را بر زانوی راست آورده دو دستمام بکتف راست رسانیده و اندک سر را بجانب پشت

کج کرده ضرب الا الله بشدت بر دل زند و دائم ورزش نماید درین ذکر دو زانو بنشیند **طریق ذکر حدادی** بدانکه همان طور دم را بزور کشیده و در کلمه لا اله را بکتف راست رسانیده بهر دو زانو ایستاده شود و هر دو دست بر دارد و کلمه الا الله را بقوت تمام بر دل ضرب زند و هر دو دست نیز بر زانوها بزند و بنشیند چنانکه حداد تپک بدو دست بر آهن بقوت میزند همچنین طریق هر بار کشد تا ذوق دست دهد این ذکر از امام حدادی منقول است حضرت شیخ جلال تهانیسری قدس سره فرموده که سبب این ذکر حضرت شیخ ما داست برکاته این فقیر را بحضور خود مشرف فرموده اند چنان مشاهده و معائنه گشت که بطاقت مردم نتواند الا بفضل الله وعونه **طریق ذکر ارّه** بدانکه دم را واژگون کرده بشدت تمام کشیده و در لا اله بکتف راست رسانیده اند کی سر را بجانب پشت مائل کرده ضرب بر دل زند **طریق دیگر ذکر ارّه** چشم را بسته و زبان را بکام چسپانیده و دم را واژگون کرده لفظ الله را از ناف بشدت کشیده تا بکتف راست رسانیده ضرب لفظ هو بقوت بر دل بزند چنانکه در وقت ذکر ارّه بچوب میکشد دائم نفس را بزور و آواز سخت جاری دارد و ملاحظه صفات امهات نگاهدارد و تصور کند که بر قلب ارّه می کشم و بجائی برادره که از چوب در وقت ارّه کشی می برآید ذرات نور صاف همراه هو از دل میریزند و در تمام اعضاء بدن منتشر میشوند و از جسم برآمده تمام عالم را محیط بوده همراه وجود ذاکر وجود عالم را مستور و محو گردانیده اند درین ذکر چندان مستغرق شود که محویت کلی حاصل آید و مشاهده رو نماید و کیفیت این ذکر بقلم نمی گنجد هر که کند داند **فائده** بدانکه در اذکار جهریه تقلیل غذا چندان نکند که ضعف لاحق آید بلکه ربع معده خالی گذاشتن کافی است استعمال روغن و مغزیات در خوراک از ضروریات است تا یبوست و خشکی و پریشانی در دماغ عارض نشود و ربط قلب با شیخ باعتقاد و محبت و تعظیم تمام درین راسلوک شرط مقدم و رکن اعظم است و مقصود از چندین اذکار همان ذکر دوم و حضور تمام ست باید که خود را دایم ذاکر دارد و اذکار بر بهره از گفتار و اظهار بگزیند تا غذای دل و روح همان ذکر گردد و همواره مونس وی شود **بیت** کار کن کار بگذار از گفتار ۴ کاندرین راه کار دارد کار ۴ **فصل دوم در بیان اشغال** ذکر باید دانست که دل دو سوراخ دارد یکی زیرین دوم بالا دروازه بالا آنکه متصل بجسم است و دروازه زیرین علاقه بروح دارد و چون ذاکر بذکر جهر بامد و شد و تحت و فوق مشغول شود بالا کشاده گردد و اما دروازه فرو دینه بذکر خفی که مراد بحبس دم است مفتوح میگردد و حبس دم در ذکر اصل مفعول ست و شرط کرده اند این را حضرات چشتیه

و قادریه لیکن حضرات نقشبندیه شرط نکرده اند منکر اویسیه نیستند و فائده ها درین بسیار اند زیاده تر آنکه حرارت در باطن پیدا آید و وسوسات اندرونی گداخته شوند و عروق که متصل بدل اند چربی بسیار دارند و بواسطه چربی خناس مهندهٔ وسواس که بهر دو دروازه دل گرفته مثل عنکبوت نشسته و پرده ها فروهشته قرارگاه خود ساخته است بدان عروق تعلق میکند و خطرات و وسواس باطله در دل می اندازد چون دم بسته شود و حرارت دم بآن چربی رسد گداز شود و صفائی دل حاصل آید و خناس مقهور گردد

طریق ذکر برای دفع خطرات فاسده که در دل نشینند و دور نشوند بدانکه صورت خناس مثل اژدهاست و خرطوم دارد و بر خرطوم خارهای پر زهر دارد هرگاه که از مرید قصوری واقع شود و یا طعام از ناوجه میخورد خناس قوت گیرد و خرطوم پر زهر را برگرداند و آن زهر در دل اثر میکند و سیاهی پیدا می آید پس چون مرید بعد توبه و استغفار بپاس انفاس بذکر جلی خفی مشغول میشود خناس ضعیف میگردد و دل صفائی پذیرد **فائده** پس هرگاه که خطره سخت فاسد و بد عقیده در دل قرار گیرد و بهیچ وجه دور نشود علاجش آنکه دم را از ناف کشیده در دل حبس کند و قرار دهد و کلمهٔ لا الٰه را از دل برآرد و تصور کند که خناس که بر گرد دل حلقه کرده مثل مار نشسته است و مثل از مقراض لا الٰه گرفته میکشد و تا بکتف راست میرسانیده ضرب کلمهٔ الا اللّٰه بر دل بشدت و قوت زند و خیال کند که صدمهٔ ضرب الا اللّٰه از دل بر سر خناس افتاد و پاش پاش شد و از اندرون بیرون افتاد همین طور کشاکش و دمادم مشغول شود بعونه تعالی در اندک عرصه خطرهٔ فاسد دفع شود و خناس خطره دهنده هلاک گردد و دل صاف مثل آئینه منور بنور ذکر شود

درین ذکر ملاحظه و حبس دم شرط است والا بی حبس نیز فائده خواهد بخشید مگر کردن شرط است

طریق حبس نفی و اثبات که آنرا شغل نفی و اثبات گویند طریقش اینست که هر دو چشم بسته و زبان بکام چسپانیده اول دم را از ناف کشیده در دل قرار دهد باز همه طور کلمهٔ لا الٰه از زانوی چپ آغاز نموده بزانوی راست آورده تمام بکتف راست رسانیده ضرب الا اللّٰه بر دل زند همین طور اول روز بده دم سه بار بهر دم مشغول شود بعد ازان هر روز در جه بدرجه یک یک زیاده کند و عدد وتر را که اللّٰه وِتْرٌ وَیُحِبُّ الْوِتْرَ نگاهدارد تا در باطن حرارت پیدا آید و وسوسات اندرونی گداخته و خطرات رفع گردانده خناس بگریزد و حالات ظهور گیرند و چون کشش دم فوق المعتاد باشد خطره بندی و محویت بر دل زود پدید آید و حرارت در تمام اندام سرایت کند و ذکر در همه اعضا جاری شود و آتش عشق شعله زند بعونه تعالی اما کشش

دم را خطره بندی را خلو معده از طعام و شراب شرط است خصوصاً در ابتدا رحال **فائده** و نیز در حبس دم عدم استعمال مبردات مثل آب و هوا سرد ضرور است تا سر دنکند حرارت قلب را و نیز از طعام حار پرهیز و برابر است که حرارت طبعی باشد یا عارضی زیرا که موجب ایجاد مرض یا ازدیاد مرض میگردد و اعظم شرط آن است که در رجه اوسط را نگاهدارد نه چندان پرسی شکم که کاهل شود نه غایت گرسنگی که ضعف آرد **طریق دیگر حبس نفی واثبات آنکه** باید که در خلوت جلسه مربع بنشیند و چشم بند نماید بکوازنر انگشت پای راست و انگشت که متصل با نست رگ کیماس را محکم گیرد و هر دو دست بر زانو نهند بعده دم را از زیر ناف قبض کرده بجانب دل آورده بام الدماغ قرار دهد و حرف لا را از ناف[1] با فکر و ملاحظه بحرکت لب و زبان از خیال کشیده و بجانب روح برده و حرف إله را بدماغ رسانیده از دماغ بیرون دهد و لفظ إلا الله بر فضای دل فرب کند همین طور در یکدم پنج یا هفت بار بگوید بعد ازان بآهسته نفس براه روزن مینی بگذارد وقت گذاشتن محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم گوید و چشم را بکشاید و ملاحظه محبوب إلا الله کند و وقت گرفتن دم چشم بپوشد و تصور لا معبود إلا الله کند و دم با آهستگی قبض کند و با آهستگی گذارد و همین طور ده نفس رونعل آرد و بهر دم یوماً فیوماً یک یک بار زیاده کند حتی که در یکدم تا یک صد و بست و یک بار رساند آن زمان روزن دل بکشاید و از نور مشاهده منور گردد بفضله تعالی **طریق** شغل سه پایه دوره **چشتیه** شغل سه پایه اینست که با لفاظ الله سمیع الله و بصیر الله و علیم ذکر کنند این شغل را حضرت چشتیه سه پایه میگویند و اکثر اهل الله درین عمل مشغول گشته اند طریقش آنکه جلسه مربع بنشیند و فکر و تصور سلطاناً محموداً و سلطاناً نصیراً انگاهدارد و دم را حبس کرده از زیر ناف بام الدماغ رساند چون دم بام الدماغ برسد الله سمیع گوید و فی یسمع تصور دارد و باز بردل الله بصیر گوید و فی یبصر تصور کند و باز بزناف الله علیم گوید و فی ینطق تصور دارد و باز از سر گیرد بام الدماغ الله علیم گو بردل الله بصیر و بزناف الله سمیع گوید همین طریق عروج و نزول کند و مشغول شود چندانکه در یکدم یکصد و یکبار شغل سه پایه مذکور گوید مشاهده لایزال روی نماید و شغل مذکور را در سلسله شطاریه بهشت رکنی نیز گویند ازان که تصور هشت چیز درین شغل لابد باید **بیت** برزخ و ذات و صفات و شد و مد و تحت و فوق را می نماید طالبان را کل نفس در ذوق و شوق و تفصیل احوالیکه درین شغل روی نماید در قلم آوردن ادب نیست مگر سه حال درین شغل سه پایه ذوقی است یکی قرب نوافل دوم قرب فرائض

[1] ناف بالائی ناف است

ستویم نه قرب نوافل نه قرب فرائض بلکه عین عین سالک معائنه کند که المعائنة رویة الله بلاحجاب تعیین عین ذات ذات اوست **فائده** باید دانست که قرب دو قسم است قرب نوافل و قرب فرائض اما قرب نوافل این ست که صفات بشریه سالک از وی زائل شوند و صفات حق تعالی بروی ظاهر آیند چنانچه زنده گرداند مرده را و بمیراند زنده را باذن الله تعالی و به بیند از جمیع بدن خود و بشنود مسموعات را و ببیند مبصرات را از بعید و علی هذا القیاس باقی صفات سوا این و همین معنی فنا صفات بنده است بصفات حق تعالے و این ثمره نوافل است و اما قرب فرائض پس آن عبارت ست از فنا عبد بالکلیه از شعور جمیع موجودات حتی که از نفس خود نیز فانی شود بحیثیتی که باقی نمانده باشد در نظر سالک مگر وجود حق تعالے و این معنی فنا بنده است در ذات او تعالی و این ثمرهٔ قرب فرائض است **طریق شغل سلطانا نصیرا** از حضرت خواجه معین الدین چشتی قدس سره منقول است که این شغل ثمرات بسیار دارد خصوصاً برای خطرهٔ بندی تاثیر عجیب و غریب دارد طریقش آنکه وقت صبح یا شام رو بقبله دو زانو بنشیند و دل را بهمت تمام جمع نموده نظر هر دو چشم خود یا یک چشم بند نموده بچشم دیگر بر پرهٔ بینی خود دارد بی آنکه پلک نه زند و ملاحظه نور غیر معین یا معین مثل نور چراغ یا نور ستاره خشان کند دران چندان مشغول شود که مستغرق و محو گردد در ابتدا حال هر دو چشم در دمیکند و آب از دو جاری شود مگر در چند عرصه مزاولت در دسر و چشم دفع شود و نظر بر قرار آید و تمام چهرهٔ شاغل پیش نظر در آید چنانکه در آئینه می بیند و روی شاغل منور گردد و نوری کیف و لطیف مشهود شود و مذاق کیفیت حسب استعداد او حاصل آید **طریق شغل سلطانا محمودا** باید دانست که چنان که در شغل سلطانا نصیرا بر پرهٔ بینی دارند درین شغل نظر خود را در میان فرق هر دو ابرو ی خود میدارند درین شغل سر شاغل در نظرش آید چون سر نمودار شود بکیفیت عالم بالا اطلاع یابد **طریق شغل سلطان الاذکار** بدانکه سالک در حجرهٔ تنگ و تاریک که از شور و شغب دور باشد داخل شود و در ورود استغفار و اعوذ و بسم الله خوانده این دعا را سه بار بحضور قلب و تصور معنی تکرار نماید اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا بعد ازان نشسته یا ایستاده یا غلطان بهر صورت که باشد بدن خود را بی اختیار و سبک گذارد و مثل مرده انگارد و از سر تا قدم بهر بن موی وجود خود بجمیع همت متوجه شود و قلبه دم بالا کشد اسم ذات یعنی الله و چون بیرون دهد هو تصور کند یعنی بداند که در آمد و رفت نفس از بهر بن موی الله هو جاریست و دران شغل چندان مستغرق

شعور از خود نماند و ملاحظه معنی هُوَ الْحَیُّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ کند بعونه تعالے و چند عرصه ذکر الله از هر بن موے جاری شود و مسموع گردد و ثمر انوار و تجلیات شود لیکن مشغول بودن شرط است **طریق دیگر سلطان الاذکار** باید که حواس خمسه را از پنبه یا از انگشتان بند کرده دم را از زیر ناف کشیده بام الدماغ حبس کند در آنجا بدل مدور برده با ذکر قلبی اسم ذات از قلب صنوبری در ضمن استماع آواز احدیت در تصور نقطه درخشنده اندرون دل مدور که محل مرام الدماغ است که آن را لطیفه اخفی هم میگویند اشتغال دارد تا آنکه این نقطه پهنا و گردد بحدیکه تمام حبدرش منور گردد بعده همه آفاق بلکه فرش تا عرش نور محض شود و دران نور صور پاکیزه از عالم ملائکه و حق پدید آید چون این شغل بکمال خود رسد حقیقت سالک که متصرف در تمام افراد عالم است مشهور گردد درین مقام سالک را باید که صفات خود را صفات حق داند اَللّٰهُ یُوَفِّقُ مَنْ یَّشَآءُ **طریق شغل سرمدی که آن را نخدر و سلطان الاذکار** میگویند بطریق معهود چشم و گوش را از انامل بند نماید و حواس را جمع نموده تصور نماید که در دماغ آوازی مثل آواز افتادن آب از بالا پیهم مسموع میگردد و همت تمام متوجه باستماع آن آواز باشد چنانکه گفت **بیت** در راه عشق وسوسه اهرمن بسی است ۱۲ هشدار گوش دل به پیام سروش دار ۱۲ و یک لحظه از و غافل نشود رفته رفته آن آواز قوت گیرد تا آنکه بی بند کردن گوش هم غائب نشود و شور عالم او را مرا مهمت نرساند بلکه آواز سرمدی بر همه آواز غالب باشد و درین مشغولی ذوق و شوق فروگیرد که تحریر نمی آید و چون ذکر در تمام بدن سرایت کند تمام اندام مملو بلوازے باشد که صدایش مانند آواز در گنبد پدید می آید و این آواز را صوت حسن و همس می نامند چنانکه فرموده اند وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا گویند که همین آواز بود که موسی علیه السلام از شجر تمامی بدن خود شنیده بود و دلیل ظهور وی بران علیه السلام بود و اولیا بنیز این آواز بالهام مشرف میشوند و عارفان ازین آواز حق تعالے را یافته اند و بدام ذکر روز بروز مدار ذکر غالب میشود گاه گاه مثل سلسله جرس می یابند چنانچه حافظ شیرازی بسویش اشارت فرموده اند **بیت** کس ندانست که منزلگه آن یار کجاست ۱۲ این قدر هست که بانگ جرسی می آید ۱۲ و گاه گاه بانواع دیگر می آید و چون غلبه وی بکمال رسد سلطان ذکر گردد و آواز رعد و صاعقه ظاهر شود و در تمام اندام لرزه پیدا شود و موهومیت و بیخودی ظهور گیرد و گاه گاه انوار نمودار شوند مثل برق و ستاره و ماه و آفتاب و غیره اما سالک را باید که ملتفت باین انوار نشود زیرا که مقصود اصلے نور ذات است که بے جهت و بے کیف است

در دل حدیث میکنند خواه در ملا خواه خلا و یم خطره که آن بغیر قصد می آید و می رود سویم نظر بغیر یعنی علم باشیار متکثره و اصل علاج آن مرض شغل باطن است و آن بر انواع است باید که اسم ذات در مقام حدیث نفس و اسمار صفات امهات در مقام خطره بنشاند و نظر دل بر جمال مرشد که خاص منظر او دست دارد **مراقبه رویت** اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی با ملاحظه معنی صورت رویت حق تعالے خود را در ملاحظه دار و دیران مواظبت نماید تا وجدان صورت ملکه گردد **مراقبه معیت** وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ با ملاحظه معنی تصور نماید که او تعالے با من است بهر حال و بهر جا در خلا و ملا دران مستغرق شود **مراقبه قربیت** نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ با ملاحظه معنی تصور نماید که او سبحانه قریب تر است از من بمن و دران محو شود **مراقبه وحدت وهمه اوست** هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ بهر زبان گفته با ملاحظه معنی تصور کند که هیچ نیست مگر او است و دران مستغرق شود **مراقبه فنا** کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ با ملاحظه معنی صورت یعنی فنا جمله موجودات و بقا یافتن آن ذات بی کیف تصور نماید و بچشم دل آن را به بیند و دران محو شود تا که این معنی بوجه احسن جلوه گر گردد و فنا در وجود سالک و ضمحلال عقل و علم رو نماید و دیگر **مراقبات بسیار** اند مثل اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **ایضاً** کَانَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا **ایضاً** وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ **ایضاً** وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ **ایضاً** هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ **ایضاً** مراقبه آیات و مراقبه جمیع اسماء حسنی وغیره حاصل آنکه هر کلمه و آیت کلام ربانی که دلالت بر توحید کند در تصور معنی آن چنان غوص کند و غرق شود که بجز ملاحظه آن هیچ نماند و دران مستغرق گردد و همین مراقبه است **مراقبه دیگر** بعضے چشم کشاده نظر سوی بالا یا مقابله خود در هوا اندازند و دران کوشند که پلک نزنند و ازین شغل انوار پدید می آیند و آتش از پلک میخیزد و جمله اندام را میگیرد و عشق پیدا می آید و این را مراقبه هوا می نامند درین مراقبه بعضے اولیا چشم در هوا انداخته سالها در عالم تحیر مانده اند **مراقبه دیگر** در حجره تنگ و تاریک چشم کشاده بر هوا در یک جا دارد انوار قدس بتابد و بحق برسد **مراقبه** بعضے صرف خاموش باشند و فکر میکنند که من نیم مگر او است اگر درین معنی خوض کامل نماید بحکم آیه جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اَنَا وَاَنْتَ از دل برآید و این راه قریب تر است **مراقبه** بعضے آن ذات را محض ریای آب صاف و روشن ملاحظه نمایند و وجود خود را قطره آن دریا و دران مستغرق شوند **مراقبه** بعضی ان نور

در دل حدیث میکند خواه در ملا خواه خلا و یکم خطره که آن بغیر قصد می آید و می رود سیوم نظر بغیر یعنی علم باشیار متکثره و اصل علاج آن مرض شغل باطن است و آن بر انواع است باید که اسم ذات در مقام حدیث نفس و اسمار صفات امهات در مقام خطره بنشاند و نظر دل بر جمال مرشد که خاص مظهر اوست دارد

مراقبه رویت اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی با ملاحظه معنی صورت رویت حق تعالے خود را در ملاحظه دارد و بدان مواظبت نماید تا وجدان صورت ملکه گردد **مراقبه معیت** وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ با ملاحظه معنی تصور نماید که او تعالے با من است بهر حال و بهر جا در خلا و ملا دران مستغرق شود **مراقبه قربیت** نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ با ملاحظه معنی تصور نماید که او سبحانه قریب تر است از من بمن و دران محو شود **مراقبه وحدت وهمه اوست** هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ بهر زبان گفته با ملاحظه معنی تصور کند که هیچ نیست مگر او است و دران مستغرق شود **مراقبه فنا** کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ با ملاحظه معنی صورت یقینی فنا جمله موجودات و بقاء آن ذات بی کیف تصور نماید و چشم دل آن را به بیند و دران محو شود تا که این معنی بوجه احسن جلوه گر گردد و فنا و وجود سالک و ضمحلال عقل و علم رو نماید و دیگر **مراقبات بسیار** اند مثل اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **ایضاً** کَانَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا **ایضاً** وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ **ایضاً** وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ **ایضاً** هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ **ایضاً** مراقبه آیات و مراقبه جمیع اسماء حسنی وغیره حاصل آنکه هر کلمه و آیت کلام ربانی که دلالت بر توحید کند در تصور معنی آن چنان خوض کند و غرق شود که بجز ملاحظه آن هیچ نماند و دران مستغرق گردد همین مراقبه است **مراقبه دیگر** بعضے چشم کشاده نظر سوی بالا یا مقابله خود در هوا اندازند و دران کوشند که پاک نزنند و ازین شغل انوار پدیدی آیند و آتش از پلک میخیزد و جمله اندام را میگیرد و عشق پیدا می آید و این را مراقبه هوا می نامند درین مراقبه بعضے اولیا چشم در هوا انداخته سالها در عالم تحیر مانده اند **مراقبه دیگر** در حجره تنگ و تاریک چشم کشاده بر هوا در یک جا دارد و انوار قدس بتابد و بحق برسد **مراقبه** بعضے صرف خاموش باشند و فکر میکنند که من نیم مگر او است اگر درین معنی خوض کامل نماید بحکم آیه جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اَنَا وَاَنْتَ از دل برآید و این راه قریب تر است **مراقبه** بعضے آن ذات را محض دریای آب صاف و روشن ملاحظه نمایند و وجود خود را قطره آن دریا و دران مستغرق شوند **مراقبه** بعضے آن نور

مطلق را دریای نور غیر متناهی تعبیر نمایند و خود را قطرهٔ نور مستهلک دران دریای نور هر آئینه بعضے آن را ظلمت محض قرار دهند و خود را ظل که در شب دیجور مستهلک دران بود و مانند و امثال آنها این همه تمثلات و تصورات برای آن ست که معقول باحساس عقول ضعیفه آید و آن را بمقصود برد و الا ذات مطلق بے کیف و بیچون و بی شبه و بی نمون پاک و منزه است ازین تصورات و تمثیلات و ادراکات تَعَالَی اللّٰہُ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا و مقصود و مطلوب از همه حیلها افنا ہستی موہوم ست که بریده دل سالک حجاب از مشاہده وجود مطلق که حقیقت اوست گشته است چون بغلبه حال و استغراق افنا خویش حاصل آید هر قدر که از خود رفت باحق پیوست پس حاصل آنکه سالک را باید که ہستی و افعال و صفات حق بیند و دران مستغرق شود تا حقیقت او بر و منکشف گردد و در ره بمنزل مقصود برد فائده از اذکار جهریه و خفیه و سریه که بقلم آمد چون بفضل الٰہی مرید ترقی کند و بکمال رسد مرتبه ذکر معنوی و حقیقی که آن را ذکر روحی و سری و ذکر مشاہده و معائنه نامند ظهور کند و جمال مذکور روی نماید درین مقام سالک از غلبه نور عظمت الٰہی بیهوش شود چون بهوش آید خود را عاجز و حقیر بیند و طالب ترقی شود بعد ازان نور جمالی ظهور کند بغلبه آن نور حواس خمسه سالک معطل گردند و آن نور را بغلبه دیده معنوی از دیده صوری مشاہده کند اگر آن نور تجلی بر دل سالک قرار گیرد و ارادهٔ فعل سالک موافق ارادهٔ و فعل حق گردد و بحکم هر چه بیند از حق بیند و هر چه بشنود از و بشنود و هر چه داند از حق داند و ہستی حق را در جمیع اشیاء یابد و بسوی او شتابد این مرتبه قرب نوافل و مقام مشاہده ست و این را حدی نیست درین مرتبه اول نظر معرفت سالک از صنع بصانع رود چون سالک باین مرتبه رسد بعد از کمال این مرتبه او را سالک مجذوب میگویند و او مصداق این حال میگردد بی یَسْمَعُ وَبِی یُبْصِرُ وَبِی یَنْطِقُ وَبِی یَبْطِشُ وَبِی یَمْشِی وَبِی یَعْقِلُ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ بیت علم حق در علم صوفی گم شود ۲ این سخن کے باور مردم شود ✣ درین مرتبه بر دل سالک گاه گاه انوار آن تجلی مثل اجسام ظهور میکنند و آن را نور حق داند اگر درین حال سالک قرار یابد و قیام نماید درین مرتبه دوم نظر معرفت سالک از صانع بصنع آید و تجلی ذاتی بر دل سالک وارد شود که دران تجلی آن نور را بی مانند و بی مثال بیند و ہستی حق داند و حق را بی حجاب اشیاء مشاہده نماید و هر فعلی و صفتی که از و یا از موجودات دیگر بظهور آید یقین داند و ملاحظه نماید که این افعال و صفات حق افعال و صفات او سبحانه اند که از عالم ظاهر می آیند

این مقام قرب فرائض است چون باین مرتبه رسد بعد از کمال این مرتبه او را مجذوب سالک میگویند
که صفات و هستی ذات حق او در همه اشیاء جلوه گر می بیند مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَاَیْتُ اللّٰهَ فِیْهِ
و این مشاهده را نهایتے و پایانی نیست اگر ازین مرتبه ترقی و ترقی کند واز فضل الٰهی تجلی ذاتی
با جمیع صفات وارد گردد سالک دران تجلی ذات جمیع مستغرق شود درین مرتبه سوم همه صانع بود
هیچ صنع نماند اینجا ظهور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُحِیْطٌ پیش آید و سر مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ
بگشاید و جز هستی حق در و هیچ نماند پس سالک فنا پذیرد کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ظهور گیرد
حق باقی ماند همیشه الآن کما کان در اینجا معاینه نماید که بچشم روح که نور ذاتی حق ست در ابی پرده
بیند چنانکه رَاَیْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ شاهد این معنی است که سالک ذات را بنور ذات او تعالے
معاینه کند و خود را در میان نیابد این را فنا گویند **بیان مراتب فنا** بدانکه فنا را درجات
اند و در هر درجه او را حدی ست چنانکه ذکر را پنج درجه از ذکر جسم ذکر نفس ذکر دل ذکر روح ذکر
سر که ذکر آنها بالا گذشت فنا را نیز پنج درجه اند اول در مرتبه غلبه ذکر زبانی که آن را ذکر جسمی گویند
فنا صفات ذمیمه که صفات نفس اماره ست در صفات حمیده که اوامر شرع شریف اند میشود دوم
در مرتبه غلبه ذکر فکری که ذکر نفس است فنا خواهشات نفسانی که صفات نفس لوامه است در
خواهش زبانی می شود تا بر احکام طریقت استحکام یابد و طریق مکاشفه و الهام که مقام نفس ملهمه است
مکشوف گردد سوم در مرتبه غلبه ذکر قلبی که آن را مراقبه میگویند فنا افعال و اوصاف موجودات در
افعال و اوصاف موجود مطلق میشود تا در حقیقت هر شے اثر و افعال حق ملاحظه نماید و اطمینان قلبی که
مقام نفس مطمئنه ست حاصل آید چهارم در مرتبه غلبه ذکر روح که آن را مشاهده گویند فنا کثرت در وحدت
حق میگردد تا بحدیکه در مشاهده او بجز ذات بحت حق هیچ نباشد این مرتبه مشاهده است پنجم در مرتبه
غلبه ذکر سری که آن را لذت از ذکر و نفور از خلق و معاینه میگویند فنا ذات خود سالک در ذات
مطلق گردد این معاینه است و این را فنا سالک میگویند که خود و هیچ وجه در خود نیابد بعد ازان
چون یافت فنائیت هم نماند فنا الفنا گردد درین مرتبه باقی نماند علم نه ذات سالک آه حق
و نه حقیقت لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ خبر ازین مقام دهد وَمَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ازینجا
رو نماید بیت تو درین گم شو که توحید این بود ۔ گم شدن گم کن که تفرید این بود ۔ درین مرتبه

سیر الی اللہ کہ مقصود سالک است و سیر فی اللہ کہ تصور سالک است تمام نمودہ بمطلب اصلی وصول یافتہ
جمیع موجودات را از ظہور خود بداند یعنی ہستی مالک بالکلیہ نماند اینجا حضرت سلطان العارفین بایزید
بسطامی میفرماید کہ تا غائب بودم او را می جستم و خود را می یافتم اکنون سی سال ست کہ خود را می جویم
و او را می یابم گر تجلی این مرتبہ در تمام عمر یک بار بر دل سالک وارد شود او را ولی میگویند اما این مرتبہ
گاہ گاہ رو نماید بعضی را در ہفتہ یک ساعت یا دو ساعت ماند یک مرتبہ دو مرتبہ وارد میشود و یا ہر روز
یک مرتبہ دو مرتبہ تا یک ساعت و یا دو ساعت یا سہ ساعت این فنائیت باقی ماند یا دو سہ روز
یا زیادہ کم و این متعلق باحوال عارفان ست و ہر یک را در یخ افہم و ادراک گذر نماند وَذٰلِكَ فَضْلُ
اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ پس ہر گاہ کہ او تعالے خواہد کہ سالک را ازین فنا ربقا دہد
بنور ذاتی خود او را باقی گرداند این مرتبہ را مجمع الجمع میگویند کہ محل حیرت کبریٰ است و این را مقام آخر
گفتہ اند فائدہ بقا باللہ رجوع الی البدایت یعنی در بدایت کہ در مرتبہ تفرقہ و ادراک من حیث تعینات
است نظر مبتدی غیر ظاہر بر مظاہر می افتد و این مقام موجب غفلت تمام است و بعد از فنا و بیخودی
خود و بر آمدن از قیود و تعینات و تشخصات رجوع بار با عتبار تعینات میکند درین وقت نظر اول بر ظاہر
کہ ذات مطلق است می افتد بعد ازان بنور آن ذات مظاہر تعینات و تشخصات را می بیند اگرچہ ہر دو
مرتبہ باعتبار تعینات با یک دیگر شریک اند اما فرق ظاہر است کہ بیان کردہ شد پس عارف
ہستی حق را در جمیع احوال و اوقات معائنہ کند ہیچ شے او را حجاب نشود از رویت حق و رویت
حق مانع نگردد از رویت اشیاء زیرا کہ عارف بحقیقت انسانی خود کہ الوہیت ست رسیدہ است
چنانکہ الوہیت را وجوب و امکان مساویست ہمچنان عارف کامل را حق از خلق و خلق از حق حجاب
نشود وَمَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ مَعَهٗ و خلق را معدوم محض بیند و حق را
موجود مطلق و از علم حق خود را یابد کہ مطلق بقید آمدہ است و از تقیدات خود را عبد شناختہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ گوید درین مرتبہ کہ مرتبۂ عبدیت است خلیفۂ حق بودہ
بندگان حق را بحق میرساند ظاہر عبد باطن حق بود و این مقام را برزخ البرازخ می گویند وجوب
امکان در و باعتدال ماند کہ یکے بر دیگرے غالب نشود وَمَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ و این حفظ مراتب مقام اہل تمکین و رتلوین ست درین مرتبہ

عارف متصرف عالم گردد وسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ظهور پذیرد وصاحب اختیار باشد هر تجلی حق را که خواهد بر خود ظاهر سازد و بهر صفتے که خواهد متصف بوده اثر آن صفات بظهور آرد درین مقام حال تابع سالک گردد زیرا که او متصف بصفات حق و متخلق باخلاق الله گردیده وبمال اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً دیده نور و نور علی نور شده و این را

حدی و نهایتی و پایانی نیست بیت

هیچ کس این ره را پایان نیافت	هیچ کس این ره را پایان نیافت
ای برادر بے نهایت در گمیست	هر چه بروی میروی بروی مایست

فائده پس طالب صادق را باید که شب و روز ورد ذکر زبانی و دلی جهراً و خفیةً خلوةً و جلوةً چنان مشغول و مستغرق گردد که خود را و ذکر خود را فراموش سازد و محو گرداند بعونه تعالے اینچنان انوار و اسرار آلهی بر دل ذاکر جلوه گر شوند که در بیان نیایند و در اشراق آن انوار لذت جمال مذکور و تجلی حق بوصول انجامد و مقصود رسد فائده مگر درین جا هوشیار و مراقب باید بود چنان نشود که بنور غیر مقصود مائل شود و لذت گیرد و در خسارت افتد و از غیرت معشوقیت سوخته گردد اگرچه جلالی و جمالی همه انوار حق اند غیری را گنجایش نیست لا فرق مقام و حفظ مراتب واجب است و در محموده و مذمومه فرق ضرور و مناسب است والا خوف کفر و زندقه است نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا کهذا علامت و آثار انوار محموده و غیر محموده باید دانست **بیان کیفیت انوار و آثار محموده و غیر محموده** بدانکه چون قلب سالک بذکر حق جاری گردد و ذکر در جوارح او سرایت کند و از ملوثات و کدورات ماسوا پاک و مصفا و منقا گردد و نسبتی و ربطی بروحانیت حاصل آید و رود انوار شروع میشود گاه در خود یا بد گاه در خارج از خود اما نوریکه در دل خود یابد یا در سینه یا در سر یا در دست راست یا در دست چپ یابد و گاه در تمام بدن این همه انوار محموده اند اما اگر در خارج از خود گاه از یمین گاه از جانب سر گاه از پیش پیدا شود این همه بهتر است مگر التفات را نشاید بدانکه اگر نور متصل کتف راست بهر رنگی که باشد ظاهر شود نور ملائک است و اگر نور سفید خالص است از کرام کاتبین است و اگر مردم سبز پوش و خوشرو و یا بصورت دیگر پاکیزه ظاهر شوند ملائکه اند که برای حفاظت تو حاضر اند و اگر نور غیر متصل از کتف راست یا بهابر چشم راست پیدا شود آن نور مرشد است که رفیق راه است

واگر نور از پیش ظاهر شود نور محمدیست که هادی راه مستقیم است صلی الله علیه وسلم واگر نور متصل از کتف چپ پیدا شود آن نور ملائک کاتب سیئه است واگر نور بی اتصال از کتف چپ ظاهر شود بهر رنگی که باشد آن نور ابلیس است و نور دنیا هم میگویند علی هذا القیاس اگر صورت یا آواز وغیره از چپ یا از پس باشد تلبیس ابلیس است بلا حول دفع کند و معوذتین خوانده بدو التفات نکند و اگر نور از بالا یا از پس ظاهر شود ملائک است که محافظ تواند و اگر نور بلا جهت ظاهر شود و در خاطر دهشت آید و بعد از رفتن او هیچ حضور در باطن نیاید و آن نور ابلیس پر تلبیس است لاحول باید خواند و اگر بلا جهت ظاهر شود و بعد از رفتن او حضور و لذت در باطن خود یابد و اشتیاق و طلب غالب و زیاده گردد آن نور مطلوب ست رَزَقَنَا اللهُ وَ اِیَّاکُمْ و اگر نور از بالا ناف پیدا شود و رنگ آتش و دود دارد آن نور خناس وهنده وسواس و تلبیس ابلیس ست اعوذ باید خواند و اگر نور از درون سینه یا بالا دل یابد آن نور صفا دل ست و اگر نور از دل سرخ یا سفید زردی آمیز پیدا شود نور دل است و اگر خالص سفید ست آن نور روح ست که در دل طالب تجلی کرده هستی خود را نموده و اگر نور از جانب سر است آن نیز نور روح است و نوریکه بصورت آفتاب باشد آن نور هم در روح است و بعضے آنرا نور ذات گفته اما اگر از بالا است ذات است و اگر مقابل ست نور روح است و اگر بصورت قمر پیدا شود نور دل و نزد بعضے اگر مقابل ست نور محمدی است صلے الله علیه وسلم و نوریکه از جانب سلطان محمود او سلطانا نصیر پیدا شود آن هم نور ذات است اما طالب را باید که هیچ از این انوار بجز نور مطلوب مشغول نشود و انشراح و لذت نگیرد بلکه در نور الهی هم ترقی جوید که تجلیات الهی را انتهائی نیست و اگر تا ریکی مثل سیاهی کاجل و گرد آن خط نورانی خفیف تر و مکدر پیدا شود آن نور نفسی است اگر بسوی او متوجه شود البته نفی حاصل آید آن مطلوب است که از کدورت ماسوا مصفا گردد و در هر تجلی آثار صفاتی و افعالی و صفاتی که انوار آنها سفید و سبز و سرخ ست محویت و فنا مطلق رو نماید چون باز بخویش آید درد و شوق و بیقراری عشق در ترقی باشد و از هر تجلی عروج نموده باقسام دیگر تجلیات بیاید و این کیفیت و حال در قال نمی آید بر هر که گذرد داند بعد از کمال سیر عروجی تجلی ذاتی بر دل عارف جلوه فرماید و آن نور تجلی ذاتی بر نگ سیاهی مثل سیاهی چشم است و در ان فنا را فضاء عارف ست بدانکه در ابتدای این تجلیات انوار عالم ماسوی بمناسبت اوصاف رنگا رنگ بر دل سالک ظهور گیرد

و سالک نیز مثل آن انوار نور مجسم بوده و دران انوار سیر نماید پس سالک را باید که از آنها التفات نگیرد و دران مشغول نشود و آن را صنعت حق دانسته و بر آن تیغ لاکشیده و بشوق تمام متوجه بسوی صانع که مقصود و مطلوب اوست گردد و از امداد الهی بتوجه مرشد سالک بآسمان رسد و در آنجا عجائب و غرائب سماویه ملاحظه نماید و با ارواح انبیاء و اولیا و فرشتها ملاقات نماید و ملائک را باقسام اجسام باید و همراه ملائک آنها بر بهر آسمان عروج کرده عجائبات آنها معائنه نماید پس مرید را باید که در سیر آنهم متوجه نشود و با درد و بیقراری عشق ترقی خواهد با مداد الهی از توجه مرشد بر عرش و کرسی برسد کرسی را پر از نور عرش و عرش را مثل خورشید درخشان یابد از نظاره غرائبات آنجا چشم را منور سازد پس سالک را باید که در تماشا آن نیز لذت نگیرد و همه را در تحت لا کشد و با شوق و درد عشق طالب ترقی گردد و دران مرتبه نفس مرید صفت عنصریه را گذاشته صفت اطلاق پیدا کند مگر تا هم بر آن مطمئن نباید بود که هنوز خطره راه در پیش است و از ملاحظه گوناگون اوصاف حق آتش عشق او سبحانه تعالی در دل مرید غلبه کند و عقل و هوش را در اسوخته گرداند چون بخود آید بغلبه شوق و اشتیاق با اضطراب کلمات بیباکانه عاشقانه بر دل راند و نداند که چه میگویم در آنحال از غلبه عشق از جمیع تعلقات ماسوا الله مجرد گردد و طلب و اشتیاق و بیقراری رو بترقی آرد اگر امداد الهی شامل حال ست مرید ازین تجلیات جهتی و کیفی عروج کرده تجلی حقیقی بی کیف و کم یابد و دران محو و مستغرق گردد و از خود و ماسوا بیخبر شود و بجز حق نه بیند و یقین داند که حق ست چون باز بخویش آید از فنا خود و ماسوا در درد اشتیاق و وصال محبوب حقیقی در خود یابد و در سکر و نشه آن حق را در تقید خود یافته کلمات منصورانه بر زبان آورده نداند که چه میگویم و این تجلیات افعالی و صفاتی بودند بعد ازان از امداد الهی بتوجه مرشد با وجود درد و بیقراری عشق مرید بر و تجلی ذاتی مطلوب حقیقی جلوه فرماید درین مقام مرید چنان از هستی خود رود که علم فنائیت هم نماند و فنا را الفنا پیش آید بعد ازین فنائیت بقائیت حقیقی مرید را حاصل آید و حفظ مراتب و دهد و خلافه حق یابد چنانکه مذکور شد باب دوم در بیان اذکار و اشغال حضرت عالیه قادریه جیلانیه رحمة الله تعالی علینا جمعین فصل اول در اذکار

بدانکه درین خاندان عالیه طالب را اول کلمه طیبه زبانی بجهر متوسط ارشاد فرمایند باین طریق که کلمه لا الله را با مد و رشد از اندرون خود کشیده ضرب الا الله بر دل ضرب کند باین طور روزده شب

در خلوت ورزش نماید هر قدر که تواند تکرار نماید و در آخر صد بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یک بار بگوید و بهتر است که یک هزار و یک صد و یازده بار در یک جلسه بگوید چون درین مزاولت نماید بعرصهٔ چند اثر آن که لذت و ذکر و محویت و بیخودی ست ظاهر شود بعد ازان طریق ذکر و اثبات تلقین نمایند باین طریق که در خلوت رو بقبله با دب تمام دو زانو بنشیند و هر دو چشم به بیند و لَآ نفی را از زیر ناف بقوت و شدت برون آرد و دراز کشیدن تا بکتف راست رسانیده لفظ اِلٰهَ را ازام الدماغ برون دهد اِلَّا اللّٰهُ را بقوت بر فضا ردل ضرب زند و از لَآ اِلٰهَ نفی معبودیه و مقصودیه و موجودیه غیر اللّٰه ملاحظه نماید تا وجود غیر از بصیرت او منفی گردد و از کلمه اِلَّا اللّٰهُ اثبات وجود مطلق او تعالی نماید طریق حبس نفی و اثبات بدانکه نفس را از زیر ناف حبس کند و حرف لَآ را بملاحظه نفی ماسوا از ناف بخیال برآورده برابر پستان راست برده لفظ اِلٰهَ را از دماغ بیرون دهد اِلَّا اللّٰهُ بر دل ضرب نماید و وقت گذاشتن نفس مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ باهستگی و نرمی بگوید و بسینه اشاره کند روز اول سه بار بعد یک یک بار بتدریج زیاده کند تا دو صد و زیاده ازین برساند فائده حبس سابق بیان کرده شد طریق پاس انفاس بدانکه وقت برآمدن نفس وقت فرو رفتن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ از دل بگوید طریق اسم ذات با ضربات بعده اسم ذات را بضربات ارشاد نمایند طریقش آنکه در یک ضربی لفظ مبارک اللّٰه را باشد و مدجهراً بقوت تمام بر دل ضرب زند بعده توقف کند تا دم قرار گیرد و باز همان طور ضرب زند همچنین معمول دارد و در ورزش نماید و در دو ضربی اسم ذات موصوف را یک بار بر زانوی راست و دیگر بر دل بزند و در سه ضربی همان اسم را یک ضرب بر زانوی راست و دیگر بر زانوی چپ سوم بر دل بشدت و جهر بزند و در چهار ضربی ضرب اول بر زانوی راست دوم چپ سوم در پیش خود چهارم بر دل بزند لیکن در یک ضربی و دو ضربی دو زانو و در سه ضربی و چهار ضربی جلسه مربع بنشیند

فصل دوم در بیان اشغال قادریه - طریق شغل اسم ذات خفیه

بعده ذکر اسم ذات خفیه فرمایند طریقش آنکه زبان را بکام چسپاند و بدل هر قدر که تواند بگوید شب و روز همین تصور باشد تا پخته شود و بی تکلف جاری گردد و اگر پاس انفاس

بذکر اسم ذات نماید طریقش آنکه اسم ذات را بالا زناف تصور نموده لفظ هو را بخیال فرو گذارد از افلاک بگذراند همین طور بهر دم اشتغال نماید و طریق ذکر آنرا که شغل مخصوص این خاندان است بالا ذکر یافته شغل برزخ اکبر و این چند نوعست اول آنکه حبس دم کرده نظر در میان دو ابرو دارد نوع دوم نظر در میان هوا دارد نوع سوم چشم راست کشاده و چشم چپ بند کرده در پرده راست بینی ملاحظه نور بی کیف وجود مطلق که منزه است از تقییدات نماید تا ظاهر گردد و فنای حقیقی حاصل آید اما بشرطیکه هر نوع که عمل نماید پاک نزند و یقین بر آن کند که هر چه می بینم و می یابم مقصود من است انشاء الله بمقصود خواهد رسید شغل اسم ذات طریق شغل اسم ذات آنکه در پارچه کاغذ شکل قلب صنوبری بر نگ سرخ یا نیلگون کشیده و دران لفظ الله را با آب طلا یا نقره بنویسد و پیوسته نظر بر آن دارند تا آنکه نقش این اسم در دل پدید آید یا صورت وی را بر صفحه دل بنویسد و مدام متوجه بآن باشد تا غیب از حواس پدید آید طریق شغل دوره قادریه آنکه رو بقبله با دب دوزانو نشسته هر دو چشم بند نموده و زبان را بکام چسپانیده بحضور قلب تصور نماید یعنی بزبان دل اللہ سمیع بملاحظه نور خط نورانی از زناف بر آورده تا بوسط سینه که بمقام لطیفه سر است رساند و از سینه اللہ بصیر را بر آورده تا بدماغ رساند و از ام الدماغ اللہ علیم بر آورده تا بعرش رساند باز اللہ علیم را عرش تا بدماغ و اللہ بصیر از دماغ تا بسینه و اللہ سمیع از سینه تا بناف آرد این جمله یک دوره گردید بعده باز از زناف شروع کند و درجه بدرجه بطور مذکور بطریق عروج و نزول کرده باشد بعضے بزرگان همراه این کلمات مذکوره اللہ قدیر یاد کنند بر ین تقدیر اللہ قدیر را تا بآسمان چهارم برند اللہ علیم را تا بعرش رسانند و دران جا چندی قرار کنند ثمرات و کیفیات این شغل بقلم نمی آید هر که کند داند بعد از حصول ثمرات ذکر و شغل مراقبه تلقین فرمایند

فصل سوم در مراقبات قادریه

مراقبه مشتق از رقیب است و رقیب نگاهبان را گویند پس دل را از یاد ماسوا و خیال غیر حق نگاهدار و طریقش آنکه هر آیت و کلمه که مراقبه آن منظور باشد آن آیت و کلمه را تلفظ نموده با دب تمام دوزانو بذلت و حقارت خود و بقبله بنشیند و دل را از ماسوا خالی نموده در تصور معنی آن خوب

خوض نماید چندانکه دران مستغرق گردد و اصل در مراقبه حدیث شریف سرور عالم صلی الله علیه وسلم است یعنی الاحسان ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک و از آیات کلام الله شریف گویا که سرهمه مراقبات ست کل من علیها فان ویبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام طریقش آنکه ذات خود را مرده و بوسیده و خاکستر شده تصور نماید و داند که باد او را جا بجا میگرداند و آسمان را شگافته و تمام عالم را برهم درهم چنانکه روز قیامت فانی خواهد شد ملاحظه نماید و ذات مطلق الله تقدس و تعالی را موجود باقی داند درین شغل مشغول ماند تا وقتیکه نتیجه او که معیت و یکجا دست بوصول انجامد مراقبه دیگر الله نور السموت والارض انوار الهی را که در هر مکان و زمان موجود ست چنانکه وجود هستی او که هر جا ثابت است ملاحظه نماید و مستغرق گردد همچنین مراقبه آیت ان الموت الذی تفرون منه فانه ملاقیکم ایضا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة و دیگر کلمات مراقبه که سابق مذکور شده ازانجا گیرند پس هرگاه که ثمرات این مراقبات مترتب شوند و کیفیات و انوار آنها مشهود گردد مراقبه توحید ارشاد فرمایند مراقبه توحید و آن بر انواع است اول مراقبه توحید افعالی طریقش آنکه هر حرکات و سکنات تمام عالم را حرکات و سکنات حق داند و فاعلان صوری را بمنزله آلات و حق را فاعل مطلق تصور نماید چون بر وجه کمال برین حالت ملازمت کند ثمرات عجیبه و اخلاق پسندیده پیدا آید و خوب و زشت در نظرشان یکسان گردد

نظم مردان قفس هوا شکستند ۱۲ از نیک و بد زمانه رستند ۱۲ در بحر فنا چو غوطه خوردند ۱۲ جز حق همه را وداع کردند ۱۲ دوم مراقبه توحید صفاتی است و آن اینکه صفات خود و صفات موجودات را پرتوه صفات حق داند و دران مستغرق گردد ثمرات آن نیز در بیان نمی آید مجمل آنکه صاحب این مراقبه خود را مصدر کثرت که در عالم ست میداند و صورتش آنکه بدن خود را فراخ و پهنا مے یابد باین مرتبه که از فرش تا عرش تمام عالم را در گرفته است و همه عالم را در خود می بیند و درین حالت کیفیت عالم بر و منکشف گردد و آن کشف ادمطابق و واقع باشد لیکن درین توقف نکنند و قصد ازان باز ندارند که حجاب ذات است و گاه انوار رنگارنگ ظهور گیرند و آن هم حجاب ذات بحت اند ازان هم ترقی جویند و حجاب های انوار سخت تر اند بدرگاه الهی بعجز و انکسار استدعا نموده

بنظر خیالے ازان بگذرد و آخر این حجب جمالی است لطیف بی لون کہ آن را بہ نسبت بیرنگی تعبیر نمایند آنجا نیز گاہے توقف میشود و بعضے آن را مقصود اصلی دانستہ دران مرتبہ توقف میکنند و اگر امداد الٰہی و جذبہ غیبی شامل حال است تمام حجاب طی شوند بمرتبہ معرفت ذات بحت بیچون برسد و در انجا حالات عجائب و غرائب پیش آیند و این را سیر فی اللہ می گویند و این را پایانے نیست و این مقام را انتہای سلوک و معرفت فرمودہ اند وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مَنْ یَّشَآءُ سوم مراقبہ مراقبہ توحید ذاتی کہ ہمہ ذوات را حق داند و غیر او را موجود نداند محققان حال این مراقبہ را منع فرمودہ اند کہ فہم آن بدون وجدان راست نیاید بطریق اجمال و اٰمادہ بخیال باشد بعنایت الٰہی رفتہ رفتہ بروجہ کمال کشف خواہد شد و در ابتدا رحال تفتیش و استیقان مشغول نشود **فائدہ** باید کہ در مراقبہ بغایت ملازمت و شوق نماید تا حال آید کہ دل ازان بتکلف باز توان داشت بلکہ دل ازان باز داشتن ممکن نباشد و ازان حالتے و حضوری و محویت و نفی خود و عالم و اثبات حق پیدا آید و اگر یک لحظہ موقوف شود خوف ہلاکت او باشد **طریق کشف ارواح و ملائکہ و ہر روے کہ باشد** پس طالب را باید کہ طرف راست گوید سُبُّوْحٌ و طرف چپ قُدُّوْسٌ و طرف آسمان رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ و در دل ضرب کند ہزار بار بگوید و توجہ بمطلوب کند پس آن روح در بیداری یا در خواب ملاقی شود و اگر دو ہزار بار گوید زود بمقصود رسد **ذکر برائے کشف آئندہ** راست یَا اَحَدُ چپ یَا صَمَدُ بگوید ہزار بار و نیز سر را بجانب کتف راست گردانیدہ یَا حَیُّ و در دل یَا قَیُّوْمُ ضرب کند و برائے دفع بلا ہمین کنند ہزار بار **ذکر برائے شفائے مریض** در راست یَا اَحَدُ و چپ یَا صَمَدُ و طرف آسمان یَا وِتْرُ و در دل یَا فَرْدُ ہزار بار بگوید **ذکر برائے حصول امور مشکلہ و قایع آئندہ** بعد تہجد ہزار بار بطرف راست یَا حَیُّ و در چپ یَا قَیُّوْمُ و بآسمان یَا وَہَّابُ و در دل یَا اَللّٰہُ ضرب کند و دعا کند **ذکر برائے کشف قبور** اول بست و یکبار یَا رَبُّ بگوید و بطرف آسمان یَا رُوْحُ و بر قبر یَا رُوْحُ و بر دل یَا رُوْحُ الرُّوْحِ ضرب کند حال میت معلوم شود علانیہ یا در خواب **طریق دیگر نزدیک قبر بنشیند** اول فاتحہ بر میت خواند بعد ازان بطرف آسمان اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ باز بر دل ضرب کند اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ بعد بر قبر ضرب کند عَنْ حَالِہٖ و متوجہ بقلب شود **ذکر کشف روح**

مبارک صلی اللہ علیہ وسلم صورت مثالیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را تصور نمودہ درود خواندہ بطرف راست یا احمد و چپ یا محمد و در دل یا رسول اللہ ضرب کند ہزار بار بگوید علامیہ رخواب ازین دولت دیدار مبارک مشرف شود ذکر برای برآمدن حاجت ہر مشکلے و مہمی و حاجتے کہ پیش آید اسمے از اسماء حسنے مطابق حاجت خود گرفتہ بذکر سہ ضربی مشغول شود مثلاً برائے گشایش رزق یا رزاق و برائے شفائے مریض یا شافی و برائے حفظ مویات یا حفیظ و برائے گرسنگی یا صمد و برائے دفع دشمن یا مذل و برائے دفع بلا و انشراح خاطر یا حی یا قیوم و علی ہذا القیاس

باب سوم

در اذکار و اشغال و مراقبات حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالے

باید دانست کہ چون طالب صادق بتوفیق الٰہی متوسل بزرگی از بزرگان این سلسلہ عالیہ می شود اول او را استخارہ فرمایند پس از زود حال خالی نباشد یا اجازت یابد و در صورت اجازت یا مشغول شوند و الا جواب دہند کہ قسمتش بجائے دیگر است و تیز توجہ مرشد قائم مقام استخارہ می شود طریق استخارہ آنکہ بعد نماز عشا وضو تازہ کردہ صد و یک بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بصدق تمام بخواند بنیت آنکہ آنچہ از من تقصیرات ظاہری و باطنی صادر شدہ از جملہ توبہ کردم و از سر نو مسلمان شدم بعدہ دو رکعت نماز استخارہ باین نیت کہ از حق تعالے می خواہم کہ بر اتباع شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسیلہ مرشدم محکم دارد و در رکعت در اول بعد فاتحہ آیۃ الکرسی و در دوم بعد فاتحہ قل یا ایہا الکفرون بخواند بخشوع و خضوع تمام ادا نماید و بگریہ و زاری پرداز و بعد سلام نماز صد و یک بار کلمہ تمجید خواندہ دست برداشتہ دعا کند چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسپد و اگر معذور است اختیار دارد بعدہ آنچہ در خواب اشارت شود از مرشد بیان کند و اگر در روز اول بشارت نشود سہ روز بکند و بر استخارہ نظر بر قلب کند اگر قلب بر اعتقاد ہمچنان محکم است کہ سابق بود ہمین بشارت است پس مرشد بعد اخذ بیعت او را تلقین ذکر اسم ذات بواسطہ لطائف ستہ نماید باین طریق کہ زبان را بکام چسپانیدہ ہر دو چشم بند نماید و بزبان خیال از دل صدا بگوید

بحیکه این اسم را غیر ذات نداند و این حیثیت را بوسع خود در حال نشست و برخاست از دست
ندهد **بیان لطائف سته و طریق ذکر آنها** باید دانست که لطائف شش اند
یعنی شش موضع اند در جسم انسان که پر فیوض و پر انوار و مشتمل بسیار برکات اند اول لطیفهٔ قلبی
که مقام او دو انگشت فروتر زیر پستان چپ است و نورا و سرخ است دوم لطیفهٔ روحی که مقام
او دو انگشت فروتر زیر پستان راست ست و نورا و سفید ست سوم لطیفهٔ نفس که موضع آن زیر ناف
است و نورا و زرد ست چهارم لطیفهٔ سری مقام آن مابین سینه و نورا و سبز است پنجم لطیفهٔ
خفی مقام آن بالای ابرو و نورا و نیلگون است ششم لطیفهٔ اخفی محل آن ام الدماغ است و نور
او سیاه است مثل سیاهی چشم **فائده** بدانکه این لطائف شش گانه را به ترتیبے که مذکور شد
بخوبی ذکر باید نمود حتی که خود بر ذکر آنها واقف شود و مرشد همت تمام بالقار آن ذکر در لطیفهٔ
مرید متوجه شود و استمداد حق نماید و مرید را بگوید که زبان را بکام چسپانیده از زبان قلب
اسم ذات را بی حرکت زبان بگوید و خود بقوت همت تمام توجه کند یعنی ذهن قلب خود را بر قلب
مرید تصور نماید و خطره غیر آمدن ندهد و بجذبهٔ قلبی قلب مرید را بطرف خود کشد تا از اثر توجه او در
لطیفه مرید چنانش پدید آید و ذکر او ساری گردد و نور ذکر در دل مرید قوتی پیدا کند و نسبتی و حضوری
بذکور تقدس و تعالی ظهور گیرد و باین حیثیت تا یک ساعت کم زیاده بحال مرید متوجه باشد
و ارواح متبرکه کابر این سلسله را شامل حال خود دانسته این تصرف را از امداد او شان
داند **فائده** بدانکه این دل صنوبری آشیانهٔ قلب حقیقی است که از عالم امر است مسمی بحقیقت
جامع و نیز چون مرید متوجه بقلب شود عادت الله جاریست که از مبدا فیض بواسطهٔ قلب حقیقی فیض
میرسد چون مشق لطیفهٔ قلبی باتمام رسد و فنا قلبی حاصل آید همین طور لطائف باقی را جداگانه
مشق نماید و فنا لطائف عبارت ازان است که دران لطیفه استغراق بهمرسد و تکلف
نماند و گاهے میباشد که مرید را در لطیفهٔ قلبی تجلیات رو میدهند اما باید که بوسع امکان خود را
مغلوب تجلی نسازد بلکه تنزیه او تعالی را بنظر قلبی متیقن خود سازد و درین لطیفهٔ قلبی نفی و اثبات
صغیر میفرمایند طریقش آنکه هر دو چشم و هر دو لب بند کرده دم را از ناف برآورده در قلب
حبس کند و کلمهٔ لا را از ناف برآورده تا بگلو رسانیده إله را از گلو تا لطیفهٔ روحے

فرود آورده ضرب لا الله بر قلب بزند بحیثیتی که اثر ذکر بر همه لطائف برسد و ملاحظه نفی ماسوا
الله و اثبات ذات مطلق بی کیف کرده باشد اولا در یک دم سه بار بعد ازان هر چه بر عایت عدد
طاق یک یک یاد کرده باشد تا بست و یکبار رساند و مدد شد نگاهدارد تا اثر ظاهر گردد و اگر اثر
ظاهر نشود دلیل بی حاصلی است باز از سر نو شروع کند و اثر ذکر آنست که در وقت نفی وجود بشری
منفی گردد و در اثبات آثار جذبات الهی ظهور گیرد درین ذکر چندان مشغول شود که مذکور بر دل ذاکر
مستولی شود و نام معشوق هم فراموش کند و مستغرق بجلوه معشوق گردد **طریق شغل**
لطائف ستة اینست که دم را از زیر ناف کشیده همان لطیفه که شغل آن باید نمود قرار دهد
و در ذکر اسم ذات الله الله با ملاحظه معنی و نور آن مقام و واسطه چندان که دست دهد مشغول
شود و این اسم را غیر ذات نداند و ذکر این مقامات بدون حبس دم هم می کنند و ذکر همان اسم ذات
است **و طریق ذکر جاروب** این لطائف این است که دم را بشدت تمام بملاحظه اسم
ذات بدون حبس دم از همان لطیفه که جاروب آن کند کشیده باز ضرب هو همان لطیفه
زند چنانچه اگر جاروب لطیفه قلبی کند دم را بشدت تمام از قلب با ملاحظه اسم ذات کشیده
تا موضع روح رسانیده ضرب دم بملاحظه هو باز بر دل بزند و همین طور جاروب بار دیگر لطائف
هستند در عمل آوردن شرط است **و طریق ذکر ارّه** این لطائف این ست که دم بشدت
تمام بملاحظه اسم ذات از همان لطیفه که ارّه او ورزش نماید و اثر گون کشیده باز ضرب هو
یعنی بملاحظه هو همان لطیفه بزند چنانچه در جاروب لطیفه قلب گفته شد اما چون از مشق لطائف
ستة فراغ نماید و ملکه حاصل آید بعده مرشد فرماید که جمع همت نموده متوجه بهمه لطائف یک مرتبه
شود و مرشد نیز توجه نماید تا همه لطائف بخوبی جاری شوند اگر در سیر لطائف چیزی از تجلیات و غیره
پیش آید دران متلذذ بوده مستغنی نشود بلکه طالب ترقی شود **فائده** بدانکه در اصطلاح انسان
این سیر را سیر لطائف می گویند چون این سیر تمام شد سلطان الاذکار فرمایند **طریق سلطان**
الاذکار مرید را باید که از سر تا قدم متوجه بهر بن موی وجود خود شده ملاحظه اسم ذات
نماید و مرشد نیز بهمت تمام و کمال متوجه بر همه اجزاء مرید شود و این شغل را چندان کند که از هر بن
موی بدن ذکر جاری گردد حتی که اگر خود را غافل سازد ممکن نباشد تا این جا اذکار متضمن

به لطائف ستة وغیره بوده تمام شد چرا که نزد مشائخ این سلسله قطع این راه جمله هفت قدم است پنج ازان از عالم امر که قلب و روح و سر و خفی و اخفی اند و دو از عالم خلق که نفس و قالب اند و قالب مرکب با ربعه عناصر است درین صورت ده لطیفه شد شروع سالک از قلب که از عالم امر است می کنند نصف دائره گذاشته اند از برای همین اقرب است و لطائف قلب یعنی اربعه عناصر را در ضمن لطیفه نفس سلوک میفرمایند بعد ازان ذکر نفی و اثبات را ارشاد نمایند **بیان طریق نفی و اثبات** بدانکه از قدیم بنا راین طریقه و کمالات و ولایت بر همین ذکر است و ذکر اسم ذات در لطائف ستة از تجویز قطب بانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سره است **طریق شغل نفی و اثبات** آنکه چشم را بسته و زبان را بکام محکم نموده نفس را از زیر ناف برآورده در دماغ قرار دهد و حرف لا را از ناف کشیده تا ام الدماغ رساند و از انجا إلٰه را بجانب لطیفه روحی فرود آورده ضرب إلا اللّٰه بر دل بزند و از لا إلٰه نفی ماسوا را اللّٰه تصور کند و از لفظ إلا اللّٰه اثبات ذاتی ملاحظه نماید مبتدی لا معبود إلا اللّٰه و متوسط لا مقصود إلا اللّٰه و منتهی لا موجود إلا اللّٰه تصور کند و منتهای عدد در یک دم بست و یک بار است اگر اثر این شغل که بی تعلقی از ماسوا است در دل پیدا آید شکر بجا آرد والا نه باز از سر نو شروع کند تا اثر حاصل آید **طریق اذکار** تکرار اسمی تمام شد اکثر سلوک مشائخ نقشبندیه تا بانجاست بعد ازان مراتب مراقبات و اذکار که مذکور میشوند اول مرید را **فنا افعالے** که آنرا مراقبه توحید افعالے می گویند تلقین فرمایند **مراقبه توحید افعالی طریقش** آنکه مرید افعال خود را و جمیع موجودات را مظهر افعال حق داند و در همه اشیاء او را فاعل مطلق تصور نماید فاعلیت غیر از نظر برخیزد بعده **مراقبه فنا صفات** که آن را مراقبه توحید صفاتی میگویند ارشاد نمایند یعنے همه صفات خود را و صفات جمیع موجودات را در صفات حق مستهلک داند حتے که مصداق حدیث قدسی کُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا الخ گردد بعده **مراقبه فنا ذاتی** که آن را مراقبه توحید ذاتی می گویند طریقش آنکه مرید را باید که در اندرون قلب حقیقی که سراسر نور است نظر انداخته ذات خود را و ذات همه موجودات را مظهر ذات حق داند و ذات بے جهت و بے کیف را در آفاق و انفس یعنے در اندرون و بیرون خود حاضر داند و جز او کسی را نه بیند ازین دانش گاهے غافل نشود اگر غفلت آید باز رجوع باین مغنی شود تا آنکه در نور مشاهده اش مستغرق گردد

وبجز ذات مطلق خود را وغیر خود را نیابد بدانکه بعضے بزرگان برای تکمیل این نسبت مراقبه انوار می کنانند
طریقش آنکه حقیقت جامع را مثل آفتاب خیال کند وجمیع موجودات را قوار یر تصور نماید که مقابل آن
آفتاب اند وتمام قوار یر بنور واحد منور گردیده اند دران موجودات بجز نیک نور نیست اگر این مراقبه
را بکمال رساند وجود مطلق را در جمیع افراد ساری دیده دیگرے را موجود نه پندارد ومن عرف نفسه
فقد عرف ربه جز این مقام است وتمام اشیار ا فعلیه شهود احاطه معیت او تعالی عین او تعالی
یا بدین را در اصطلاح این قوم توحید وجودی میگویند این ولایت متعلق بلطیفه قلب است که از عالم امر است
ومحیط همه اشیا یعنی این ولایت از وی میخیزد واگر همه اشیار ا از نظر انداخته وگم کرده مشاهده جمال
لایزال حق رو نماید این نسبت را توحید شهودی میگویند واین ولایت علاقه بلطیفه روح اعظم که
محض نور است میدارد واین هر دو مرتبه ولایت خاصه اولیار امت است درین مرتبه علم لدنی
ومرتبه قطبیت وابدالیت وغیره امور دیگر حاصل میگردند والله یؤتی ملکه من یشاء چون این نسبت
بکمال رسد مرید را باید که برین تجلیات ومشاهدات لذت یافته قرار نگیرد بلکه طالب ترقی شود اگرچه
این هم کمال ولایت است اما درین مرتبه نوعے شرکت مفهوم میشود تا وصول مطلوب حقیقی بی تلبیس
اشیا باشد بعده مرید را باید که بامداد توجه مرشد خود را از غلبات این تجلیات ومشاهدات وواردات
اگرچه لطیف باشد وانچه ذهن نشین است از حق باشد یا از غیر حق خالی وصاف سازد وتلقین
مرشد بمراقبه نایافت ووراء الوراء مشغول شود مراقبه نایافت طریقش آنکه لطیفه سری
را از واردات مذکوره خالی ساخته نظر باطن بران دارد وحق تعالی را به تنزیه تمام تصور نماید
وهرچه در ذهن وخیال او باشد از همه پاک ومنزه بی جهت وبی کیف او را البته طلبد تا هیچ در نظر او
غیر مطلوب نماند حتی که بجز نور یقین معلوم هیچ نماند همچنین تنزیه بلا نهایت رساند وهیچ جا قرار نگیرد
بیت ای برادر بی نهایت در گهیست ✦ هرچه بر وی میرسی بر وی مایست ✦ چون حاجت
نفے نماند وآئینه سری از توجهات وتصورات صاف ومصفا شد ولی جهتی ولی کیفے
رو نمود مرتبه نایافت ووراء الوراء وولایت خاص که ولایت ملائک مقربست بوصول
انجامید واین ولایت متعلق بلطیفه سر است والله اعلم بیت هر کرا از فضل حق باشد مدد
این همه نعما حق او را رسد ✦ بدانکه چون مرید لطیفه سری را از تجلیات اگرچه مشاهده باشد

خالی ساخت داخل دائرہ حقیقی شدہ لیکن چون از حقیقت آگاہ نیست از ارباب جہل است پس اگر امداد الٰہی وجذبہ معنوی شامل حال ست جمیع مراتب عنصری ونوری را طے کردہ آید بعد از نایافت وراء النور از حقیقت نایافت کہ مرتبہ ولایت اخص الخواص کہ ولایت انبیاء علیہم السلام است وی نیاید پس وصول این نسبت محض سعی در خلو متخیلہ باطنہ من حیث حقیقت از یافت حق وغیر حق است حاصل اینکہ اول ولایت خاص اگرچہ ولایت است لیکن درین ولایت وجود وغیر در نظر است یعنے تمیز در مظاہر وظاہر باقی ست پس این نسبت مرتبہ عالیہ ایشان بوی مشترک می آید و در ولایت اخص اگرچہ تنزیہ است کہ جمیع مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالیہ خود را مظہر ذات وصفات و کمالات حق تعالے می بینند وبجز مظہریت او ہیچ نمی یابد و تنزیہ او میکنند اما تنزیہ سائر الناس پیش رتبہ علو انبیاء علیہم السلام حکم تشبیہ دارد پس دل را از تصور غیبت کہ نزد ایشان غیر حق است واو تعالے از ملاحظہ تنزیہ نیز منزہ و پاک است تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا از ہر دو خیال خالی سازد و طالب ترقی شود تا تجلی بے کیفے و بے جہتے بر دل مرید وارد میشود و تجلیات انوار قدم متجلی گردد و ہر چند خلو زیادہ دخل در دائرہ این ولایت بیشتر بعد ازان کمالات نبوت انبیاء علیہم السلام است وحقیقت این مرتبہ خارج از تحریر و تقریر است اما محققان این قدر فرمودہ اند کہ اگرچہ ولایت انبیاء ونبوت ایشان ہر دو در دائرہ اصالت اند و ہر دو از ظلیت خالی و بر اند لیکن این قدر ہست کہ در ولایت وصول بحقیقت صفات حضرات عزت جل شانہ است و در نبوت وصول بحقیقت ذات بحت ست بتفاوت مراتب استعدادیہ چنانکہ فرمودہ قولہ تعالے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ چون این نسبت بکمال رسد ملاحظہ از میان برخیزد و بمقام حضور در حضور نور نور بر رسد کہ مرتبہ بقا باللہ است

ذکر مراتب اذکار و اشغال علیہ نقشبندیہ بطریق اجمال و اختصار بقلم آمدہ اگر بتفصیل باید از کتب ایشان مثل نسخہ متبرکہ انوار محمدی مصنفہ حضرت مولانا و استاذنا مولوی شیخ محمد فاروقی تھانوی سلمہ اللہ تعالے کہ خلیفہ خاص حضرت مرشدم و بادیم قطب الاقطاب مولانا میانجیو نور محمد شاہ جھنجھانوی اللہ قدس اللہ سرہ باید جست اما در بیان اشغال طریقہ احمدیہ حضرت شیخ عبد الاحد رامکاتیب انداز انجملہ مکتوبی مسمی بکحل الجواہر بغایت متین است

و نیز طریق تحصیل مراتب سلوک این طریقہ بہ تفصیل تمام باحسن وجوہ در رسالہ انہار اربعہ مؤلفہ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ بغایت پسندیدہ ست مرقوم ست فقط اکنون بعضے کلمات مصطلحہ حضرات نقشبندیہ کہ بنا بر این طریقہ بران است بقلم می آید باید دانست و یاد باید داشت و آن را پیشوای خود باید ساخت و آن این ست ہوش دردم - نظر برقدم سفر در وطن - خلوت در انجمن - یاد کرد - بازگشت - نگہداشت - یادداشت - وقوف زمانی - وقوف عددی - وقوف قلبی - یازدہ کلمہ اند **ہوش** دردم عبارت از آن ست کہ ہمیشہ ہوشیار و آگاہ بر نفس خود باید بود تا کہ دم بغفلت نہ برآید و این شغل دافع تفرقہ انفسی ست **نظر برقدم** آنست کہ در آمد و رفت راہ ہر جا کہ باشد نظر بر پشت پا دارد تا نظر پراگندہ نشود و بہ جمعیت اقرب باشد و در ابتدا دل تابع نظر است و پریشانی نظر در دل تاثیر میکند و شاید نظر برقدم اشارت بسرعت سیر سالک بود در قطع مسافت ہستی و طی عقبات خود پرستی یعنی نظر او ہر جا کہ منتہی شود فی الحال قدم برآن اند **سفر در وطن** آنست کہ سالک در طبیعت بشری سفر کند یعنی از صفات ذمیمہ بصفات حمیدہ برآید کہ معنی تخلقوا باخلاق اللہ ست **خلوت در انجمن** آنست کہ بظاہر با خلق و بباطن با حق تعالے بود یعنے با ہمہ حال متوجہ الی اللہ بودہ باشد **یاد کرد** عبارت از ذکر لسانی و قلبی ست یعنے دور کردن غفلت را بذکر حق تعالے **بازگشت** و آن این ست کہ ہر بار یکہ ذاکر بزبان دل کلمہ طیبہ را گوید در عقب آن ہم بدل مناجات کند کہ الٰہی مقصود من توئی و رضای تو ترک کردم دنیا و آخرت را برای تو عطا کن نعمای خود و وصول تمام بدرگاہ خویش و این شرط عظیم ست در ذکر از این غافل نشود **نگاہداشت** مراد از مراقبہ خاطر ست از خطرہ ماسوار اللہ چنانکہ اگر در یکدم صد بار کلمہ طیب را گوید خاطر بغیر نرود بلکہ از اسماء و صفات ہم غافل بودہ احدیت مجردہ را و ورای الورا را منظور نظر داشتہ باشد **یادداشت** عبارت از متوجہ بودن بحق تعالے است بہر دم و بہر حال بر سبیل ذوق و بعضے گفتہ اند کہ حضور بی غیبت است و نزد اہل تحقیق استیلا شہود حق بر دل بتوسط حب ذاتی کہ کنایہ از حصول یادداشت است و این را مشاہدہ گویند و حق این است کہ این مقام مذکور کہ توجہ تمام بحق ست بدون فنا

تمام و بقاء کامل حاصل نمیشود و وقوف زمانی آنست که بنده بر حال و اقف احوال خود باشد اگر بطاعت است شاکر باشد و اگر معصیت ست عذر خواهد یا آنکه پاس انفاس را نگاهدارد که بحضور میگذرد یا بغفلت و علی هذا القیاس و قبض و بسط استغفار و فکر باید و این را محاسبه گویند و وقوف عددی و آن عبارت از رعایت عدد و طاق در نفی و اثبات است چنانکه گذشت و رعایت عدد در ذکر قلبی موجب جمع خاطر متفرقه است و وقوف قلبی آنست که ذاکر آگاه و واقف باشد باحق تعالے و یا وقوف قلبی عبارت از آگاهی و حاضر بودن دل است بجناب حق تعالے بوجهی که دل را هیچ علاقه بغیر حق نباشد و بعضے گفته اند که درین ذکر ارتباط و آگاهی موجب شرط است که محققان فرموده اند که اگر طالب را ذکر قلبی درنگیرد و تاثیر نشود و یرا از ذکر باز داشته بوقوف قلبی امر فرمایند تا زود ذکر در گیرد و تصرفات مشائخ طریق توجه شیخ خود را از همه امور خالی ساخته متوجه شود بسوی نفس ناطقه خود در سبتے که در مرید القائش منظور باشد و توجه خاطر صرف بحالش نماید و تصور کند که کیفیت و جذب از من در مرید سرایت میکند بفضله تعالے افاضه نور و برکات حسب استعداد آن میشود و بعد اجرار لطیفه قلب بر هر لطیفه درجه بدرجه توجه نماید و همچنین در القاء انوار و ترقیات لطائف مرید باین طریق توجه کند و بر مرید غائب تصور صورت او نموده توجه غائبانه میدارد و فائده او را میرساند طریق سلب مرض آنکه خالی کند نفس خود را از همه خطرات و خیالات کند نفس خود را بیمار بآن بیماریکه مریض دارد پس آن مرض منتقل میشود از مریض بسوی او و این از عجائب صنعت الهی است در خلق دیگر طریق دفع مرض و توبه بخشی آنکه بعد استخاره صاحب نسبت وضو کرده دو رکعت نفل ادا نماید و در سجود استغفار خوانده و بعجز و زاری بدرگاه مجیب الدعوات التجا نماید که از مریض مرض - و یا از عاصی معصیت زائل شود بعد از آن مقابل مریض یا عاصی بنشیند و همت تمام جمع نموده و قتیکه نفس میگیرد تصور کند که مرض از قالب مریض و یا معصیت از عاصی میگیرد و میکشد و در از کند نفس را و وقت گذاشتن نفس خیال نماید که آن مرض و یا آن گناه از اندرون سلب کننده بر زمین می افتد بعون الله تعالے مریض شفا یابد و عاصی توبه کند طریق دریافتن نسبت اهل الله زنده باشد یا مرده

طریقش آنست که بنشیند روبروی او اگر زنده است و اگر مرده است مقابل قبر او پس خالی کند نفس خود را از هر نسبت و التجا نماید بدرگاه علام الغیوب بگه یا علیم یا خبیر یا مبین خبرده ما را و آگاه کن از کیفیت باطن این شخص و متوجه شود بسوی روح او زمانی چند تا متصل کند روح خود را با روح او بعد وقفه رجوع کند بذات خود پس هرگاه دریابد در نفس خود از کیفیات پس بداند که این نسبت آن شخص است و همین طریق دریافتن خواطر است **طریق دریافتن خطره** نفس خود را از حدیث نفس و از هر خطره خالی ساخته بدل بسوی قلب او متوجه شود هر چه از خیر یا شر در خاطر خطور کند پس بداند که از دست **طریق کشف وقایع آینده** بطریق معهود دل خود را از همه خطرات پاک نموده اول بجناب قدس عالم السر و الخفی التجا نماید یا الله یا علیم یا خبیر یا مبین آگاهی بخش مرا برین واقعه پس اگر منقطع شد تمام خطرات و حاصل شد انتظار کشف آن واقعه مثل تشنه که آب را بیخواهد پس متوجه کند روح خود را ساعت بساعت بسوی ملاء اعلی یا ملاء اسفل بقدر استعداد خود بهمت تمام پس منکشف خواهد شد آن واقعه یا آواز هاتف یا بدیدن یا در خواب **طریق دفع بلا بطریق** معهود تخیل کند آن بلا را بصورت مثالی و توجه بهمت قوی نماید برای دفع بلا بامداد الهی دفع خواهد شد اما این تصرفات عجیبه و غریبه بدون حصول نسبت فنا و بقا دست نمیدهد و این معاملات از متوسطان سلوک اکثر واقع میشوند و از منتهیان بسبب عدم التفات شان با مور مذکوره کونیه کم ظهور گیرند و نیز باید دانست که ضرور نیست که همه مکشوفات عارف صحیح و مطابق واقع باشند زیرا که کشف وقایع از امور ظنی است که احتمال خطا هم دارد گاهی باشد که خلاف واقع افتد پس اظهار این چنین امور پیش یار و اغیار لاحاصل است و دعوی فضول **باب چهارم در بیان کیفیت تلاوت قرآن و اوراد نماز و دیگر اعمال متفرقه**

باید دانست که بهترین سلوک الی الله بسه طریق ذکر فرموده اند اول ذکر کلمه طیب لا اله الا الله محمد رسول الله دوم ذکر تلاوت قرآن شریف سوم اوراد نماز باقی اذکار درین مندرج اند و از فضیلت اینها قرآن و حدیث و آثار صلحاء مملو است و این مختصر متحمل آن نیست که بقلم آید و برکات و کیفیات آنها انچه هست این ذره بیمقدار را چه قدرت که بیان سازد فضیلت کلمه طیب برای طالب صادق همین بس است که یک قدم از لا الا الله بر نفی ماسوا الله نهد و دیگر قدم از الا الله بجناب قدس نهاده واصل حق گردد و از فضائل قرآن شریف طالب را همین کافی است

که از مشغولی او حضوریت حق و ہمکلامی او تعالے حاصل شود و نماز جامع این ہر دست و دیگر جمیع
اذکار و عبادات و عمار و تسبیحات کونین را شامل است و نیز مدارج بیشمار در نماز مندرجست که بیانش
از طاقت بشری دور است و سالکے که بغلبه استغراق و جذبات از نماز باز ماند از مدارج بسیار
محروم ماند بلکه بمقصود اصلی نرسد و نماز سریست از اسرار الٰہی در میان عبد و معبود او که مومن را در مشغولے
آن انقطاع از ماسوا و قرب تام بحضرت حق تعالی حاصل است پس طریق سلوک که بواسطه کلمه طیبه
است بیان کرده شد اکنون چیزے طریق و کیفیت تلاوت قرآن و ادا نماز بطور طالبان
حق بیان کرده می آید اول **بیان طریق تلاوت قرآن شریف** بدانکه تلاوت
قرآن افضل عبادت است و کدام طریق برای تقرب الی الله سوای فرائض بہتر از تلاوت قرآن
نیست پس آداب و استحباب او آن ست که با خلاص تمام با طہارت کامل رو بقبله با ترتیل و
خشوع و تحزن بعد از اعوذ و بسم الله بلاحظه آنکه کلام با خدا می کند و گویا او را می بیند و اگر نه تواند
بداند که او مرا می بیند و با امر و نواہی مرا حکم می فرماید و بر آیت بشارت فرحان و بر آیت وعید
ترسان و گریان باشد و بهر و الحال خوش که موجب جمعیت خاطر و دفع غفلت است بخواند و
این عام است و طریق خاص آنکه طالب با شرائط مذکور در خلوت که کدام مخل خلوت نباشد
بعد ادا دو رکعت نفل با دب و حضور تمام بنشیند و قرآن شریف را در بر و بر بندد و عظمت کلام
کبریای و تذلل خود ملاحظه نماید و دل را از جمیع خطرات خالی کرده متوجه بحقیقت قرآنی که صفت
کلام نفسی حق است گردد و درین مراقبه اندک توقف کند چون خاطر جمع شود و حضوریت بحق تعالے
چون شاگرد پیش استاد بیقین حاصل آید بعد اعوذ بسم الله بخشوع و خضوع تمام با ترتیل و تجوید
چنانکه پیش استاد میخوانند بهیچ دقیقه قرارت فرو نگذارند تلاوت نماید و در حین قرارت خیال
کند که زبان و دهن و لسان و دل صنوبری هر دو برابر بلفظ مکنند ازین ملاحظه غافل نشود و اگر
غفلت آید زود اعوذ خوانده دل را حاضر کند چون ازین مشق جمعیت خاطر و حضوریت بحق تعالے
حاصل آید بعد ازان تصور کند که درین موی جسد قاری برای قرارت قرآن زبان گردیده و
از هر بن مو الفاظ می آیند و تمام قالب قاری حکم شجرهٔ موسوی پیدا کرده است درین ملاحظه
در همین قرارت مستغرق گردد و چون درین ملکه حاصل آید بعد ازان در وقت تصور کند که حق تعالے

بزبان قاری میخواند و او میشنود و بعد ازان تصور کند که سالک می خواند و حق بگوش سالک میشنود و چون درین ملکه شود بعد ازان در قرارت خود تصور کند که او تعالی خود میخواند و خود میشنود و این هیچ نیست نه وجود سالک نه وجود موجودات بجز آنکه آواز یست که از هر جهت می آید و سالک درین محو است چون این مرتبه بکمال رسد بفضله تعالی امید است که معنی حقیقی و اسرار قرآنی منکشف گردد و سالک بمطلوب خود برسد **بیان طریق ادا نماز** سالک طریقت را باید که در ادای هر اعمال خصوصاً نماز بر مغز و ارواح آنها که مراد از حب دلی و اخلاص نیت و خشوع و قبولیت بدرگاه او تعالی و محبوبیت پیش احدیت است محافظت نماید اما اگرچه نماز اهل حقیقت نماز است و بدان رسیدن و چنان گذاردن مشکل است و صعوبتی بسیار دارد لیکن جهد و کوشش میباید کرد مگر خدا تعالی آسان گرداند اَلَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا طریق او اینش آنکه اول نماز را صورتی تصور کند که دل و بی نیت خالص و روح او حضور و تن او اعمال ظاهر و اعضا رئیسه او ارکان و خواص او و تعدیل ارکان و تحسین قرارت است تا ریکی ازین مراتب نباشد نزد اهل الله نماز نبود و نیز نماز را طهارت حقیقی باید که بی آن نیز نماز نشود و آن طهارت دل است از ماسوا الله که نظر قبولیت حق بر دل است اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ پس هرگاه که دل نجس است بدن چگونه پاک شود که بدن تابع دل است پس چنان کن که دل از غیر الله پاک باشد و جز حق تعالی مستحق کرامت و سزاوار بزرگی هیچکس را نداند تا قول الله اکبر درست آید و چون دست برای تکبیر برداری دانی که از دو جهان دست برداشتم و در وَجَّهْتُ وَجْهِیَ روی دل بهمت تمام متوجه بحق بود و چون اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ گوئی بدانی که در عالم هیچکس مستحق حمد نیست و جمیع محامد باو راجع است و در رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تصور کنی که نیست رب بجز او تعالی و در اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ امید بر کرم و رحمت او داری و بدان واثق باشی و در مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ خوف را پیش گیری و روز قیامت را مشاهده کنی وَلَا مَرْئِیَّ یَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ یقین نمائی و چون اِیَّاکَ نَعْبُدُ گوئی بیقین دانی که لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ و در اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بحقیقت ملاحظه کنی که لَا فَاعِلَ اِلَّا اللّٰهُ و در اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ هدل راهی طلبی که بحق رساند و از صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ آن راهی خواهی که انبیاء و اولیاء رفته اند و در غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

پناہ جواز غضب او و از گمراہی نفس خود و در حالت قیام استقامت بر طریق شریعت و طریقت خواہی و در رکوع عظمت الٰہی و تذلل نفس خود و در سجدہ فنا نفس و اثبات حق خواہی و در تشہد محویت خود بمشاہدہ حق خواہی و دران کوشی کہ ہر چہ در نماز خوانی بدان صادق باشی و الا مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ وَکَذَّبَ بِالصِّدْقِ و در حضور و اخلاص جہد کن و ہر نمازی کہ بجا آری مراقب باش دران و اگر حضوری نبودہ باشد باز اعادہ کن و اگر باز در حضوری قصوری واقع شود باز اعادہ نمای حتی کہ پنج یا ہفت بار ہمین طور کنی امید قویست کہ بحکم آنکہ مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَ وَجَدَ یعنی جوینده یابنده این دولت بوصول انجامد و نیز برین قناعت مکن بلکہ ہمواره ملتجی بصفت ایجابی او تعالے باشی تا بنماز حقیقی برسی و حق را یابی و بگوئی و برین عمل نمایمیت دست از طلب ندارم تا کام من برآید یا جان رسد بجانان یا جان ز تن برآید ۔ انشاء اللہ تعالے دست طلب بدامن مطلوب برسد بمنہ و کرمہ طریق دیگر در ادا نماز بدانکہ وقت ادای نماز روی قلب را متوجہ بسوی حقیقت کعبہ کہ صفت موجودیت حق است سازد و نور حقیقت نماز را کہ صفت الوہیت او تعالی است ملاحظہ نماید و تصور حقیقت خود کہ مرتبہ عبدیت است بعجز تمام پیش آرد و خالص نیت ادا خدمت عبدیت کند و برای تکبیر دست بردارد و خیال نماید کہ از ہر دو جہان دست برداشتہ رجوع الی اللہ گشتہ و بگوید اللہ اکبر و تصور کند گویا کہ نفس خود را بتکبیر ذبح کردہ فنا ساخت و بعد تسبیح و تحمید قرارت شروع کند و در قرارت ملاحظہ قبولیت حق تعالے کند چنانکہ در حدیث شریف آمدہ است کہ وقتیکہ گفت بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرمود حق تعالے ستایش من کرد بندہ من چون گفت اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فرمود حق تعالے بر من ثنا کرد بندہ من چون گفت مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ فرمود حق تعالے بیان بزرگی من کرد بندہ من ہر گاہ کہ گفت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ فرمود حق تعالے کہ این درمیان من و درمیان بندہ من است و مر بندہ مرا است انچہ خواست وقتیکہ گفت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فرمود حق تعالے این برای بندہ من است و مر بندہ مرا است انچہ خواست پس در ملاحظہ مجاذبہ مستغرق گردد و در رکوع نظر بر پشت پا دارد و ملاحظہ عظمت و کبریای او تعالی و تذلل خود کند و در سجود نظر بر بینی دارد و ملاحظہ علو او تعالے و تحقیر و خاکساری خویش نماید و در قاعدہ

نظر بر سینہ دارد و ملاحظہ معنی التحیات کند و در آن حالت یقین داند کہ در حضوری تعالے در مجلس انبیاء و اولیاء داخل است و نیز در ہر نماز ملاحظہ ان تعبد اللہ کانک تراہ ملحوظ دارد و اگر خطرہ آید بلا خطہ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب دفع سازد و در قرارت آواز بلفظ چنان باید کہ گوش خود بشنود بلکہ ہر کہ برابر او باشد او ہم استماع نماید اما چندان جہر نکند کہ آواز از حلق برآید الا در نماز جہریہ طریق دیگر نماز بشرائط معہودہ در حالت نماز نور حقیقت صلوٰۃ را مثل ستارہ رخشان در عین قیام بر سجدہ گاہ و در رکوع بر پیشانی و در حالت سجدہ بر پرہ بینی و قعود بر سینہ مشاہدہ کند و مستغرق گردد پس چون باین طور مذکور در ادای نماز مزاولت و مشق نماید بعونہ تعالیٰ نماز حقیقی رو دہد و حقایق و معارف گوناگون مکشوف گردد و مرتبہ الصلوٰۃ معراج المومنین ہمین است کہ مقصود دنیا و مافیہا را گذاشتن و با حق پیوستن است واللہ یؤتی ملکہ من یشاء خداوندا ما را و جمیع دوستان ما را و ہمہ طالبان حق را ازین دولت مشرف گردان و درین بمیران و برانگیزان بحرمۃ النبی و آلہ و اصحابہ اجمعین آمین آمین آمین

طریق حصول زیارت جمال مبارک صلے اللہ علیہ وسلم

بعد نماز عشا با طہارت کامل و جامہ نو و استعمال خوشبو با ادب تمام رو بسوی مدینہ منورہ بنشیند و ملتجی از جناب قدس حقیقت محمدی برای حصول زیارت جمال مبارک صلے اللہ علیہ وسلم شود و دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آن حضرت بلباس بسیار سفید و عمامہ سبز و چہرہ منور مثل بدر بر کرسی تصور کند اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ راست وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ چپ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ و در دل خود ضرب کند این درود شریف را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند بعد ازان این ہر سہ درود را اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ہر قدر کہ تواند بعدد طاق بخواند و بوقت خفتن بست و یک بار سورہ اذا جاء نصر اللہ خواندہ بمصور جمال مبارک درود گویان سر بسوی قطب رو بقبلہ و بر دست راست بخسپد وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خواندہ بر کف راست دمیدہ و زیر سر نہادہ بخسپد این عمل مجرب یا بشب دو شنبہ بکند چند بار لیل آرد انشاء اللہ تعالے بمطلوب خواہد رسید

طریق صلوة کن فیکون برای مشکلکشائی سریع الاثر است

هر کسی را که حاجتی سخت و دشواری پیش آید در شب چهارشنبه و پنجشنبه و جمعه با طهارت تمام و اخلاص کامل دو رکعت نماز گذارد در رکعت اول سوره فاتحه یک بار و صد بار سوره اخلاص صد بار و در دوم سوره فاتحه صد بار و اخلاص یک بار بخواند و صد بار این چنین گوید ای آسان کننده دشوار بها و ای روشن کننده تاریکیها و صد بار استغفار و صد بار درود شریف بخواند و بحضور قلب از خدا تعالی دعا کند چون شب سوم آید بعد ادای دوگانه و غیره سر برهنه بوده و آستین دست برآورده در گردن بیندازد و بگریه و زاری از جناب الهی دعا کند بنجاه بار انشاء الله تعالی ضرور دعا مستجاب شود و این عمل در خاندان چشتیه بسیار مجرب و سریع الاثر است و این را صلوة کن فیکون برای همین نامند که در مطلب باری جلد تاثیر کند **طریق نماز استخاره** بدانکه در امر استخاره کند بعده آن کار را بعمل آرد و در استخاره مسنونه هیچ خواب و رویا ضرور نیست فقط اطمینان قلبی کافیست اگر فرصت نباشد صرف بر دعا اکتفا نماید طریقش آنست که دو رکعت نماز بنیت استخاره ادا نماید در رکعت اول بعد فاتحه سوره کافرون و در دوم سوره اخلاص بخواند بعد سلام این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

طریق دیگر استخاره مشائخ چشتیه فرموده اند که بعد نماز عشا دوگانه بنیت استخاره بگذارد در هر رکعت بعد از فاتحه سوره اخلاص سه بار بخواند بعد سلام اول آخر درود شریف سه بار یَا سَلِیْمُ سَلِّمْنِیْ سه صد و شصت بار بخواند بعده این چهار اسم را صد صد بار یعنی یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا بَشِیْرُ بَشِّرْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا مُبِیْنُ بَیِّنْ لِّیْ بعده رو بسوی قبله و سر بطرف قطب کرده و پای بجانب

شمال کرده بر زمین نخسپد اگر معذور است اختیار دارد اما با کس سخن نگوید درود گویان نخسپد و این عمل را شب پنجشنبه یا دوشنبه بجا آرد اگر در یک شب معلوم نشود تا سه یا هفت شب بنجند انشاء الله هر چه مقصود باشد معلوم شود دیگر طریق سورهٔ فاتحه یک بار سورهٔ ناس سه بار سورهٔ فلق سه بار سورهٔ اخلاص سه بار سورهٔ کافرون سه بار سورهٔ اذا جاء نصر الله بست و پنج بار بعده هر قدر که تواند درود شریف بخواند چنانکه درود گویان نخسپد بوقت خفتن پشت راست قدری ده و دست بر یکدیگر نهاده بخسپد

کیفیت اعمال متفرقه صبح و شام

بدانکه شاغل اشتغال قلبیه را ضرور است که سوای فرائض و واجبات و سنن بعضی از عبادات و طاعات و اوراد و وظایف لسانیه که ممد و مقوی و مفید صفای قلب باشند بعمل آرد چنانچه نماز تهجد که دوازده رکعت است و نماز اشراق که شش رکعت است و دو نیز آمده است و چهار رکعت صلوة الضحی و چهار رکعت صلوة الزوال و شش رکعت صلوة الاوابین و بست رکعت هم آمده اند و چهار رکعت سنت قبل عصر و چهار رکعت قبل عشا و روز جمعه صلوة التسبیح اگر فراغ باشد بخواند و سه روزه ایام بیض و روزه پنجشنبه و دوشنبه و شش روزه شوال و نه روزه اول ماه ذی الحجه و اگر نتواند روز عرفه ضرور دارد و روز عاشورا و هشت روزه اول ماه رجب و اول شعبان دارد و تلاوت قرآن شریف بقدریکه در چهل روز ختم کند و در میان سنت و فرض صبح چهل و یک بار سورهٔ فاتحه مع تسمیه بخواند و بعد نماز صبح سورهٔ یٰسین و ده بار کلمه چهارم و صد بار سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ بخواند و صد بار استغفار صبح و شام کلمه طیب صد بار و چهل و یکبار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللهُ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ هر قدر که تواند بخواند بعد نماز ظهر سورهٔ فتح و نیز اگر تواند منزل دلائل الخیرات نیز بخواند و بعد نماز عصر سورهٔ عم یتساءلون و صد بار آیهٔ کریمه و بعد نماز مغرب سورهٔ واقعه و بعد نماز عشا سورهٔ ملک و یا سورهٔ سجده و صد و یک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اول و آخر درود و یازده بار بحضور قلب و تصور معنی بخواند صبح و شام سید استغفار یک بار و نود و نام یکبار اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

وآیۃ الکرسی وآیۃ آمن الرسول تا آخر سورہ ویک یک بار واعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق سہ بار وآیات آخر سورہ حشر یک بار وسہ بار بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم بخواند وسہ بار رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا صلی اللہ علیہ وسلم ویک بار حزب البحر اگر تواند بخواند بعد ہر نماز آیۃ الکرسی یک بار وسی و۳۳ بار سبحان اللہ وسی و۳۳ بار الحمد للہ وسی و۳۴ بار اللہ اکبر ویک بار چہارم کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر بخواند ودر وقت شروع طعام بسم اللہ الخ بعدہ اللھم بارک لنا فیہ وبعد فراغ طعام الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا واوانا وجعلنا من المسلمین بخواند ووقت خواب سورہ فاتحہ وآیۃ الکرسی یک یک بار ومعوذتین سہ سہ بار وآیات آخر سورہ کہف بخواند ووقت بیدار شدن از خواب کلمہ چہارم بخواند ودر حین دخول خلا اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث وقت برآمدن از خلا غفرانک بخواند ودر ہر وقت نشست وبرخاست بسم اللہ واللہ اکبر واللھم انی اسئلک رضاک معمول دارد ونیز بعد نماز صبح وبعد نماز عصر سہ سہ تسبیحات عشر ہم بخواند ودیگر اوراد بسیار اند اگر زیادہ مطلوب باشد از حدیث مثل حصن حصین وغیرہ بگیرند باقی بہر حال باشغال قلبیہ مشغول باشند ونیز بعضے بزرگان برای جمعیت ظاہری وباطنی ختم خواجگان بعد نماز ظہر ویا بعد فراغ نماز چاشت میخوانند طریقش آنکہ طریق ختم خواجگان اول سورہ فاتحہ ہفت بار بعدہ سورہ الم نشرح ہفتاد ونہ بار ودرود شریف صد بار بعد ازان یکہزار بار سورہ اخلاص بعد ازان ہفت بار سورہ فاتحہ وصد بار درود شریف وصد صد بار این آیا قاضی الحاجات ویا کافی المہمات ویا دافع البلیات ویا حلال المشکلات ویا رافع الدرجات ویا شافی الامراض ویا مجیب الدعوات ویا ارحم الراحمین میخوانند طریق ختم خواجگان چشت برای ہر مہمی وضو کردہ وبقبلہ بنشیند اول دہ بار درود شریف بعد ازان سہ صد وشصت بار این دعا بخواند لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ بعد

سہ صد و شصت بار الم نشرح پس بازو مارند کور سہ صد و شصت بار بخواند پس ۵ بار درود شریف خواند ختم کند و حاجت از خدا تعالے سوال کند **طریق ختم خواجگان قادریہ** برای حصول مہمات اول دو رکعت نفل بخوانند بعد ازان یک صد و یازده بار سورہ الم نشرح میخوانند بعد ازان کلمہ تمجید یازده بار و سورہ یٰسین یکبار بعد ازان اگر ختم کلان خوانند سورہ الم نشرح ہزار و یازده بار بخوانند و اگر ختم خورد خوانند یک صد و چہل و یکبار بخوانند بعد ازان در ہر تقدیر درود شریف یکصد و یازده بار بخوانند و از خدا تعالے مطلب بخواہند **فصل در بیان مانع راہ سلوک و طریق و قمع آن** بدانکہ طالب حق را حدیث نفس و خطرات بی معنی و تفکرات لایعنے و تشویشات خاطر مانع از راہ سلوک است و این مرض سخت است بزرگان علاج آنہا فرمودہ اند پس اگر طالب حق را در اشغال و نسبت قلبیہ بلموق وساوس فاسدہ فتوری واقع شود غسل کند و جامۂ نو پوشد و استعمال خوشبو کند و در خلوت کہ از شور و شغب خالی باشد در آید بنشیند و معوذتین و اخلاص و فاتحہ سہ سہ بار بخواند و ۳ بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِہَ اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تکرار نماید و ۳ بار اعوذ خواندہ طرف کتف چپ قدرے بعدہ بر خاستہ دوگانہ ادا نماید و در انجا اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ ہر قدر کہ تواند تکرار نماید بعدہ بطرف چپ یا نور و براست یا نور و در قلب یا نور ضرب کند چند کرت تکرار کند و اگر باز خلجان خاطر شود فی الحال وضو کردہ باز ہمین ذکر مشغول شود و اگر باز مشوش شود ہمین کند انشاء اللہ تعالے در دو سہ مرتبہ تسکین بقلب خود خواہد یافت پس بذکر نفی و اثبات بملاحظہ لَا فَاعِلَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ مشغول گردد و در رعایت مد و شد و ادغان خوش نگاہدارد **طریق دیگر** آنکہ بطریق معہود اسمی ازین اسماء یعنی یَا اَللّٰہُ یَا فَعَّالُ یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ اگر فتہ بذکر سہ ضربی و چہار ضربی مشغول شود و اگر خطرات دفع نشوند و خاطر پریشان ماند چند بار نفی و اثبات بملاحظہ مذکور مع شرائط ورزش نماید و تصور کند و یقین داند زیرا کہ این وساوس خیر باشد یا شر کہ از موجودات ہستی ہستند قایم بحق اند بلکہ عین حق داند زیرا کہ باطل را بعضی ظہورات حق است و گویند ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ پس بلاشک باین تصور شوق و اشتیاق غلبہ کند و ہمہ خطرات محو سازد

بیان دریافت کیفیت تفرقه ها و علاج آنها

بدانکه باعث تفرقه و تشویش خاطر بچند وجه فرموده اند گاهی از فساد غلبه شوق و عشق هم میباشد صورتش آنکه عاشقان طالب وصال حق اند و آن حاصل نمیشود مگر بفنا ء طالب در ذات مطلوب و فنا موقوف است بمستی و انشراح خاطر بذات تعالی چون بعضی طالبین بغلبه شوق و درد اشتیاق ریاضت شاقه بر خود نهند و نفس را یک لخت از تلذذات و ملوفات باز میدارند و جوع و عطش مفرطه و ترک راحت اختیار میکنند این امور باعث انقباض خاطر میگردد و آن انشراح و انبساط و شوق که میداشتند بسبب فتور حواس مبدل بغم و پریشانی میگردد و علاجش مطلق العنان کردن نفس را در خواهشات مباحه و ترک ریاضت تا آنکه آن شوق و انشراح و مستی عود کند و یا باعث تفرقه حین و نامردی است که نفس در ترک ملوفات جسارت میکند و تفرقه و تشویش رو میدهد علاجش پنداشت که همت مومن و طالب حق ریاضت و طاعت است و همت منافق و دشمن حق طعام و شراب و ملوفات و تلذذات است و طالبان حق جان و مال فدای دین حق میکنند و منافقان دین و ایمان را فدای مال میسازند نعوذ باللہ منها - یا باعث تفرقه فکریست که شیطان بدلش انداخته میگرداند او را بسوی ناامیدی و وصول بالفتوح و بعضی امور مرشد علاجش جمع کردن همت و خواندن لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ و یاد کردن قصه حضرت موسی با حضرت خضر علیهم السلام یا باعث تفرقه بقیه رگ نفسانی است که ظلمت آن در مطالب حق است از جهت غلبه آن پریشانی خاطر و غم و یاس میخیزد و علاجش کسر نفس است باختیار مذلت که بر نفس شاق باشد یا بدوام ذکر و خلوت تصفیه نماید یا باعث تفرقه قلق و اضطراب عزیمتیست که که هر چند خواهد که بتصفیه قلب و تجلیه روح مشغول شود نفس او فرمان بردار نمیشود پس موجب آن یا اختلال مزاجست که اخلاط سوداویه بر دل هجوم کرده است علاجش تنقیه و تعدیل مزاج است بفصد و استفراغ یا باعث تفرقه نجاست است که بکثرت احداث و جنابات باشد علاجش مبالغه در تطهیر بدن و جامه است یا باعث تفرقه ارتکاب معاصی از ظلم و غیره بر مساکین و تلف حق اهل حق علاجش تدارک آن خلل است یا باعث تفرقه غذا از حرام و شبهه باشد علاجش ترک آن

و توبه و استغفار یا باعث تفرقه سحر و دیوانگی که از شیاطین باشد علاجش خواندن معوذتین و مشغولی بذکر یا الله یا آلله و هر قدر که تواند یا باعث تفرقه سوء ادب نسبت مشائخ طریقه باشد علاجش رفع آن سبب است و نیز برای دفع هر تفرقه و تشویش نفی و اثبات است با تطهیر بدن و جامه با لاحظه نفی آن جهات

در بیان طریق اربعین یعنی چله

بدانکه اهل طریقت برای حصول مقصود اربعین مقرر کرده اند و سند و فوائد کثیر این عمل در کتب سلوک موجود اند و این مختصر متحمل آن نیست طریقش آنکه اول نیت خالص نماید یعنی محض رضای حق تعالی بمتابعت سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم و تجرد از ماسوا الله و فراغ خاطر بنا بر عبادت و ذکر الله تعالی قصد کند و محل خلوت در جامع مسجد اولی است که از فضل جمعه و جماعت محروم نماند پس غسل کند و جامه نو پوشد و خوشبو استعمال نماید پس بستم تاریخ ماه شعبان قبل از نماز عصر که وقت اوابین است اعوذ و بسم الله و معوذتین و کلمه تمجید خوانده و استعانت و استمداد از ارواح مشائخ طریقت بواسطه مرشد خود کرده داخل خلوت شود و در حین دخول بسم الله و الحمد لله و در حین دخول بسم الله و الحمد لله و الصلوة علی رسول الله بخواند و قدم راست بنهد بعده اللهم افتح لی ابواب رحمتك گفته داخل گردد و دوگانه نفل بنیت انقطاع از ماسوا الله و رجوع الی الله بگذارد و اگر بعد نماز عصر داخل شود نفل نخواند و متوجه بسوی قبله بنشیند و فاتحه بارواح هادی عالم صلی الله علیه وسلم و مشائخ طریقت خود بخواند و از روحانیت ایشان در باب حصول استقامت استمداد نماید بعده بذکر و شغل و مراقبه هر چه دیرا از مرشد خود رسیده باشد مشغول شود و شرائط خلوت که دوام صیام و قلب طعام و قلب منام و قلب صحبت مع الانام و مواظبت بر طهارات و عبادات و تلاوت قرآن و درود شریف و ذکر دایم از ارکان و شرایط طریق خلوت است نگاهدارد و در هیچ امر از این امور تغافل نورزد تا فائده خلوت حاصل آید و در اخیر عشره رمضان شبهای طاق یعنی بست و یکم و بست و سوم و بست و پنجم و بست و هفتم و بست و نهم را زنده دارد تا از برکات لیلة القدر بهره یابد و در شبهای دیگر تا ثلث شب بیدار باشد و ذکر گویان در خواب رود و چون ثلث آخر رسد بر خاسته جلد استنجا رود و وضو نموده تهجد ادا نماید و بذکر و شغل مراقبه مشغول شود تا صبح

چون ہلال شوال نمودار شود بعد نماز مغرب دو گانہ شکرانہ ادا گذارده از خلوت بیرون آید

شرایط خلوت بدانکہ مجتہد طریقت حضرت جنید بغدادی قدس سرہ چند شرایط خلوت بیان فرموده اند یکے دوام وضو ہرگاہ بشکند باز ہمان وقت وضو نماید کہ معنی موجب انشراح و نورانیت قلب است دوم دوام صیام و افطار قبل از مغرب و اکل طعام بعد عشا اگر خاطر مشوش نشود والا مابین مغرب و عشا بخورد سوم تقلیل طعام لازم داند ثلث معدہ خالی دارد و اگر تواند ازین ہم کند پنجم انکہ از غایت ضعف انشراح و نشاط از دست برود و لذت در عبادت نماند غرض تقلیل غذا مورث رقت قلب و صفائی دل است و مقوی قوت ملکیہ است و مستجلب انوار الٰہیہ است کما وَرَدَ الْجُوْعُ طَعَامُ اللّٰہِ چہارم دوام سکوت مگر ذکر اللہ تعالے پس سالک را باید کہ در خلوت با کسی سخن نگوید الا بضرورت شرعیہ کہ پیش آید یا حاجتی پس با خادم بقدر ضرورت کلام کند بلکہ بجز خادم خود کسی را در خلوت راہ ندہد زیرا کہ خاموشی ثمر حکمت است و تکلم بکلمات غیر ضروریہ نور رقیق کہ بہ سبب ذکر حاصل میشود ببرد و مید ہد پنجم دوام ذکر مراقبہ است و ملاحظہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ بوجیکہ ہرگز غفلت راہ نیابد و غرض از خلوت ہمین است ششم نفی خطرات و دفع حدیث نفس است پس جہد بلیغ کند کہ خطرہ غیر اللہ نیک باشد یا بد در دل نیاید زیرا کہ دخول حدیث نفس از ذکر باز دارد و قلب را مکدر سازد و فائدہ خلوت برباد دہد ہفتم دوام ربط قلب با شیخ خود با استمداد و اعتقاد آنکہ این ہمان مظہر حق است کہ او تعالی برای افاضہ فیض خود بر من مقرر فرموده و از ہمین راہ وصول بآنجناب قدس متعین شده پس ہمیشہ بوصف محبت و تسلیم بجانب او متوجہ باشد تا دروازہ فیض بر و مفتوح گردد و ہیچگونہ اعتراض بر شیخ در دل خود نیاورد کہ معنی موجب سد راہ حق گردد نعوذ باللہ من ہا کور بعد الکور

کلمات پند و وصیت

طالب حق را باید کہ اول تحصیل مسائل ضروریہ تصحیح عقائد فرقہ ناجیہ نماید و اتباع کتاب و سنت و آثار صالحہ باید بعد ازان تزکیہ و تخلیہ نفس از رذائل نماید چنانچہ بزرگی سفر باید ریاضے

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ	دہ چیز برون کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب دروغ و خیانت	بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

و باز تجلیه که اشاره بتحصیل اوصاف حمیده است که منازل سلوک اند بنماید چنانچه رباعی ثانی ارشاد بآنست رباعی

خواهی که شوی بمنزل قرب مقیم	نه چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین	تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فائده و نیز سالک را باید که بر اوامر شریعت استحکام دارد و از ممنوعات اجتناب پرهیزد و تقوی و پرهیزگاری را شعار خود سازد و در هر حال اعمال سنت را نگاهدارد و از منهیات و مشتبهات احتراز نماید و اگر گناهے بظهور آمد باشد زود توبه کند و باستغفار و اعمال نیک تدارک آن نماید و بوقت دیگر ندارد و نماز بیجگانه را باجماعت در مسجد ادا نماید و اوقات خود را بعد ادا فرائض و اجباب و سنن و مشغل باطن گذارد و بر زیادتی نوافل و اوراد نپردازد بلکه مشغولی باطن را فرض و آگهی داند و گاهی غافل نشود چون ذوق و لذت بدان یابد شکر الٰہی بجا آرد و اندک را بسیار شمارد و هر عمل را برای رضائے خدا تعالے کند و کشف و کرامات لذت نگیرد بلکه هزار باشد و در حالت بسط شاکر باشد و حدود شرعیه در آن حال نگاهدارد و چون قبض شود دل تنگ و مایوس نگردد و در کار باشد و در جمیع عبادات خود را متهم داشته دراداء آن خود را مقصر داند و احوال باطن را با جاهل ظاهر نکند و تخن تصوف بر ملا نگوید و با غیر محرم هم نگوید و با محرم در گوشه گوید و اوقات خود را ضبط دارد و از تلون طبع دور باشد و از دنیا و ما فیها من کل الوجوه بدل تارک باشد والا اذکار و اشغال هزار ساله بکار نیاید دل آئینه است از تابش غیر الله نگاهدارد و از طلب جاه و مرتبه که گمراهی است پناه جوید و وقت را غنیمت شمارد از غفلت بر باد ندهد که فائت را قضا نشود و در راه قدم مردانه نهد و غم و شادی این و آن را یکسو نهد که این حجاب است و از صحبت ناجنس خلاف شرع و منکر فقرا و مبتدعه بگریزد و از درویش خلاف شرع که بر وفق سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم نباشد دور ماند اگرچه از و کرامات و خرق عادات بظهور آید و بآسمان پرد و از مردمان بقدر ضرورت اختلاط کند و بهر نیک و بد بگشاده پیشانی پیش آید و بمردمان بعجز و انکسار معامله کند و نیستی و پستی را شعار خود سازد و اعتراض بر کسی نکند و تخن ملائم و نرم گوید و سکوت و خلوت را دوست دارد و بنجا طر جمع در کار خود سرم گرم باشد و تشویش را بدل راه ندهد و همه امور که پیش آید از حق داند و مدام پاسبان دل باشد تا خطره غیر نیاید و نفع رسانی را در امور دینی شعار خود لازم داند و در هر کار اول نیت خالص کند بعد ازان بعمل آرد

و در خورد و نوش از اعتدال نرود نه چندان زیاده که کسل آرد و نه آن قدر کم که بسبب ضعف
از عبادات باز ماند علی هذا القیاس در هر امر از افراط و تفریط پرهیز دو اگر نفس را لقمه چرب دهی از و
کاری هم گیری و بهتر است که قوت از کسب سازد و اگر توکل کند هم زیباست و لایق باشد بشرطیکه
از کسے طمع ندارد و دل را از تعلق غیر الله پاک دارد و از هیچکس امید و ترس بجز حق تعالی ندارد و با سوا
انس نگیرد و در طلب حق بی آرام و بی راحت و مضطر ماند و هر جا که باشد با خدا باشد و بر بیش و کم نعمت
الهی شکر نماید و از فقر و فاقه و تنگدستی و قلت معیشت دل تنگ نشود بلکه فخر و عزت خود دران داند
شکر بجا آرد که این منصب انبیاء و اولیاء است که مرا عنایت فرموده اند با متعلقان خود بر فق و تلطف
و مهربانی معامله کند و از نافرمانی شان در گذرد و عذر آنها بپذیرد و از غلبت مردمان اجتناب
نماید و عیب مردم بپوشد و عیب خود را در نظر دارد و همه مسلمانان را از خود افضل داند و با کس بحث و
جدال نکند اگرچه حق بجانب او باشد و مهمان نوازی و مسافر پروری را پیشه خود سازد و بصحبت
غربا و مساکین راغب باشد و در خدمت علماء و صلحاء عزت و حرمت خود داند و آنچه میسر آید
بمصرفش صرف نماید تا زیان نرساند و تعلق دل با هیچ چیز ندارد و وجود و عدم را برابر داند و
لباس فقر را دوست دارد هر قدر که طعام و لباس میسر آید قانع بر آن باشد و ایثار پیشه خود
سازد و گرسنگی را که طعام الله است محبوب دارد و کم خندد و بسیار گرید و از عذاب الهی و بی نیازی
او ترسان و لرزان باشد و موت را کنیخ کن باسوا است هر وقت پیش نظر دارد و از دوزخ که جای فراق
است پناه جوید و بهشت را که مقام وصال است بطلبد و محاسبه را به خود لازم گیرد و محاسبه روز بعد مغرب
و محاسبه شب بعد صبح کند و محاسبه آن را گویند که حساب کند که در شب و روز از من چند نیکی و چند
بدی بظهور آمده بر نیکی شکر نماید و بر بدی توبه و استغفار کند و صدق مقال و اکل حلال را
شعار خود سازد و در مجلس هزل و لهو وغیره و غیبت شروع حاضر نشود و از رسوم جهل بپرهیزد و
دوستی و دشمنی و خشم و خوشنودی برای خدا بود و کوتاه دست و کوتاه طمع باشد
شرمگین و کم گو و کم رنج و صلاح جو و بسیار طاعت و نیکوکار و نیکوکردار و با وقار
بردبار باشد و بس این است نشان نیکوخوی و اوصاف پسندیده و نیز هر که این حال
نماید باید که غره نشود و بر خود گمان نیکو نبرد فقط

ونیز از زیارت مزارات اولیاء ومشائخ مشرف بوده باشد وبوقت فراغ خاطر بر مزار آنها نشسته بجانب وحانیت اوشان توجه نماید وحقیقت آنرا بصورت مرشد خود تصور نموده فیضیاب شود وبرکت گیرد وگاه گاه بر مزارات عوام اهل اسلام رفته موت خود را یاد کند واز فاتحه اوشان را ثواب رساند وادب وحکم مرشد خود را بجای ادب وحکم خدا تعالی ورسول الله صلی الله علیه وسلم داند که نائب اوشان است ونیز هر کس که ازین فقیر محبت وعقیدت وارادت دارد مولوی رشید احمد صاحب سلمه ومولوی محمد قاسم صاحب سلمه را که جامع جمیع کمالات علوم ظاهری وباطنی اند بجای من فقیر راقم اوراق بلکه بمدارج فوق از من شمارند اگرچه بظاهر معامله برعکس شد که اوشان بجای من ومن بمقام اوشان شدم وصحبت اوشان را غنیمت دانند که این چنین کسان درین زمانه نایاب اند واز خدمت بابرکت ایشان فیضیاب بوده باشند وطریق سلوک که درین رساله نوشته شد در نظر شان تحصیل نمایند انشاء الله تعالی بی بهره نخواهند ماند الله تعالی در عمر شان برکت دهاد واز تمامی نعماء عرفانی وکمالات قربت خود مشرف گرداناد وبمراتبات عالیات رساناد واز نور هدایت شان عالم را منور گرداناد وتا قیامت فیض اوشان جاری داراد بحرمة النبی وآله الامجاد واللهم اغفر لنا ولوالدینا ولاستاذنا ولمشائخنا ولاحبائنا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات الاحیاء منهم والاموات برحمتك یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

ذکر کیفیت سلاسل مشائخ طریقت رضوان الله علیهم اجمعین بیان

سلسله حضرات چشتیه صابریه قدوسیه

باید دانست که فقیر حقیر ننگ خاندان وبدنام کننده بزرگان طریقه روسیاه امداد الله عفی الله عنه را نسبت بیعت وارتباط صحبت واجازت وخرقه از حضور هدایت گنجور قطب دوران پیشوای عارفان نور الاسلام حضرت مولانا ومرشدنا وهادینا میانجیو شاه نور محمد جهنجهانوی چشتی است قدس الله اسراره وایشان را از شیخ المشائخ حاجی شاه عبد الرحیم شهید ولایتی وایشان را از شاه

عبدالباری امروہی و ایشان را از شاہ عبدالہادی امروہی و ایشان را از شاہ عضدالدین
ایشان را از شاہ محمد مکی و ایشان را از شاہ محمدی و ایشان را از شیخ محب اللہ الہ آبادی و ایشان را
از شیخ ابوسعید گنگوہی و ایشان را از شیخ نظام الدین بلخی و ایشان را از شیخ جلال الدین تھانیسری
و ایشان را از قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی و ایشان را از شیخ محمد عارف ردولوی و ایشان را
از شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی و ایشان را از شیخ شرف الدین ترک پانی پتی و ایشان را
از مخدوم علاء الدین علی احمد صابر و ایشان را از شیخ فرید الدین شکر گنج مسعود اجودھنی و ایشان را
از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و ایشان را از خواجہ معین الدین حسن سنجری و ایشان را از
خواجہ عثمان ہارونی و ایشان را از خواجہ حاجی شریف زندنی و ایشان را از خواجہ مودود چشتی
و ایشان را از خواجہ ابو یوسف چشتی و ایشان را از خواجہ ابو محمد محترم چشتی و ایشان را از خواجہ
ابی احمد ابدال چشتی و ایشان را از خواجہ ابو اسحاق شامی و ایشان را از خواجہ ممشاد علو دینوری
و ایشان را از خواجہ امین الدین ابوہبیرہ بصری و ایشان را از خواجہ حذیفہ مرعشی و ایشان را از
خواجہ سلطان ابراہیم ادہم بلخی و ایشان را از خواجہ جمال الدین فضیل بن عیاض و ایشان را
از خواجہ عبدالواحد بن زید و ایشان را از امام العارفین خواجہ حسن بصری و ایشان را از امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ و ایشان را از سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ اجمعین

سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

و نیز حضرت عبدالقدوس گنگوہی را اجازت طریقہ نظامیہ از مرشد خود شیخ درویش بن محمد قاسم
اودھی و ایشان را از سید بڈھن بہرائچی از سید اجمل بہرائچی از سید جلال الدین بخاری از مخدوم
جہانیان جہان گشت از خواجہ نصیر الدین روشن چراغ دہلی از سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا بن
محمد بن احمد بدایونی از خواجہ فرید الدین شکر گنج مذکور تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم

سلسلہ علیہ قادریہ قدوسیہ

و نیز حضرت قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی را اجازت و خرقہ طریقہ قادریہ از پیر خود درویش محمد

بن قاسم اودھی از سید بدہن پھڑانچی از سید اجمل پھڑانچی از مخدوم جہانیان جہان گشت از سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسی از شیخ عبید بن ابو القاسم از شیخ ابو المکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابو الغیث از شیخ شمس الدین علی افلح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی از شیخ ابو سعید مخزومی از شیخ ابو الحسن قرشی علی الہنکاری از شیخ ابو الفرح طرطوسی از عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی از شیخ ابو بکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از داود طائی از شیخ حبیب عجمی از امام حسن بصری از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً و نیز فقیر را درین طریقہ قادریہ اجازت از مرشدم حضرت مولانا میاں جیو نور محمد جھنجھانوی از حاجی عبد الرحیم شہید ولایتی از سید رحم علی شاہ از سید عبد الرزاق از سید عبد الحی از سید محمد غوث از سید ابو محمد از سید شاہ محمد از سید قمیص الاعظم از سید الیاس مغربی از سید عبد الحق مغربی از سید مولانا مغربی از سید احمد قدسی از سید عبد القادر راسی از سید عبد الوہاب از سید موسی از سید یحیی زاہد از سید زین الدین از سید عبد الرزاق از غوث الثقلین عبد القادر جیلانی تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم

سلسلہ علیہ نقشبندیہ قدوسیہ

و نیز حضرت میران اجمل پھڑانچی را از مرشد خود شاہ عبد الحق و ایشان را از خواجہ عبد اللہ احرار از خواجہ مولانا یعقوب چرخی از خواجہ علاء الدین عطار از خواجہ بہاء الدین نقشبند از خواجہ سید امیر کلال از خواجہ محمد بابا سماسی از خواجہ عزیزان علی رامتینی از خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی از خواجہ محمد عارف ریوگری از خواجہ عبد الخالق غجدوانی از خواجہ یوسف ہمدانی از خواجہ ابو علی فارمدی از خواجہ امام ابو القاسم قشیری از خواجہ ابو علی دقاق از خواجہ ابو القاسم نصیر آبادی از خواجہ ابو بکر شبلی از سید الطائفہ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داود طائی از خواجہ حبیب عجمی از امام اولیا حسن بصری از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایضاً و نیز درین سلسلہ فقیر را اجازت و خرقہ از مرشد خود مولانا میاں جیو نور محمد شاہ و ایشان را از سید محمد شہید از شاہ عبد العزیز از شاہ ولی اللہ از شاہ عبد الرحیم از شاہ سید عبد اللہ از سید آدم بنوری از امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ امکنگی از مولانا

درویش از مولانا زاہد از خواجہ عبد اللہ احرار تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً و نیز فقیر را بیعت و اجازت این طریقہ از مرشد سابق خود حضرت مولانا وہابی سر حلقہ مجاہدین مولانا نصیر الدین دہلوی و ایشان را از شاہ محمد آفاق دہلوی از خواجہ ضیاء اللہ از خواجہ محمد زبیر از خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی از خواجہ محمد معصوم از حضرت مجدد تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم

سلسلہ سہروردیہ قدوسیہ

و نیز قطب العالم عبد القدوس گنگوہی را از مرشد مرشد خود سید اجمل بخاری و ایشان را از سید جلال الدین بخاری از شیخ رکن الدین ابو الفتح از والد خود صدر الدین از والد خود شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی از امام الطریقہ شیخ شہاب الدین سہروردی از شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی از شیخ وجیہ الدین عبد القاہر سہروردی از شیخ ابو محمد بن عبد اللہ از شیخ احمد دینوری از شیخ ممشاد علو دینوری از حضرت جنید بغدادی از معروف کرخی تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم

سلسلہ کبرویہ قدوسیہ

و نیز شیخ جلال الدین بخاری را اجازت طریقہ کبرویہ از شیخ حمید الدین سمرقندی از شمس الدین بن ابو محمد بن محمود بن ابراہیم بن ادہم از شیخ عطا یار خالدی از شیخ احمد بابا کمال خجندی از شیخ نجم الدین کبری از عمار یاسر ابو النجیب سہروردی از شیخ احمد غزالی از ابو بکر نساج از ابو القاسم گرگانی از خواجہ ابو عثمان مغربی از ابو علی کاتب از شیخ علی رودباری از سید الطائفہ جنید بغدادی تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم

مناجات

خداوندا باین پیران عظام — بوقت مرگ کن با خیر انجام
بحق آل و ازواج و باصحاب — بجملہ اولیا ابدال و اقطاب
بغوث و فرد و ابرار و اوتاد — بعشاق و بعباد و نزہاد
ز دست نفس کافر کیش خونخوار — الٰہ العالمین ما را نگہ دار

تمت — بخود مشغول دار اندر حیاتم — بالخیر
اگر میرم بدہ یا رب نجاتم

رسالہ جہاد اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی تو ہے وحدہ لاشریک — بنایا ہر تو نے ہر اک شی کو ٹھیک — عدم سے تو ہستی مین لایا ہمین
یہان آب و گل مین پھنسایا ہمین — ضعیفی سے ہمکو توانا کیا — تجھے نادان ہم تو نے دانا کیا
کری ہمپہ نازل یہ روشن کتاب — کیا اسمین امر و نہی کا خطاب — نہ کی نیک اور بد مین جسنے تمیز
رہے اپنی غفلت سے ہم بے تمیز — رہی وہ وہی ہمپر کرم کی نظر — وہ نور ہدایت رہا جلوہ گر
ہوا روشن اگرچہ ہدایت کا نور — دلے کیا ہو حاصل کہ ہین ہم تو کور — عطا کر وہ بینائی ہم کو الٰہ

مناجات بجناب قاضی الحاجات

الٰہی اسے اسے الٰہ — مین ہون اپنے اعمال بد سے تباہ — الٰہی مین عاجز ہون بند ترا
گناہون سے ہے حال بد ترمرا — الٰہی سراپا ہوا مین گناہ — ہوئی مجھسے گم آہ نیکی کی راہ
الٰہی مجھے ہے یہ شرمندگی — کہ بن آئی مجھسے نہ کچھ بندگی — مین شرمندہ ہون اپنی اس عقل سے
کہ غافل رہا جو رہ وصل سے — خرد وہ کہ جو بندۂ یار ہو — بجز یار آنکھون مین سب خار ہو
خرد وہ کہ خوش تجھکو رکھے مدام — رہی حکم مین تیری وہ صبح و شام — کیا عمر بھر مین ترے برخلاف
بھلا اس سے زیادہ ہو کیا ظلم صاف — رہا مین سدا بحر غفلت مین غرق — نہ سمجھا کبھی نیک اور بد مین فرق
الٰہی مری عمر دشمن نے لی — رہی شہوت اور حرص باقی وہی — ہوئی حرص زیادہ ہوا مین تمام

نہ افسوس کوئی کیا نیک کام — الٰہی مین کی گرچہ کوشش بڑی — ولے ساری تدبیر اولٹی پڑی
الٰہی مین بھٹکا بہت در بدر — ترے در پہ آخر پڑا آن کر — کہان جاؤن تیرے سوا کون ہے
کروں جس سے جا التجا کون ہے — الٰہی نہ تیرے سوا ہو جسے — ڈھونڈے تجھے پھر وہ ڈھونڈے کسے
الٰہی نہ جانی تری قدر آہ — کری عمر لہو و لعب مین تباہ — ہے افسوس عمر جوانی چلی
جوانی تو کیا زندگانی چلی — کرے میرے تو ٹکڑے ٹکڑے اگر — الٰہی مین لایق ہون اسکے مگر
الٰہی ہے کیا تیری رحمت کا جوش — کہ دیکھے گناہ اور ہو پردہ پوش — الٰہی مین پُر مین و غفلت مین ہون
الٰہی بہت اس سے خجلت مین ہون — الٰہی ہر اک آن حاضر ہے تو — مین کرتا ہون جو فعل ناظر ہے تو
بیان کیا کروں اپنی شرمندگی — کہ دیکھے ہی تو یہ مری زندگی — الٰہی گنہگار شرمندہ ہون
الٰہی بہت ہی بُرا بندہ ہون — الٰہی خبر لے مری تو شتاب — ہوا حد سے زیادہ اب تو خراب
الٰہی ہوا ہون سراپا خطا — نہ بخشے تو گر ہو مرا حال کیا — ہون گر نیک یا بد ترا بندہ ہون
ترے در پہ آخر سرافگندہ ہون — ہون اس بندہ کہنے سے شرمندہ بخت — شہ نیک کا بندہ ہو نیک بخت
نہ مجھسا گنہگار شرمندہ ہو — خدا پاک کا پاک ہی بندہ ہو — الٰہی تو دیکھے ہے میرے گناہ
وہین رزق دیتا ہے شام و پگاہ — کرے مین گناہ آہ بے خوف و ڈر — رہی وہ ہی رحمت کی مجھ پر نظر
الٰہی عجب تیری رحمت ہے واہ — عجب حلم ہے تیرا اے بادشاہ — مین غافل مجھے یاد کرتا ہے تو
کروں مین گنہ شاد کرتا ہے تو — کرم تیرا گر دستگیری کرے — تو پھر کیون نہ بندہ امیری کرے
الٰہی ہے تیرے کرم سے امید — سیاہی کو میری کرے تو سپید — گنا ہون پہ بندون کی کب ہے نظر
الٰہی تری ہے نظر عفو پر — خس و خاک سے تیرہ ہو کر کب — ہو چشم فلک گردسے خیرہ کب
ترے عفو کے آگے میری گناہ — شب تار جون پیش خورشید و ماہ — تو وہ خور ہے تیری پڑی گر نظر
تو ہون سنگریزہ بھی رشک قمر — کیا مین گنہ گر بڑے سے بڑا — ولے تیری بخشش کی آگے ہے کیا
گنہ میرے اور تیری بخشش بھلا — برابر کہان ہو سکے اے خدا — الٰہی کہان جرم و بخشش کہان
کہان تیرہ خاک اور کہان آسمان — کہان ظلمت شب کہان آفتاب — کہان ہو سیاہی کہان ماہتاب
مرا عذر ہو اب الٰہی قبول — مجھے خوار و رسوا نکرا و رسول — ہمت پھر پھرا کے مین اب آ گیا
الٰہی ترے در پہ رکھا ہے سر — نہ سر کو جھکا کون کہان جا مین — سوا تیری درگاہ والا کے مین

کرے مین گنہ جہل و رسوا سے — اور اس حرص نفسانی و ہوا سے — ولے تیری رحمت سے امید ہے
بدی کی عوض مجھکو نیکی ملے — گنہ میرے جانے ہے تو علم سے — کرے پردہ پوشی سدا حلم سے
نہ رسوا کیا ہے جو تونے یہان — الٰہی تو دیکھو شرم میری وان — الٰہی ہمارا بد و نیک اب
ہے کیا چیز آگے ترے میرے رب — بڈارے مجھے یا بلاوے مجھے — الٰہی نچھوڑونگا در کو ترے
کہان جاوے اب بندہ تیرا بتا — کسے ڈھونڈے جوبندہ تیرا بتا — نہ تونے سنی گر مری التجا
الٰہی کرون عرض پھر کس سے جا — الٰہی بڑا یا بھلا ہون ترا — سوا تیرے ہے کون بتلا مرا
ترے بندہ ہین مجھسے بے انتہا — مرا ہے بتا کون تیرے سوا — نکی تونے گر اب کرم کی نگاہ
تو بس ہوچکا مین الٰہی تباہ — بڈارے مجھے اپنے در سے تو گر — الٰہی بتا پھیر جاؤن کدھر
کیا مین جو لایق مرے کار ہے — تو وہ کر جو تجھکو سزاوار ہے — گنہ جرم عصیان مرا کام ہے
کرم عفو بخشش ترا کام ہے — بدی جہل و غفلت مرا کار ہے — تجھے عفو بخشش سزاوار ہے
الٰہی بحق محمد رسول — دعا ہووے امداد کی اب قبول — الٰہی یہ عاجز ہے تیرا غلام
الٰہی تو کر رحم اسپر مدام — الٰہی غنی تو ہے اور فقیر — الٰہی قوی تو ہے اور یہ حقیر
تو فتاح و غفار و رزاق ہے — یہ بدکار و فجار و فساق ہے — الٰہی تری ذات ہے بس جلیل
الٰہی یہ بندہ ہے تیرا ذلیل — الٰہی تو رازق یہ مرزوق ہے — الٰہی تو عاشق تو معشوق ہے
الٰہی تو ہے شاہ اور یہ گدا — الٰہی تو مولا یہ بندہ ترا — الٰہی تو راحم یہ مرحوم ہے
تو ہی داد گر اور یہ مظلوم ہے — الٰہی یہ عبد اور تو معبود ہے — الٰہی تو ہی اسکا مقصود ہے
الٰہی یہ طالب تو مطلوب ہے — الٰہی محب یہ تو محبوب ہے — الٰہی تو کر اسکی حاجت روا
بحق محمد شہ دوسرا — الٰہی دعا ہو اب اسکی قبول — بحق صحاب اور آل رسول

نعت شریف

محمد سا مخلوق مین کون ہے — محمد ممدوح ذات خدا — محمد کا ہو وصف کس سے ادا
نہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور — اسیکا طفیلی ہر یان جون ہے — نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور
محمد کی طاعت جہان پر ہے فرض — محمد خلاصہ ہے کونین کا — محمد وسیلہ ہے دارین کا
محمد سے ہمکو ملا راہ رب — محمد کی طاعت ہے جان دل کو مرض — پڑی کفر اور شرک مین ہم تھے سب
گرفتار تھے نفس و شیطان کیساتھ — محمد نے دی ہمکو اونسے نجات

خبر دے رہ دین و ایمان سے | کہ تا ہم بچین نفس و شیطان سے | بتا دے ہمین اُسنے وہ داؤ گھات
کیا ہمنے جس سے عدو ؤ نکومات | محمد کی طاعت کر آٹھون پہر | کہ تا جہل سے حق کے ہو بہرہ ور
محبّت محمد کی رکھ جان مین | محمد محمد کہہ ہر آن مین | محمد کی اُلفت سے اور چاہ سے
ملیگا تو امداد اللہ سے | محمد کے ہین خاص حق کو ولی | ابو بکر عمر اور عثمان علیؓ
محمد کے اصحاب ازواج و آل | ہر اک ہے ہدایت کا بدر کمال | افسوس اور ندامت کرنا

اسپر کہ عمر غفلت مین چلی جاتی ہے اور تنبیہ کرنا نفس سرکش اپنے کو سرکشی حکم اللہ تعالے کی سے اور رجوع کرنا اُسکو طرف فرمان برداری معبود حقیقی اپنی کی اور جواب و رد جواب اُسکے

سنو دوستو گوش دل سے ذرا | سناؤن تمھارا تمھین ماجرا | کہ اندر وجود آدمی کے سدا
رہی جنگ ہے نفس اور روح کا | رہو تم خبردار دونونکے اب | نہین تو پڑے تمپر آخر غضب
علاج اُسکا خوب ہی بتاتا ہونمین | تمھین راہ سیدھا بھاتا ہونمین | کرو گے گر اسپر عمل جان سے
رہو گے بچے نفس و شیطان سے | بیان حال اب اپنا کرتا ہونمین | کہ جس فکر مین روز رہتا ہونمین
مجھے آگیا جو خیال ایک رات | لگا سوچنے اپنے دلمین یہ بات | کہ افسوس غفلت مین جاتی ہے عمر
سدا کوس رحلت بجاتی ہے عمر | مجھے فکر کل کا ہوا آج یون | کہ کی دولت عمر برباد کیون
نہ سویا شب اس فکر مین ایک دم | رہا رات بھر اس سے مین چشم نم | اسی مین گئی رات ساری گذر
شش و پنج کرتا رہا تا سحر

تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا نفس مردود کو

کہا نفس کو آخرش مینے رات | کہ کیا ہو گیا تجھکو اے بدصفات | خبر حال کی اپنے تجھکو نہین
کہ آیا تھا یان کس لئے اے لعین | کیون آیا ہی یہان کیون تو پیدا ہوا | کدھر جاے ہے کس پہ شیدا ہوا
بتا تجھسے کیا حق کو منظور تھا | یہان آکے کیا کام تونے کیا | تجھے جس لئے حق نے پیدا کیا
بتا اُسمین یان آکے کیا کیا کیا | کیا حق نے پیدا تجھے کس لیے | نہین کرتا وہ کام تو کس لیے

جواب دینا نفس کا

کہا اُسنے وہ تھا خزانہ چھپا | یہی آدم آئینہ اُسکا ہوا | یہان منظر اپنا بنایا مجھے

محبت کا جامہ پہنایا مجھے — مین ایمان اُسپر رکھون ہون مدام — ہے توحید سے اُسکی دل شاد کام

کہا مین کہ اے نفس بدسرشت خو — ہے دشمن حقیقی مرے دل کا تو — بناتا ہے کیون تو یہ باتین دروغ

تری بات ہرگز نہ رکھے فروغ — محبت کہ ہو جس سے دل شاد مان — کہان ہے وہ تجھمین مجھے دے نشان

جو ایمان و الفت مین صادق ہے تو — تو پھر کیون گنا ہو نہ عاشق ہے تو — کرے ہے کب عاشق خلاف حبیب

نہین تجھکو اُسکی محبت نصیب — کہا اوسنے ہے وہ رحیم اور غفور — گنہ میرے سب بخشدیگا ضرور

کرون مین گناہ پھیر توبہ کرون — وہین پل مین مقبول درگاہ ہون — کہا مین فریب اب مجھے دے ہی کیا

دغا کی ہو توبہ سے کیا فائدہ — گنا ہونگی ہے دلمین الفت بھری — فریب حق کو دیتا ہے تو اے شقی

تو اس جہل و مکر ہی سے نکل — طریق شریعت پہ چل اے دغل — کہا تنگ مت کر تو اتنا مجھے

مین لاچار ہون حق کی تقدیر سے — کہا حق نے مجھکو ظلوماً جہول — نصیحت سے تیری ہوا کب حصول

کہا مین وہ ہے محبت بے فروغ — مرے سامنے لاتا ہے اک دروغ — ظلوماً جہول حق نے تجھکو کہا

کہ ہے عیب اور نقص تجھمین چھپا — کیا تجھکو آگاہ اس واسطے — کہ تا تو گناہون سے بچتا رہے

مت اسپر تو اتنا اب اصرار کر — نہ مغرور ہو کام کا کار کر — کسیکو اگر کہیے جاہل ہے تو

تو وہ جہل سے بھاگے بے گفتگو — نہ تجھسا کہے یہ کہ جاہل ہو نہین — پڑھون کسطرح علم کامل ہو نہین

گدھے کے جو چابک لگے خوب چست — تو وہ اور چلنے مین ہوتا ہے سست — اور ہووے اگر اسپ نیکو نہاد

اشارہ سے چلتا ہے وہ مثل باد — یہ سنکر وہ شرمندہ ایسا ہوا — گویا اوسکی تن سے ہوئی جان جدا

جو اس بات سے اوسکو دیکھا خموش — مین جانا کہ کچھ اوسکو آیا ہے جوش — اب اور ایک چابک لگا جلد تر

کہ شاید یہ آوے کہین راہ پر — کہا مین ہوئی تجھپہ حجت درست — تو طاعت مین اب کیون نہین ہوتا چست

وہ بولا جو ہے حکم تقدیر کا — ہے کب اُسمین دخل عقل و تدبیر کا — کہی حق نے مجھ تجھسے پہلی نہ پشت

نصیبون مین ہر اک کے دوزخ و بہشت — لکھا جو گیا حق کی تقدیر سے — مٹا کب سکے کوئی تدبیر سے

نہین مٹتا جو کچھ قلم لکھ چکا — تو چاہے سو کر اب برا یا بھلا — کری گرچہ شیطان کی جون تو بھوت

جو تقدیر بد ہو تو کیا ہووے سود — کہا مین کہ اے نفس بدجیبا — یہ مکر و فریب اور لایا نیا

نہ سمجھا تو کچھ بھی اب اے حیلہ گر — اوٹھایا وہین پھیر غفلت سے سر — عمل بھی تو تقدیر سے سب ہین جان

مقدر کا ہووے عمل ہے نشان — عمل نیک پر جسکو قائم رکھا — سمجھ لے کہ حق اُس سے راضی ہوا

دیا جبکو شہوت کے اندر پھنسا — خدا کا غضب اُسپہ نازل ہوا — ہوا دور رحمت سے وہ بر ملا
عمل بد مین جو ہو گیا مبتلا — نجانے تو گر حق کی تقدیر کو — رضا کا نشان ڈھونڈھ گمرہ نہو
کہا حق نے کب تجھسے اے بے شعور — کہ دوزخ مین رکھونگا تجھکو ضرور — کہا ہے ولے حق نے یہ بیخلل
رضا کی نشانی ہے اچھے عمل — کہا تھا خدا نے جو کچھ تجھکو یاد — ہوا اوس سے گمراہ تو زینہار
ہے تف تیری عقل اور فہمید پر — خیال عبث پر تو باندھی کمر — کہا سیکڑون نے عمل خوش کرے
جو تقدیر بد تھی سو کافر مرے — کرا بلیس ملعم کے اوپر قیاس — اسی سے مرے دلمین ہی سو ہراس
اگر عمر ساری عبادت کرے — جو آوے قضا بد شقاوت کرے — مرے کفر مین اور عمل ہووے حبط
اسی فکر سے عقل ہے میری خبط — کہا مین اسی سے تو رکھتا ہون ڈر — کہ کی تونے دو عابدون پر نظر
ہوا عمر مین اُنسے جو اک قصور — کیا حق نے درگاہ سے اونکو دور — نکی کچھ عبادت پر اونکی نگاہ
کیا ایک گنہ سے انھین یون تباہ — سمجھ لے یہ ہے بے نیازی کی شان — کرے ایسے بندونکو جو بے نشان
ہزارون نبی اور ولی بیحساب — عبادت سے حق کے ہوئے کامیاب — کڑوڑون مسلمان طاعت گزین
ہوے حق کے مقبول اور کاملین — بہت عابد و زاہد و متقی — ہوے نیک اعمال سے جنتی
نہ اِن سبکے کی فائدون پر نظر — گیا تو دو عابد کے نقصان پہ — پکڑ کے دو ملعون کی تو سند
لگا کرنے بے خوف اعمال بد — کرے تو گناہ اور بچا ہے نجات — عجب ہے حمق تیرا اے بدصفات
ہزارون کرے جرم شام و سحر — سمجھتا ہی پھر آپ کو راہ پر — اگر اُسکی ہی بے نیازی شان
نہین تجکو پھر کسلیے خوف جان — ترے آگے درندہ ہو شیر گر — نہ بھاگے تو دے جان اُسکو مفر
خفا ہو کے بولا وہ غفار ہے — غفور اور رحیم اور نکو کار ہے — قرآن مین ہی ہر جا غفور اور رحیم
وہ بیشک ہے رب الرؤف الرحیم — گنہ میرے ہون گرچہ بے انتہا — پر اُس سے ہے سو درجہ رحمت سوا
گنا ہون سے اپنے نہین مجھکو ڈر — وہ غفار ہے بخشدیگا مگر — کہا مین تو نازان نہوا لعین
کہ حیلہ یہان کام آتا نہین — ہے اللہ بیشک غفور اور رحیم — ولیکن ہے قہار بھی اے لئیم
کرے بخشش اور قہر بھی بیگمان — جمال اور جلال اُسکی ہی دو نو شان — کرے سہو و غفلت سے گر تو گناہ
اور ہو جاوے تجھسے خطا گاہ گاہ — تو بخشے تجھے وہ کہ غفار ہے — نہ بخشے اگر چاہے قہار ہے
ہے تو ایکطرف اپنے آرام کو — نہ سمجھا ولے اوسکے انجام کو — کرے جہل و طغیانسے یہ کار تو

گنا ہو نپہ کرتا ہے اصرار تو
کرے ہے گناہ آہ بیخوف و ڈر
نہین عجز و زاری کا تجھ مین اثر

جو ہو ایسا گمراہ سرکش کہین
خدا کی وہ بخشش کے قابل نہین
ذرا کر کے توبہ کرا اچھے عمل

خدا کے لیے مت پڑا ندر خلل
کرا اچھے عمل یا رشام و پگاہ
اگر ہو گیا کوئی تجھ سے گناہ

یقین جان اُسوقت ہے وہ کریم
کہ یہ اُسکی عادت ہے جاری قدیم
ملا ایک کو گر خزانہ مین گنج

تو کب اور کھیتی کو چھوڑینگے رنج
بھلا جہل ہو اس سے زیادہ کسی
بس اب چھوڑ حیلہ رو راست لے

کہا اوسنے مجھ پر نکر تو جفا
تری ہے خود اسمین سراسر خطا
مین نیک عادت اُسکی کو ہون جانتا

ہون عفو و کرم اُسکا پہچانتا
گنہ میرے گرچہ ہین کوہ گران
ولے اُسکی بخشش ہے جون آسمان

گنہ میرے بخشش سے زیادہ نہین
وہ اللہ ہے اکرم الاکرمین
مجھے کس لیے تنگ کرتا ہے آہ

وہ مجھسے بھی بدتر کے بخشے گناہ
کہا مین کہ یہ تو کہا تو نے سچ
ولے ایسے باطل ارادہ سے بچ

بلاشک وہ ایسا ہی غفار ہے
کریم اور رحیم اور ستار ہے
گنہ تیرے اور اُسکی بخشش میان

برابر نہو سکتی ہے بے گمان
ولے حیف ہے ایسے غفار کو
کیا تو نے آزردہ اے زشت خو

جو ہو ایسا سن ارحم الراحمین
وہ آزردہ کرنے کے قابل نہین
جو جانے ہے تو حق ہے نیکو صفات

تنکو دوست عافی ہے اور نیکذات
وفادار سمجھے کرے پھر گناہ
خطا پر خطا یہ تو کرتا ہے آہ

جو ہو ذات ایسی غفور اور حلیم
وہ لایق عبادت کے ہے الرحیم
کرے ذات ایسی کو آزردہ جو

وہ گردن زنی کے ہے لایق سنو

نفس سے عاجز اور تنگ ہو کر جانا اپنا طرف سلطان روح کے اور مدد چاہنی اُس سے

جو دیکھا کہ ہے اوسکی حجت قوی
گیا آش مین طرف روح کے
کری عرض جا کر کہ اے نیکبخت

تجھے ملک و تن کا ملا تاج و تخت
خلیفہ ہے اس ملک مین حق کا تو
پہنچ بہر حق میری فریاد کو

کیا تنگ ہے اس شقی نے مجھے
پکڑ جلد اور مار گردن اسے
کہا یہ کمینہ کہان مین کہان

مقابل ہون اسکے مری کیا ہے شان
کہا مین کہ کیا چاہتا ہے یہ تو
کہ لیوے یہ باغی ترے ملک کو

رعیت سے محصول لیوے بزور
زمین بدن مین پڑے شر و شور
کرے ہفت اقلیم تن مین مرے

تصرف تسلط بہت ظلم سے
اگر تخت دلپر گیا بیٹھ آہ
رعیت کو کر دیگا دم مین تباہ

یکایک وہ لے تو ڑ تیرے امیر
کرے قتل یا رکھے اونکو اسیر
ترے سب امیرون کو بہکا کر

کرے ملک تن مین عمل آکے وہ — رہے پھر یہ کب شان و شوکت تجھے — دکھاوے بہت ہی وہ خلت تجھے
تجھے حق نے کیون ہے یہ خلیفہ کیا — یہ کیون بادشاہی کا رتبہ دیا — تو ملکِ بدن کا ہے حاکم اگر
ذرا مجھسے مظلوم پر کر نظر — وزیرِ خرد کو بلا کر کہین — کرو ایسی تدبیر اے شاہ دین
کہ ہو دور جس سے یہ فتنہ فساد — رہے ملک تن پھر ہمیشہ کو شاد — مری عجز زاری کو سنکر بہوش
شہِ روح کو آگیا وہین جوش — بدن مین لگی اوسکے غیرت کی آگ — کہا مین مٹاتا ہونمین اسکا راگ
کیا حکم تا جلد آوے وزیر — کہ تدبیر اسکی بتاوے وزیر — یہ سنتے ہی آیا وزیرِ عقل کا
سب آداب شاہانہ لایا بجا — مرا حال سن اور افسوس کر — وزیرِ خرد بھی ہوا چشم تر
یہ سلطان روح سے کہا اسنے جا — کہ یہ فتنہ اتنا نہین کچھ بڑا — کہ ہو شہ کے اقبال سے دم مین کم
رکھو اپنی خاطر کو اب جمع تم — یہ ہو حکم آوین امیران فوج — کہ ہو مستعد جنگ کو مثل موج
کرین قتل لعین اوسکا اسباب لوٹ — غرور اس لعین کا وہین جاے ٹوٹ — جو ہو جاوے عاجز تو پھر یون کرین
رکھین شرع کی بند و زنجیر مین — خبر کرنی جاسوس و سواس کی کہ نفس کی طرف سے ملک تن

مین رہتا ہے نفس کو — تھی اسمین کہ جاسوس و سواس نام — کہ تھا نفس سے ملک تن مین مدام
سنی چھپکے جو یہ حکایت تمام — کری نفس سے جا شکایت تمام — کہا کیا تو سو کہ سلطان روح
شہِ ملک دل وہ مہ پر فتوح — کرے ہے ترے قتل کیواسطے — تمام اپنے لشکر کو آراستے
کوئی دم مین لیویگا تجکو پکڑ — شریعت کی زنجیر مین لے جکڑ — یہ سنکر خبر نفس نے رو دیا
اسی فکر مین جانکو کھو دیا — کہا ہاے تدبیر اب کیا کرون — کہ تا ہاتھ سے اسکے جیتا رہون
ولیکن بمقدور کوشش کرون — کہ تا اوسکے صدمہ سے بچتا رہون — کرون مین بھی اب اس سے لڑنیکا فکر
عدو دون سے اپنے جھگڑنے کا فکر — کرون اسطرح مین بھی سامان جنگ — جسے دیکھ فوج اسکی ہو جاوے دنگ
جو اپنی شجاعت دکھاؤن اسے — عدم کا مین رستہ بتاؤن اسے — بھلا ملکِ تن چھوڑ جاؤن کہان
مین روزِ ازل سے ہون قابض یہان — فساد اور فتنہ مرا کار و بار — غنیمت نہین جانتا ہے وہ کیون
سنو رہزنیکا ہے میرا شعار — کہ مین چھوڑ رکھا ہے اسکو جیون — جو اسوقت اپنی پر اجاؤن مین
تماشا اسی دم مین دکھلاؤنمین — مچاؤن فساد ایسا اور شور و شر — کرون ملک کو اسکے زیر و زبر
کیا ہے اگر اسنے سامان جنگ — تو یان بھی نہین جنگ سے کچھ دریغ — یہ کہکر لگا سوچنے پھر وہ خام

پڑا میرے اوپر یہ اب سخت کام | کہ سلطان روح کی بڑی شان ہے | نہین لڑنا اوس سے کچھ آسان ہے
جو شیطان سنگہ ہے قدیمی وزیر | کہ ہر کام مین ہے ہمارا مشیر | بلا کر کے اُس سے کرو وہ صلاح
کہ جس بات مین ہو ہماری فلاح | یہ سنتے ہی ابلیس آبا ادب | بجا لایا آداب شاہانہ سب
کہا لطف سے تیرے اے نامدار | ہماری ہو مشکل سب آسان کا | یہ اُتنا نہ کچھ کار دشوار ہے
کہ جس سے تو ایسا دل افگار ہے | ہو آسان سب تیرے اقبال سے | پکڑ اوسکو لاؤن مین ہر حال سے
ترے پاس لا کر کے اے ارجمند | کرون حرص کی قید مین اُسکو بند | امیر ہے ترے فوج مین حرص نام
کرے کام سلطان روح کا تمام | وہی بخشی ملک کافی ہے بس | خرابی کو اُسکے وہ وافی ہے بس
مین بھیجون اُسے تا تباہی کرے | سپیدی کو اُسکی سیاہی کرے | شہِ نفس نے دیکے خلعت اُسے
روانہ کیا ملک کو روح کے | جو تھے ملک تن کی نگہبان چند | کیا ہر طرف راہ کو اُسکے بند
رہ چشم سے آگیا ناگہان | لئے سات غصہ کے فوج گران | خبر ہونے وزیر عقل کو

اِس معرکہ سے اور بھیجنا امیر قناعت کو مقابلہ حرص سنگہ کے اور حلم کو غصہ کے اور فتح ہونے اُنکے

وزیر خرد نے سنا یہ جو حال | ہوا فکر کا اِسکے اوسکو خیال
امیر دنکو لشکر کے لیکر تمام | گیا روح کے پاس با احترام | کہا حال حرص اور غصہ کا سب
کہ آئے ہین لڑنے کو یہ ہمسے اب | کہا شہ نے لشکر سے وہ چھانٹ لین | کہ جو قتل اون مفسدون کو کرین
کہا عقل نے اے شہ نامدار | مقابل مین اُنکے پہنے کارزار | امیر قناعت کو تم بھیج دو
کرے حرص کو دم مین نابید جو | اگر فوج غصہ کی ہو اُسکی سنگ | کرے لشکر حلم جا اوسکو تنگ
کرو مستعد ایسی جنگی سپاہ | کہ ہون جس سے یہ دونون مفسد تباہ | جو ہونے لگی دونو جانب سے جنگ
ہوا حرص و غصہ پہ میدان تنگ | امیر قناعت سے اور حلم سے | غضب حرص مغلوب دونون ہوے

آنا شہوت سنگہ کا مقابلہ وزیر عقل کے مع فوج فسق و فجور کے ✣ ✣ ✣

وہ شیطان جو نفس کا تھا وزیر | تبہ دیکھ لشکر کو ہو کر حقیر | کہا نفس سے اُنکی ہووے مدد
کہ ان دو سے ہوگا نہ یہ فتنہ رد | وہ اب چاہیے بھیجنی فوج سخت | کہ جو لے شہ روح سے تاج و تخت
ہے تجویز شہوت کی جاوے سپاہ | کرے عقل کے ملک کو جو تباہ | جمع کر کے سب فوج فسق و فجور
کرو اُسکی ہمراہ تم بے قصور | لگا بے حیائی کے ہتھیار سب | چلے شہوت سنگہ بہر حرب

کرے عقل کو جا کے زیر و زبر | ہمارا وہ ہے دشمن سخت تر | جو ہو عقل شہوت سے مغلوب آہ
تو ہو روح کا ملک سارا تباہ | کہا لاؤ دیکر کے خلعت اُسے | روانہ کرین جنگ کو روح کے

بھیجنا وزیر عقل کا امیر تقوی کو مع افواج شرم وحیا وصلاحیت کے مقابلہ شہوت سنگہ کے اور فتح ہونا امیر تقوے کے

وزیر ہنر ور شہر روح کو | خبر پہونچی اس حال کی یار جو | کہا خاص اوس بخشی ملک کو
کہ تقوی ہے جسکا لقب بمجدو | ہو فوج صلاحیت اوسکی مدد | کہ ہو فوج فسق و فجور اُس سے رد
سپر تیغ شرم و ثقاہت کی لی | خبر جا کے اہل شقاوت کی لی | حیا جنگ اُسکا جو ہے اک وکیل
کرو اُسکے ہمراہ اُسے بے دلیل | شہ روح کا حکم پھر اُنکو ہو | کرین لشکر نفس کو قتل جو
غرض آکے میدان مین قائم ہوئی | لڑائی کو آپسمن برہم ہوئے | لگی ہونے آپسمین جسوقت جنگ
زمین آسمان رہگئے دیکھ دنگ | کبھی یہ تھے غالب وی غالب تھے گاہ | لگا ہونے یون ملک تن کا تباہ
پھر آخر ہوئی غالب عقل بصیر | کیا لاکے شہوت کو اپنا اسیر | غصہ کرنا نفس کا شیطان

وزیر پر اور آپ سوار ہونا نفس کا واسطے لڑائی سلطان روح کے سب لشکر لیکر

سُنی نفس نے یہ خبر جس گھڑی | وہین جان پر اُسکے آفت پڑی | بلایا وزیر تبہ کار کو
سیہ کار شیطان مکار کو | کہا تجکو لعنت ہو اے سست کار | کیا تو نے لشکر مرا خوار و زار
کری تو نے سستی جو ای رو سیاہ | ہوئی فوج شہوت کی ساری تباہ | کر اب ایسی تدبیر تو اے وزیر
شہ روح کو جس سے کرلین اسیر | بلا پہلوانون کو لشکر کے اب | پھر اُنمین سے لے چھانٹ اہل حرب
جو اُنمین سے ہون سخت تر بیدرنگ | شہ روح سے وہ کرین جا کے جنگ | وزیر خرد اور شہ روح کو
پکڑ کر کے لاوے مرے پاس جو | مین دیکر بہت خلعت و مال وزر | بٹھاؤن برابر اُسے تخت پر
عزازیل بولا کہ اس جنگ مین | کرونگا نہ ہرگز تصور اب کی مین | مگر ہو شہ نفس بھی خود سوار
مین ہون اور ہو لشکر بیشمار | تو پھر دیکھنا اس صف جنگ کو | کرون پانی مین اُس دل سنگ کو
ہے کیا روح کیا عقل دونونکو مین | کرون قتل یا قید دیکھو تو مین | یہ سنکر شہ نفس خوش ہو کے یار
ہوا جنگ کے واسطے خود سوار | لی گردن مین تلوار غفلت کی ڈال | رعونت کا خود اور شرارت کی ڈھال
لیا نیزۂ گمرہی اپنے ہات | ہوئی فوج فسق و فجور اُسکے سات | وہ مستی کے گھوڑے پر ہو کر سوار

چلا مستعد ہو پے کارزار — آگاہ ہونا سلطان روح کا اس معاملہ سے اور بھیجنا وزیر عقل کو مع لشکر دین اور تقوے کے اور برابر رہنا دونون لشکرون کا

اور ہی لشکر ہیکران اُسکے سنگ — جو سلطان روح نے خبر یہ سنی — کہ آیا ہے لڑنے کو نفس دنی
کہا کھولدے سب خزانے کے در — لئے خنجر و تیغ و تیر و تفنگ — وزیر خرد کو بلا جلد تر
ہے تکلیف مین نفس سے ملک تن — نکل آوے سب لشکر دین و داد — زمین جد سے اوکھاڑے فساد
جہنم مین داخل کرو سر بسر — وزیر اوسکا شیطان ہے راہزن — کسیطرح ان دو کے کٹوا کے سر
جمع کر کے سب فوج و لشکر تمام — کمر باندھ لڑنے کو تیار رہو — کرو ترک جو کچھ تمھین کار ہو
کہ تا ملک تن سے ہو یہ فتنہ دور — لڑائی کا تم بھی کرو اہتمام — مجھے بھی ہے اب کوچ کرنا ضرور
کہ یہ کام لایق نہین شاہ کے — وزیر خرد نے زمین چوم کر — کیا عرض اے شاہ والا قدر
مین لیتا ہون آنکی خبر اس زمان — جو ایسے کمینو نسے جا کر لڑے — رہو ملک مین تن کے تم کامران
مین ہون آپکا ایک ادنی غلام — جو ہو ایک بندہ سے دشمن پیا — عدو کے مقابل ہو کیون بادشا
دیا آنکو بھر خلعت آفرین — کرون دم مین سب دشمنونکو تمام — یہ سنکر ہوا خوش بہت شاہ دین
سپر نیکبختی کی لا اوسکو دی — کری ہوشیاری کی خنجر عطا — ریاضت کا خود آسکے سر پہ دھرا
دیا حکم آسکو پے کارزار — دیا ہاتھ مین نیزۂ راستی — غرض زہد کی اسپ پر کر سوار
وزیر خرد جنگ کو جب چلا — کرے ساتھ تقوی و دین کے سپاہ — چلا دھوم سے لشکر دین پناہ
خلل آیا شیطان کے اوسمین — پڑا نفس کے فوج مین زلزلہ — نکل کر کے جب آیا میدان مین
ہوئی ہر دو جانب صف آراستہ — جو خورشید خاور نے کی تیغ علم — ہوئے ابر کے جوڑ الشکر بہم
کئے آکے میدان مین قائم نشان — کھڑی مستعد جنگ کے واسطہ — امیرون نے لشکر کے بارعب و شان
زمین بدن گرد لشکر سے آہ — مقابل دو لشکر ہوئی جس زمان — پڑا شور اندر زمین و زمان
ہوا پانی پانی دل کوہ سنگ — ہوئی ایسی تیرہ خدا کی پناہ — ہوئے جب مقابل دلیران جنگ
لگا ہونے جسوقت آپسمین جنگ — لگی چلنے جو تیغ تیر و تبر — ہوا خون کوہ و زمین کا جگر
ادہر ظلمت نفس با شور و شر — زمین ہوگئی خون سے سرخ رنگ — تھی اسطرف خورشید روح جلوہ گر
سپید و سیہ جمع آکر ہوئے — جون حبشی و [illegible]

کبھی کاریک و کبھی کار بد | کبھی زہد تقوی و گاہے حسد | کبھی فوج زنگی نفس لعین
کمالی تھی دل سے وہ لڑ بغض و کین | کبھی رومی روح سے با وقار | زمین بدن ہوتا باغ و بہار
اسی جنگ مین سب جوانی گئی | بدا و نیک مین زندگانی گئی | اس عرصہ مین یہ جنگ قائم رہا
ہوا نفس کا مفسدہ جا بجا | طلب کرنا شاطان روح کا دیوان کل کو کہ وہ پیر

روشن ضمیر ہے اور شامل کرنا اُسکا صلاح جنگ وغیرہ مین

شہ روح نے حال دیکھا یہ جب | کہ صورت تباہی کی ہے پیش اب | کیا اور تدبیر اب کیجیے
عدو کو کسیطرح زک دیجیے | ہوا ہے ترقی پہ نفس سیہ | گیا پھیل فتنہ فساد ہر جگہ
وزیر خرد کو کہا پھر بلا | کیا تو نے ہر چند جنگ و دغا | ولے فتنہ تن سے نہ بیرون ہوا
نہ دل نفس ملعون کا خون ہوا | شریک اب تو ہووے دبیر کبیر | ہے جسکا لقب پیر روشن ضمیر
مرے ملک کا ہے وہ دیوان کل | مدد سے مٹے اُسکے یہ شور و غل | صلاح اُسکی چل کر کے اب لیجیے
کہے وہ جو اُسپر عمل کیجیے | رکھو اوسکو شامل لڑائی مین تم | کہ ہو دشمن شوم تا یان سے کم
رہو دل سے مصروف اسلام پر | کرو جی فدا اپنے اس کام پر | کرو ایسی ہمت کہ ہو زیب دین
کہ روشن ہو جس سے بدن کی زمین | مٹا کر کے کفر اور بدعات کو | شریعت کی ظاہر کرو بات کو
بہم ہو کے جا کر لڑو اس قدر | کہ ہو نفس کا کار زیر و زبر | نچا ہون کہ ہو قتل وہ زشت خو
پکڑ لاؤ زندہ مرے رو برو | مرے پاس لاؤ اُسے تم پکڑ | شریعت کی زنجیر مین یون جکڑ
رکھون اُسکو قابو مین اپنے تمام | مین دوڑاؤن جسطرح چاہون مدام | آگاہ کرنا جاسوس نفس کا

شیطان وزیر کو اس سے اور بھیجنا شیطان کا طول امل سنگہ کو واسطے قتل کرنے عقل اور پیر کے زہر دیکر اور ناامید ہونا اُسکا

تو شیطان کے جا پاس سر کو دھنا | کہا جا کے بیٹھا ہے کیا اے وزیر | جو جاسوس نے نفس کے یہ سنا
شہ روح نے یہ کیا اہتمام | کہ دیوان تن پیر ہے جسکا نام | کوئی دم مین ہو نفس اور تو اسیر
کہ تا دشمنون کا کرے کار تنگ | شہ نفس کو جا کے کہہ یہ خبر | وزیر خرد کو کیا اُسکے سنگ
یہ شیطان نے سنکر دلاسا دیا | کہ اس فتنہ کا تو بھی کچھ فکر کر | کہ شہ سے کہنے کی حاجت ہی کیا
مین بھیجون اُسے جو کرے اُسکو رد | ہے لشکر مین اُسکے وزیر خرد | مقابل مین اُسکے مین بھیجون اُسے
کہ جو کاٹ سر اُسکا لاوے مجھے | کہ جو کاٹ سر اُسکا لاوے مجھے

نہ دیوان پن سے ہے مطلب مجھے ہے منظور قتل عقل کا اب مجھے خرد اپنے قابو مین ہووے اگر
تو خود پیر بیکار رہو سر بسر وزیر خرد اور دیوان تن کرون قید دونکو مین بے محن
مین بھیجون ہون طول امل جسکا نام کہ ہو پیر کا کام جس سے تمام وہ دیدیکے وعدہ بہت خوبتر
کرے پیر کا کام زیر و زبر کرے قتل وہ عقل کو پھر ضرور کہ مرنے سے جسکے یہ فتنہ ہو دور
چھپا کر کے ایسا اُسے زہر دے کہ شیطان و نفس اُسکی شر سے بچے ہوا رخصت اُس سے جو طول امل
پڑے پیر کے کار مین تا خلل

مطلع کرنا جاسوس دین کا کہ جو مفتیان یقین کے ہین سلطان روح کو اس امر سے اور نگہبانی پیر اور عقل کے روح کو طول امل کی شر سے

جو رخصت ہو طول امل سنگہ چلا تو جاسوس دین نے سنا یہ بلا
ہین جاسوس دین مفتیان یقین خبر دی یہ جاکر کہ اے شاہ دین کہ یہ آپ کا جو وزیر عقل ہے
اسے تیرے ہر کام مین دخل ہے خبر رکھیو اسکی تم ہر حال مین عدو کے نہ پھنس جا کہین جال مین
وزیر اور دیوان تن کو مگر نہ پہنچا وے صدمہ کوئی حیلہ گر ندیکر کے زہر اُنکو مارے کہین
پھر اُسوقت لین ملک کو تیر چھین ہے لشکر مین ایک نفس کے حیلہ گر کہ طول امل نام ہے اُس سے ڈر
ہے کار اُسکا پوشیدہ دشمن کشی کرے غم الم وان جہان ہو خوشی ہے دشمن وزیر اور دیوان کا
نگہبان رہیو تم اُنکی سدا شہ روح نے جب یہ قصہ سنا تو اس بات کی فکر مین وہ لگا
کہ اب کوئی تدبیر کرنی ضرور کسیطرح یہ فتنہ ہو یا نسے دور تھا جس جس کو سلطان کا اعتماد
بلا کر کہا اُسکو اے خوش نہاد رکھو تم نگہبانی ہر آن کی وزیر خرد اور دیوان کی
رہو عقل اور پیر کے ساتھ تم کرو اس سوا اور نہ کچھ بات تم کیا حکم تا چار شخص پاسبان
نگہبان رہین عقل کے ہر زمان رہے ایک یاد نبع جنگ خان اور ہو دوسرا یاد مرگ اے جوان
رہے تیسرا یاد تنگی گور خرد پیر کے ہو نگہبان بفور ہے چوتھی رہی یاد روز قیام
یہی چار کافی ہے در انتظام نزع موت اور قبر روز حشر رہین یاد جسکی یہ شام و سحر
یہ چارون رہین جسکے ہمراہ یار نہ طول امل کا ہوا سپر گذار رہین جو کہ یہ چار جسکی حضور
رہے اُس سے طول امل دور دور غرض آ یا چھپ کے طول امل کہ تا ڈالے اندر خرد کے خلل
بہت گرد راہ حسد سے پھرا کہ تا عقل کو زہر دے برملا جو چارون طرف تھے نگہبان چار

عدو کا نہ اُسپر ہوا کچھ گذار — طرف پیر پھر گیا عزم کر — کہ تا لے حسد سے کچھ اُسکی خبر
ولیکن جو وہ عقل کے پاس تھا — عدو کا نہ اوسپر بھی قابو چلا — وہی پاسبان چار اُسکو نگاہ
عدو وں سے رکھتے تھے شام و پگاہ — نا امید ہو کے پھرنا طول امل سنگہ کا اور بیحیا نفس کا

حسد سنگہ اور بخل سنگہ اور ریا سنگہ اور عجب سنگہ کو واسطے لڑائی وزیر عقل اور دیوان پیر کے

کہا گرچہ مین خوب کوشش کرے — غرض نا امید ہو کے طول امل — گیا پاس شیطان کے بیخلل
نہ آیا کوئی میری پر داد مین — پھری میری لیکن نہ خون مین بھرے — کئے سیکڑون حیلہ اور داد مین
نہ اون دو سے آیا مرے ایک ہات — ہین کین گرچہ چھپ چھپ کے تدبیر دس — ولے میرا اونپر چلا کچھ نہ بس
لو میدان مین چل کے اُنکی خبر — کہ تجھے ہر گھڑی پاسبانی کے سات — نہین مار سکتے اُنھین چھپ کے پر
نر کھ مجھسے امید اب کچھ مگر — مین کرتا تھا جو کچھ کہ سب کر چلا — ولے میرا بس کچھ نہ اُن پر چلا
کر و جا کے روح و خرد کو تباہ — تو تدبیر سے اپنے چاہے سو کر — جمع کر کے سب فوج و لشکر سپاہ
حسد سے تھا پر وہ وزیر سیاہ — جو یہ بات شیطان سنگہ نے سنی — گیا ہاتھ ملتا طرف نفس کی
ہماری بھلا جان بری ہو کب — یہ دی نفس نے جا صلاح تباہ — کہ بے رنج اور جان بازی کے اب
گلے مین رسن ڈال کتے کے جون — جو اس جنگ مین کچھ ہوئی اب کی ڈھیل — مجھے اور تجھے شہ کرے یون ذلیل
مرا اور ترا کچھ نر ہوے نشان — جدھر چاہے دوڑائے ہمکو زبون — رہے ملک تن مین وہ نت کامران
کیا نفس باغی نے پھر انتظام — یہ سنکر خبر نفس رونے لگا — غم دل کو اشکون سے دھونے لگا
لڑائی بغیر اب تو چارہ نہین — بلائے مددگار اپنے تمام — کہا ذلت ہمکو گوارا نہین
حسد سنگہ اور بخل سنگہ کبر خان — اکھٹے ہون میدانمین اہل حرب — لڑائی کا سامان ہو جمع سب
ہوے جمع میدان مین آکر تمام — ریا سنگہ اور عجب خان پہلوان — غرور اور طمع اور فضول کلام
لڑائی کو تیار سارے رہو — ہوا حکم سبکو کہ اے جنگ جو — لڑائی مین شیطان کے ساتھ ہو
ہوا آکے میدان مین جنگ جو — بنو چست و کامل نہ ہاری رہو — نکلکر کے شیطان زیر عدو
کہا عجب کو مستعدیان رہو — حسد بخل قائم کئے اکطرف — ریا کو کہا کر عمل تو تلف
تو پھر ملک مین اُسکے والو خلل — رہے اُس سے باقی تو تو اُسکو کہو — رہے روح کے جب نہ حسن عمل
یہی چار امیر اب کرین جا کے جنگ — خرد پر ہر ایک سو سے برساوین سنگ

آگاہی پانی وزیر عقل کی اس واقعہ سے اور بھیجنا امیر سخاوت کو مقابلہ مین بخل کے اور نصیحت اولیا کو حسد کی اور صدق و اخلاص کو ریا کے اور خوف و رجا خدا کو عجب کے اور فتح ہونے اونکے

وزیر خرد نے سنی یہ خبر — جمع کرکے سب دشمنان دغل — کہ پھر مفسدون نے اوٹھایا ہے سر
لگی ڈالنے ملک جان مین خلل — غرض ہو چکر اسنے با اہتمام — کیا جمع لشکر کو اپنے تمام
امیرون سے اپنے کیے انتخاب — امیر سخا کو کہا اے جوان — یہی چارہ دار والاجناب
بخل سنگہ کی لے خبر اس زمان — اور ہو بخل سے رنج مین مبتلا — سخاوت سے ہو تو حبیب خدا
نصیحت کہ ہے خصلت اولیا — نصیحت سے مردود کی ہو فتحیاب — حسد سنگہ پر اوسکو قائم کیا
اور ہو خانمان سب حسد سے خراب — جوان صدق و اخلاص طیار ہو — ریا سے ہو تو خوار اور مستمند
ریا سنگہ مردود کی قتل کو — کرے جاکے خوف و رجا را الہ — کرے صدق اخلاص درجہ بلند
کیا حکم تا عجب سنگہ کو تباہ — اگر قہر حق سے تو ڈرتا رہے — تو پھر عجز کا کار کرتا رہے
اگر ہووے خوف خدا تجھے — تو پھر کیون ہون اپنی بڑائی تجھے — سمجھ لے کہ حق سے ہین یہ کام سب
جو طاعت کرے تو تو ہی لطف رب — خدا کی عنایت ہے تجھ پر میان — جو دی نیک توفیق تجھکو یہان
تو پھر عجب پر پھیرتا ہے تو — عبادت پر کیا ناز کرتا ہے تو — خدا نے دی توفیق طاعت تجھی
ہے لازم یہ شکر عبادت تجھے — نہ کر کار حق کو قیاس آپ پر — خدا کی طرف سے ہے سب خیر و شر
غرض آکے چارون طرف سے ہوا گرم جنگ — چلے دو فوجانب سے تیر و تفنگ — شجاعت کو اپنی دکھانے لگے
ندی نالے خون کے بہانے لگے — شجاعان دین جب ہوے جنگجو — پڑی نفس کی فوج مین ہائے ہو
ہوئی گرمی جنگ یہ کیا کہون — لگا بہنے ہر طرف دریاے خون — یہانتک تو لڑ لڑکے کشتہ ہوے
کہ ہر جا پہ کشتون کے پشتہ ہوے — غرض غالب آیا وزیر خرد — ہوے دو فو مغلوب بغض و حسد
جو اک لشکر دین نے حملہ کیا — گئے بھاگ یک لخت عجب و ریا — کیا زور جب لشکر پاک نے
لگی کفر کی فوج سب بھاگنے — کیا جب کہ مردان دین نے ہجوم — گیا بھاگ سب لشکر نفس شوم
لڑے ایسے میدان مین پاؤن گاڑ — دیا کفر و بدعت جڑ سے اوکھاڑ — شکست ایسی دشمن نے پائی تمام
نلیگا کبھی پھر لڑائی کا نام — جو دیکھا یہ شیطان ملعون نے حال — لگا اسکی چھاتی پہ تیر ملال
چھپائی پر اسنے بہت یہ خبر

ولے شہرہ اوسکا ہوا دربدر | خبر ہوئی نفس کو اس شکست کی اور بھیجنا ہراول طمع کو
اور حب جاہ اور حب دنیا اور فضول کلام کو واسطے لڑائی وزیر عقل کے ✣

پھر آخر کو جب نفس نے یہ سنا | تو سُنکر کے حسرت سے سر کو دھنا | کہا لاؤ دستور بے نور کو
کہ تا دون سزا خوب اُس زور کو | غضب سے کہا شہ نے اے خود پرست | کیا تو نے کیا جو ہوئی یہ شکست
کیا کار کیا تو نے اے روسیاہ | کیا فوج ساری کو آخر تباہ | نہ تجھسے ہوا کام کوئی درست
ہمیشہ رہی تیری تدبیر سست | اگر ہے یہی سستی اے سست رائے | مین جاکر پڑون روح کے زیر پائے
تجھے چھوڑ اوسکی اطاعت کرون | مین اب حکم مین اُسکی ہر دم رہون | شہ روح ہے شاہ والا جناب
کہ جسکی اطاعت سے ہو فتحیاب | یہ سُن بولا شیطان وزیر لعین | مین لڑنے سے اے شاہ عاجز نہین
مرے پاس حاضر ہین سردار اور | بہت اُنکو آتے ہین لڑنیکے طور | شجاع اور سپہدار خونخوار ہین
مرے تیرے وہ سب مددگار ہین | نکھائم نہ ہوجاکے اُسکا مطیع | کرون لاکے اوسکو ہی تیرا مطیع
شجاعت کو اپنی دکھاؤن تجھے | اب اِس رنج وغم سے چھڑاؤن تجھے | کرون لشکر عقل روح کو تمام
ترے آگے لاؤن پکڑاؤنکو عام | زمین چوم کر الغرض عرض کی | عدو پر مجھے حکم ہو اِس گھڑی
کہ لڑکر کے اے نفس الاحسب | مین عقل اور روح کو جا ادب | غرض پھیر آیا بمیدان جنگ
کہ تا خرد روح پر عرصہ تنگ | ہراول طمع کو بلا کر کہا | سوارون کو اپنے تو لے جلد جا
کہ کر سارے لشکر کے آگے جدال | طمع کا غبارا اونکی آنکھونمین ڈال | طمع کرتی ہے عقلمندون کو کور
طمع سے پڑین جال مین مرغ ہوکر | کیا پیچھے قائم غدو لعین | کہ دشمن اودہر سے نہ آجاکہین
طرف دہنے ہو لشکر جاہ | اور ہو جب دنیا کی بائین سپاہ | فضول کلام اب مدد کو رہے
جدہر چاہیے جا اودہر دوڑکے | جدہر دیکھے لشکر کی ہوئی شکست | اُدہر جلد جاوے وہین کر کے جست
غرض اسطرح سے کیا بندوبست | شہ روح کو تا کہ دیوے شکست | بھیجنا وزیر عقل کا امیر توکل
کو مقابلہ طمع کے اور خضوع کو واسطے غرور کے اور زہد تقوے کو حب دنیا
کی اور علم فنا کو واسطے جاہ کے اور خموشی کو واسطے فضول کلام کے ✣ ✣ ✣

وزیر خرد سُنکے یہ بے ہراس | گیا مصلحت کو شہ روح پاس | کہ جنگ عظیم آیا ہے پیش اب
عدو نے سپہدار بھیجے ہین سب | شہ نفس نے فوج سے جھانٹ کر | لڑائی کو بھیجے ہین سب نامور

کہ جو جو تھے اُسکے چھٹے پہلوان — وہ آئے ہین لیکر کے فوج گران — کہا شاہ نے اوسکی تدبیر کیا
کہو جلد تر اب ہے تاخیر کیا — بجا لاکے آداب بولا وزیر — یہ ہے عرض اے شاہ روشن ضمیر
کہ لو لشکر خاص سے چھانٹ اب — شجاع اور دلیر اور اہل حرب — علیحدہ کرو انمین جو مرد ہون
شجاعت کے احکام مین فرد ہون — نکال اپنے لشکر سے تم پہلوان — مقابل کرو ایک کے ایک جوان
کرو مستعد جنگ کو بیدلیل — نہو دفع کرنے مین دشمن کی ڈھیل — کہا شاہ نے ہے یہ رائے صواب
امیرون سے اپنے تو کر انتخاب — کہا عقل نے اپنی لشکر سے تو — ہراول کہ جو سخت مضبوط ہو
امیر توکل سپہدار کو — طمع کے مقابل مین آگے کرو — امیر خضوع کو ہو حکم حضور
کرے دفع پیچھے سے فوج غرور — طرف بائین جازہ تقوی کی فوج — کتادے مثاحب دنیا کی کھوج
طرف دہنے جاوے امیر کبیر — کرے جاکے جو حب جاہ کو اسیر — کہ ہے یعنے علم فنا جسکا نام
کرے جاہ وعزت کو دم مین تمام — فضول کلام اُسطرف ہے اگر — ہے تدبیر اُسکی یہ اُسوقت پر
امیر خموشی کو قائم کرو — سخن بیہودہ کو کرے قتل جو — ملے جس جگہ پر فضول کلام
کرے جاکے خاموشی اُسکو غلام — شجاعت کی جاکر کے سب داد دین — عدو کو پکڑ کر کے کشتہ کرین
ہوا آگے میدان مین پھر از دہام — لڑائی کی ہونے لگی دھوم دھام — جوانان شجاعت دکھانے لگے
اُمنگا اپنے دل کی مٹانے لگے — لگے کرنے مردان جان کو نثار — سمجھتے تھے زخمون کو باغ وبہار
لڑائی تھی مردونکو سیر چمن — گل وغنچہ ہوتے تھے زخم بدن — نہ مرنے سے کچھ اپنے ڈرتے تھے وہ
قدم پر قدم آگے دھرتے تھے وہ — ہوا حملہ جب لشکر دین کا — گیا پاؤن اُٹھ فوج پر کین کا
گئے بھاگ فوج عدو اُس مان — لبون پر ہوئی اوسکے دشمن کی جان — بھیجنا نفس کا آخر کار بخشی

تکبر کو واسطے جنگ کے اور مقابل ہونا تواضع کا تکبر سے اور فتح پانی اسلام کی اور بھاگنا شیطان کا اور پکڑا جانا نفس کا

شہ نفس یہ دیکھکر ڈر گیا — وہ مرنے سے پہلے گویا مر گیا — بلا بخشی کبر کو پھیر دیا
سپہ تیغ وزر مال بے انتہا — کہا ابتو امداد کرنی ضرور — تو خود جاکہ لشکر مین آیا فتور
ہے لازم کہ جاکر اعانت تو کر — مرے حکم کی اب اطاعت تو کر — تکبر اوٹھا جیسے غرندہ شیر
کہ فوج خرد کو کرے تا کہ زیر — ادہر لشکر روح سے با سپاہ — امیر تواضع ہوا جنگ خواہ

ہوا واقع جسوقت دونونمین جنگ — تکبّر یہ آخر ہوعرصہ تنگ — کمند ایک گردن مین ڈالا دوجکڑ
تکبّر کو لایا تواضع پکڑ — خرد نے جو دیکھا کہ کار عدو — ہے مغلوب غالب ہے فوج نکو
کہا لشکر اسلام ایک بارگی — کرے حملہ جس سے ہوآوارگی — کہ تا ہوے آوارہ دشمن تمام
کرین جیسا چاہین پھر ہم انتظام — غرض کرکے ہر طرف سے اژدہام — مٹانے لگے نفس و شیطان کا نام
کیا حملہ ہر طرف سے آن کر — برسنے لگے آنپہ تیر و تبر — چھری گرز شمشیر تیر و کمان
تبر خنجر و نیزہ و ہم سنان — برسنے لگا مینہ سا چار و طرف — عدو کا لگا ہونے لشکر تلف
ہوے قتل سردار لشکر فرار — عزازیل بھی بھاگا ہو بیقرار — پکڑ لائے نفس تبہ کار کو
سیہ بخت مکّار غدار کو — گلے پاؤن مین طوق و زنجیر ڈال — بنا کرکے اُسکا بہت زشت حال
شہ روح کے لاکے آگے کیا — کری عرض حاضر ہی یہ بیحیا — یہ حاضر ہے جو چاہیے کیجئے
کرو قتل یا قید مین دیجئے — برائی کا بدلا برائی ہی پار — نکر ظاہر اور باطن ایک تو شمار
بدی کی بنا کرکے صورت بھلی — دکھاوے اگرچہ یہ نفس دنی — نکر تو خیال آنپہ اے نیک خو
چلا جا طریق شریعت پہ تو — یہ مکر شیاطین آوے بکار — ہو تو حشر مین آخرش خوار و زار

حکم کرنا سلطان روح کا واسطے قتل نفس کے اور چھڑانا وزیر عقل کا نفس کو قتل سے اور زندان مین رکھنا اوسکو

شہ روح کے پاس جکڑا ہوا — شہ روح جاکر کے پیش خدا — لگا سجدۂ شکر کرنے ادا
خدا کی طرف سے یہ سامان ہوا — کہ یہ دشمن بدکیش ان ہوا — ہوا قید نفس اور لشکر تمام
ہے شکر خدا دی فتح ہمکو عام — وزیر خرد نفس کو زیر کر — ہوا ملک مین تن کے فرخندہ فر
ہوا شرع کے حکم کا خوب زور — گیا کفر اور فسق کا شر و شور — وزیر خرد کرکے مردونکا کام
شہ روح کے یان ہوا یہ کنام — غرض نفس کو جبکہ آگے کیا — تو یہ شاہ نے حکم اوسکو دیا
کہ حاضر ہو جلاد تقویٰ شتاب — کرے قتل اِس بدکو باصد عذاب — وجود ایسے مفسد کا اندر جہان
فساد اور فتنہ کا ہیگا نشان — رہا زندہ گر یہ تو پھر وقت پا — کریگا فساد اور فتنہ بپا
تو پھر دفع کرنا ہے اِسکا محال — ہے بہتر کہ دو مار کر یا نمٹوال — وزیر خرد نے بجا کرادب
کیا عرض ای شاہ والا حسب — قرآن مین ہے ذا[illegible] جا بجا — خدا نے حکم کو برملا

نہین مارنا اُسکا اب خوب ہے ۔ نہ قتل اسکا البتہ اسلوب ہے ۔ کہ اب معاف اسکی تقصیر کو
مگر حکم ہو طوق و زنجیر کو ۔ ہو زنجیر شرعی مین یہ پائے بند ۔ رہے حکم کے سوق مین روز چند
رکھو اپنی خدمت مین اسکو سدا ۔ سفر کے لئے اپنا خادم بنا ۔ جو سرکش ہو گھوڑا بڑا قیمتی
نہین مارنا اوسکو بہتر کبھی ۔ مگر گھاس اور دانہ کم اونکو دے ۔ کہ تا حکم مین تیرے ہر دم رہے
جو مارے اُسے تیرا نقصان ہے ۔ وہ کر حکم مین تیرے جس سے رہی ۔ کرے پہلے اُسپر عطا شہریار
تو پھر پشت پر اُسکے ہوے سوار ۔ غرض اوسکی تقصیر کر کے معاف ۔ دیا حکم رہنے کا زندان مین صاف
ریاضت کی زنجیر پاؤن مین کر ۔ گلے عجز کا طوق ڈالو مگر ۔ زہد جنگ اور بندگی بیگ کی
ہمیشہ رہے قید مین یہ شقی ۔ لگا رہنے زندان مین با درد و سوز ۔ ہوا اُسمین یہ اتفاق ایک روز
کہا عقل نے نفس سے اے عمو ۔ پھر آئی ہے کیون تو فرصت سے رو ۔ ترے حق مین تو وعدۂ وصل تھا
گنہ کر کے کیون دور حق سے ہوا ۔ بس اب توبہ کر اور ہو شہ کی صاف ۔ کہ تیری ہے اسمین سراسر نجات
تو کر ساتھ ہو کر کے اب شاہ کی ۔ عبادات و طاعات اللہ کی ۔ رہ حق مین ہو چست تو اے غبی
چھڑاؤن تجھے قید سے مین ابھی ۔ وگرنہ ہمیشہ رہے گا تو قید ۔ نہو چھوٹنے کی کبھی پھر امید
شہ روح دے تجھکو تکلیف سخت ۔ ہمیشہ رہے تیرا برگشتہ بخت ۔ یہ جب نفس نے جانا اب تو اسیر
ہوئی قید مین روح کے ناگریز ۔ تو لاچار ہو کر کے کہنے لگا ۔ وزیر خرد سے کہ اے خوش ادا
ہون روز ازل ہی مین شہ کا غلام ۔ رہا شاہ کا لطف مجھ پر مدام ۔ عزازیل نے مجھکو پر کھو دیا
مرے کام سیدھے کو اُلٹا کیا ۔ جو نیکی کا مینے ارادہ کیا ۔ وہین اُسنے آ مجھکو گھیرا
اُسی چھوڑ کر ابتو حاضر ہون مین ۔ مخالف گر ہون شہ کا کافر ہمین ۔ ہوا ابتو سلطان کا مین مطیع
ولیکن کروان تجھکو اپنا شفیع ۔ کہ سلطان دے مجھکو کچھ ملک آ ۔ کہ اُس صوبہ مین مین ہون تا دم
مجھے ملک سے شاہ کے با فراغ ۔ ملے قلعہ ہی نام جسکا دماغ ۔ جو ہو یہ عنایت تو پھر مین مدا
رہون شہ کی خدمت مین مثل غلام ۔ اگر یہ شہنشہ نہ رکھے قبول ۔ تو ملک جگہ مین کرونگا نہین نزول
کہ روح طبیعی کا ہے وہ مکان ۔ مجھے حکم رہنے کا ہووے وہان ۔ جو روح طبیعی ہو تابع مرے
تو کچھ کام میرا نکلتا رہے ۔ مجھے شاہ اون دو سو دو اک مقام ۔ کرون جا کے وان اپنا مین انتظام
اطاعت کرو اہل و رہون آ بجگہ ۔ یہ بیغا اِشہ سے کہہ ۔ کہا عقل نے نابکار و رو

چھپے یا کھلے سب کے سب بخشدے — خصوصاً گنہ مجھ گنہگار کے — فقیر اور حقیر اور تبہ کار کے
کہ مجھسے ہو کچھ نہ اچھا عمل — رہا خواب غفلت مین مین غافل — نہین نیک عمل کچھ مرے پاس آہ
سوا تیرے فضل و کرم کے اگر — کرم سے مرے کام آسان کر — نظر مجھپہ رحمت کی ہر آن کر
شراب محبت کا دے مجھکو جام — تو راضی ہو جسمین وہ لے مجھسے کام — مئی عشق سے اپنے اک جام دے
اسی درد سے مجھکو آرام دے — مرا دل غم عشق سے ریش کر — یہ درد و الم بیش سے بیش کر
کرے عشق آمجھ مین جوش و خروش — کہ دلسے قرار اور جا سر سے ہوش — رہے دلمین یون آتش عشق یار
کہ گرمی سے اُسکے نہ پاؤن قرار — مرے دلکو رکھا اپنے جانب بجوع — کرے مہر و تیری اُسمین طلوع
ہو روشن ترے نور سے شمع جان — کہ دیکھون ترا تا جمال ہر زمان — مجھے اپنی صورت مین یون محو کر
رہے مجھکو اپنی نہ اصلا خبر — مین دیکھون نظر کو اُٹھا کر جدہر — سوا تیرے آوے نہ کوئی نظر
الٰہی دعا میری ہوے قبول — بحق نبی اور آل رسول — بحق ابوبکر صدیق دین
بحق عمر شاہ والا یقین — بحق علی او عثمان پاک — رہے محو تجھ مین مری جان پاک

خاتمہ الرسالہ

پڑھے ان سب پر امداد تو صبح و شام — ہزارون درود اور ہزارون سلام — پڑھے اور کرے جو کہ اسپر عمل
بس اب ہو چکا یہ رسالہ تمام — پڑھو اسکو اید و ستو صبح و شام — کہ ہون نفس و شیطان کے شر مین بھنسا
بچے نفس و شیطان سے وہ بخلل — مرے بھی لیے کیجیو اب دعا — یہ مضمون تھا فارسی مین لکھا
غرض جب ہوا یہ رسالہ تمام — جہاد اکبر اسکا رکھا مینے نام — کہ تا حاصل اور عام سمجھین بفور
کسی مرد حق نے بصد بر نصیب — کیا مینے ہندی مالا کر کچھ اور — مولف و کاتب و خواننده پر
سن و سال ہجری خیر الانام — تھے بارہ سو اڑسٹھ ہو جب تمام — بالخیر

تمت

الٰہی تو کر رحم شام و سحر

رسالہ در بیان وحدت الوجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از فقیر حقیر امداد اللہ فاروقی چشتی صابری عفی اللہ تعالیٰ عنہ

بعد حمد و صلوٰۃ و افیات و تقدیم سلام و تحیت مودت سمات بخدمت شریف مکرم معظم در ویشان قدوۂ ایشان حقایق آگاہی معارف دستگاہی جناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب چشتی صابری زاد اللہ تعالیٰ مجدہ مبرہن و مکشوف باد معاوضہ سامی بمضمون عجیب اشارات غریب موصوں شد و ممنون یاد آوریہا فرمود و لحاظ ہم مشربی و ہم طریقی در بارۂ مسئلہ وحدۃ الوجود و ما یتعلق بہا استدراکی شدہ است و بطلب جمع ابلش مبالغہ رفتہ مخدومی و مانفقیر این لیاقت کجا دارد و خود را در زمرۂ عارفین حقایق شناس کجا می شمارد کہ متصدی چنین امر خطیر گردد۔ اما از انجا کہ جناب بکمال جوشش و کوشش جواب طلب فرمودہ اند و پیامہا گفتہ فرستادہ لا علاجاً امتثالاً للامر قلم بر داشت و ہر چہ حق است در فہم رسید از رطب و یابس نگاشت و اللہ الموفق و المعین۔ رجا میدارم کہ اگر سہوی و خطائے یابند بپوشند بلکہ باصلاح آن کوشند کہ منت خواہد بود چرا کہ فقیر ہیچ دان را جز منصب ترجمانی ہیچ نیست۔

آغاز

فقرہ ماخوذہ مکتوب بطریق انتخاب مضامین آن۔ اینکہ **سوال اول** مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم معتقدان وحدۃ الوجود و وحدۃ الموجود را ملحد و زندیق میگفتند مرید و شاگردشان مولوی احمد حسن صاحب نیز ہمچنان میگویند و اقوال غزالی و ربانی را ماؤل میدانند تاویل در آن جز خود دیگری را نمی شمارند۔ و مولوی رشید احمد

سخن کو نہین تیرے ہرگز فروغ — مقید ہی تو پر بھی اندر دماغ — رکھے بادشاہی کی بو لے کلاغ
کہا نفس نے اے وزیر خرد — تجھے اس سے کیا جو کرے رد و کد — بھلا شاہ سے عرض تو کیجئے
جو ہو حکم مجھکو خبر دیجے — وزیر خرد نے کیا عرض جا — یہ سنتے ہی شہ ہو گیا بس خفا
لگا کہنے یون شاہ روشن ضمیر — کدہر ہی تری عقل اب اے وزیر — کیا سو مصیبت سے قید اسکو لا
امیری اُسے دے ہے پھر اب بھلا — کہ تا ملک مین جا شرارت کرے — پکڑ کر قلعہ پھر بغاوت کرے
ہے بہتر کہ رکھین سدا قید ہم — اُسے پانی اور دانہ دین بیش و کم — ضرورت کے وقت اُس سے لین خوب کام
سفر اور حضر مین رہے پھر غلام — مددگار ہو میرا طاعت کیوقت — جدہر چاہون دوڑا دون مین اُسکو سخت
وہ ملکوت خبروت لاہوت مین — رہے میری خدمتمین بالرامین — نہ یہ مکر بھی نفس کا جب چلا
تو لاچار یاد حق کی کرنے لگا — لگا کرنے طاعات صوم و صلوٰۃ — قبولا بدل راہ حج و زکوٰۃ
غرض قیدیونکی طرح سے سدا — وہ کرتا تھا لاچار ذکر خدا — ولے وقت بیوقف پاکر کے راہ
طرف دوسرے اپنے کرتا نگاہ — کبھی داؤ لگتا تھا اُسکا اگر — تو کرتا شرارت کچھ اسوقت پر
اسی واسطے ہے نبی نے کہا — کہ ہے نفس دشمن تمہارا بڑا — کرو نفس کے ساتھ اپنے جہاد
کہ بیگا جہاد اکبر اس سے مراد — جو مومن کرین کافرونپر جہاد — کہین اُسکو شرع مین اصغر جہاد
یہان سے نبی نے رجعنا[1] کہا — بیان کر دیا اُسکا مین مدعا — مین تفصیل اور شرح اسکی تمام
بیان کی ہے کر غور اے نیکنام — کرے عمر تفصیل مین صرف مین — نبی نے کہا اُسکو اک حرف مین
کہا مین جو کچھ کر عمل اسپہ تو — کہ تا روز محشر مین ہو سرخ رو — یہ جو مینے تجھسے بیان کر دیا
نہان راز کو اب عیان کر دیا — کیا کر تو اسپر ہمیشہ عمل — چلا جاوے جنت مین تا بیخلل
سدا اپنے دشمن سے ہشیار رہ — نہ سو خواب غفلت مین بیدار رہ — رہے تیرا دشمن تری گھات مین
تو رہ تو بھی اُسکی خرابات مین — کھڑا ہے عدو جنگ کے واسطے — تو کر اپنے لشکر کو آراستے
رئیسان لشکر کی تو رکھ خبر — کہ تا پاوے دشمن کے اوپر ظفر — کہ جو شاہ لڑنے مین کامل ہو یار
وہ کب اپنے لشکر سے غافل ہو یار — نہین اپنے دشمن کی تجھکو خبر — کہ ہے مستعد وہ ترے قتل پر
تو ہشیار ہر لحظہ رہنا ضرور — محاسب ہو اُس نفس کا بے قصور — لیا نفس سے گر حساب ہر گھڑی
نہین تو سمجھ تجھپہ آفت پڑی — امیر و نسے تو نفس اور روح کی — خبردار [illegible] حال سے

[1] حدیث نبوی رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر

جوان رو دے تجھکو نہین کچھ خبر
تو اس جنگ مین تو ہے عاجز بقہر
جو غفلت مین تیری گئی عمر سب

ہو دشمن کے اوپر تجھی فتح کب
یہ بس نفس ہو روح پر فتحیاب
ذرا اس خواب غفلت سے ایجان شتاب

حساب اس سے ہر آن لیتے رہو
بدی پر سزا اسکی دیتے ہو
کرو ہر گھڑی حق تعالے کو یاد

رہو نفس پر کرتے ہر دم جہاد
تو کر یاد مین حق کی ہر سانس صرف
مٹا دل سے تو خواب غفلت کا حرف

کسی کو جو ہو پیش دشمن سے جنگ
رکھے مستعد فوج کو بیدرنگ
رہے موت ہر دم تری گھات مین

تو مشغول اس مین سکی ہے بات مین
جو ٹھہرا ہے اے یار مرنا تجھے
اس عالم سے آخر گذرنا تجھے

تو غافل ہے پھر کیلیے اے عزیز
نہین تجکو اس بات کی کچھ تمیز
یہ سب ہوگا معلوم مرنے کے وقت

تجھے اس جہان سے گذرنے کے وقت
سوا حسرت افسوس کے اے میان
نہ آویگا کچھ کام اسوقت وان

تجھے چارناچار مرنا ضرور
سفر کے لیے توشہ کرنا ضرور
اسیواسطے ہے نبی نے کہا

جہاد اپنی تو نفس سے کر سدا
رہے ہے یہ دشمن تری گھات مین
تو غافل ہے کیون اس سے دن رات مین

مخالف ہو جو یار کی راہ مین
اُسے ڈالدے قہر کی چاہ مین
تو کر قتل نفس تبہ کار کو

اور اوسکی تمامی مددگار کو
لڑائی مین رہ اوسکی دن رات چپ
نہ غافل ہو اک دم نہ اک آن سست

پس اس نکتہ پر ختم کرتے ہین کلام
بقول محمد علیہ السلام
کہ اک لحظہ مرنے سے غافل نہو

کبھی مکر دنیا پہ مائل نہو
ہمیشہ تو کر نفس کے برخلاف
کر اس خار سے ملک کو تن کی صاف

الٰہی بحق نبی پاک ذات
مجھے بھی ہو اس نفس بد سے نجات
اُٹھا کر اب امداد دست دعا

دعا مانگ حق سے بصد التجا
الٰہی الٰہی الٰہ
مرا نفس و شیطان نے مارا ہے راہ

لیا گھیر اب فوج اغیار نے
لعین نفس و شیطان مکار نے
ذرا لشکر عشق کو حکم ہو

کرے قتل جو فوج اغیار کو
مرا ملک جان خالی ہو غیر سے
ہوا آباد جانان کی نت سیر سے

الٰہی مین عاجز ترا بندہ ہون
ملاقات کا تیری جویندہ ہون
ترے در سے سبکو ہے عجز و نیاز

کرم تیرا ہر اک کا ہے چارہ ساز
ترا حسن یک شہرہ آفاق ہے
ہر ایک تیری صورت کا مشتاق ہے

ترا ذکر ہر یک کرے صبح و شام
شراب محبت کا پیتا ہے جام
نہ کیونکر ہون ہم تیری جانب جوع

ترا مہر و ولت ہے سب پر طلوع
سوا تیرے بتلا یہان کون ہے
عیان یا دل آخر یہان کون ہے

الٰہی الٰہی الٰہ
کونجہ کی دے مجھکو دا
الٰہی گنہ سب کے اب بخشدے

شک نیست کہ فقیر این ہمہ در ضیاء القلوب نوشتہ است اگر گویند کہ ہر چہ گفتہ نمی شود چگونہ نوشتہ شد گویم اکابر دین مکشوفات خود را بتمثیلات محسوسات تعبیر میکنند تا طالب صادق را فہمانند نہ آنکہ کاذب گفتہ باشند مثلاً اگر زنا بینا در خواب مارہی بیند و در بیان آن عاجز آید گوید کہ مثل ساعد من بود دران حال بدست او اگر رسن دہند و گویند کہ آیا چنین بود گوید ہاں چنین بود و نیست تفہیم بتمثیلات ازین قبیل است تحریرات پیشینیان برای آگاہی پسینیان تا اخاضہ برقرار ماند و وقت حاجت رفع شکوک گردد و اسراریکہ سینہ بسینہ می آمد حوالہ بقلم کردن مناسب ندانستند و راہ حقیقت کشادہ داشتند و گفتند ما آنکسانیم کہ نااہل را در کتاب ما نظر کردن حرام است حقیقت حال اینست فقیر ہم تقلید ایشان قول ایشان را ترجمانی کردہ است با وجود آنجناب استفساری فرمایند و انکشاف چگونگی آن می خواہند لاعلاجاً امتثالاً للامر بندی ایضاح آن ضرور افتاد تا خاطر نشین آن حقایق شناس گردد و اطمینان دست دہد تردد نماند اختصارش اینکہ از بیان ماسبق مبرہن گردید کہ در اصل مسلمند کہ حق و بالیقین است صدق آن نگاہ معلوم گردد کہ طالب از محنت و ورزشہا و ممارست استغراق دران و ترک خطرات ماسوا از خودی خود دور شود چون از خیال خود گذشت گویا از ہمہ گذشت ہیچ شے در نظر او و خیال او نماند ہمہ ہستی حق معائنہ کند و قتیکہ از نظر سالک تقیدات و ہستی ماسوا مرتفع گردید جز خدا ہیچ نہ بیند بی خبر گردد بلکہ شعور این ہمی ہم مرتفع خدا بیند ہو ہو گفتن چہ معنی انا گوید این مرتبہ را فنا و فنا گویند این گفتہ ہا را از زنی نباید فہمید بلکہ نائی میگوید مولانا قدس سرہ است

بی فنائی خویش و بے	فی الحقیقت ازدم نائی کند	فی کہ ہر دم نغمہ آرائی کند	نے

ایضاً عارفی گفتہ

تو مباش اصلا کمال اینست بس	کی حریم وصل را محرم شوی	جذب قوی	
	وصال اینست و بس		

ازین وقت خود خبر داد سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل و از خواص امت نبی گفت بایزید بسطامی سبحانی ما اعظم شانی و گفت منصور حلاج انا الحق این ہمہ ازین باب است با وجود این ہمہ غریب اعتباری کہ اصطلاحی است از میان عبد و رب مرتفع نشد ہر چند در حالت فنای شعور در نظر سالک نماندہ باشد زیرا کہ چون از بے شعوری باز بشعور در آمد دانست کہ من از خود بیخبر شدہ بودم مثل آن آہن پارہ کہ در آتش سرخ شدہ نعرہ زد کہ من آتشم انکار این قول وی کردہ نمیشود اما واقعی آتش نشدہ است این حالتیست بر پارہ آہن عارض شدہ وگرنہ آہن آہن است آتش آتش این است تتمہ از حقیقت وحدۃ الوجود دیگر کیفیت عینیت و غیریت اندکی دانستن از واجب [illegible] وحدۃ الوجود

مفہوم نگردد و ورزش مراقبہ ہمہ اوست و ملاحظہ عینیت صورت نمی بندد کسانیکہ بجز خوض در مسئلہ وحدۃ الوجود
ورزند قناعت ندادہ اند از تا دانستن مسئلہ عینیت و غیریت بودہ است ہر کہ اول این دو امر تحقیق دانست دانست ہمہ
مسائل بر او آسان گردد اگرچہ تحقیق این مسئلہ عینیت و غیریت متعلق است بدانستن تنزلات ستہ اما فقیر باطناب
آن ہمہ پرداختن نمیتواند مگر می نگارد آن اینکہ - در عبد و رب عینیت و غیریت ہر دو ثابت و متحقق است آن
بوجہی و این بوجہی اگرچہ در بادی النظر اجتماع ضدین در شخص واحد محال مینماید الضدان لا یجتمعان صحیح است -
اما این دو ضد لغوی است ضد اصطلاحی جمع میشود و بر ای ہمین است کہ محققین را جامع الاضداد میگویند کہ اصطلاح
صوفیان دیگر میباشد مثل آنکہ نور و ظلمت ضد لغوی است این ضد در یکجا در یک وقت جمع نمی شود زیرا کہ معنی این
دو لفظ بر وضع خود قائم است اگر بہ وضع خود قائم نباشد اجتماع آن جائز است مثل آن سایہ را اگر ظلمت گویند
مجازاً از نور استعارہ میتواند شد و این سایہ را کہ ظلمت نام نہادہ شد با نور در یک جا و در یک وقت جمع میشود
چنانچہ دیدہ میشود کہ در یک وقت بالائش نور است کہ نور است و سایہ دیوار جمع میشود زیرا کہ سایہ ظلمت اصطلاحی بود پس ازین تمہید
معلوم شد کہ در عبد و رب عینیت حقیقی لغوی نیست - و ہم غیریت حقیقی لغوی نیست - اجتماع این ہر دو ضد در شی
محال است پس ضد کہ در علم معقولات ممنوع واقع شدہ آن بمعنی لغوی است نہ اصطلاحی این قوم محققین
ازینجہت جامع الاضداد اند کہ دو ضد را جمع میکنند آن دو ضد بمعنی لغوی نیست زیرا کہ اجتماع ضدین لغوی
نزد ایشان ہم محال و لایجوز است - بمثال دیگر تفہیم اینکہ اگر شخصے گرد اگرد خود آئینہ ہا گذارد و در ہر آئینہ بذات
خود و صفات خود کما ینبغی نمودار شود نمودار ی صفات آنست کہ ہر حرکت و سکون و ہر ہیئت شادمانی
و غمگینی و خندہ و گریہ شخص در عکس ہویدا میشود ازین جہت شخص عین عکس است عینیت حقیقی اصطلاحی است
اگر لغوی بودی ہر کیفیتی کہ بر عکس گذردی بر شخص گذشتن واجب شدی چرا کہ عکس در ہزار ہا آئینہ است این کثرت
در وحدت شخص فرقی نمی آرد اگر بر آئینہ و بر عکس سنگ نزنند یا نجاستے اندازند شخص ازان متغیر و نجس
نمیشود و بال خود است و ازین نقصانات منزہ و مبرا است ازین رو غیریت حقیقی اصطلاحی بہ ثبوت میرسد پس
در شخص و عکس عینیت و غیریت ہر دو متحقق شد بدانکہ در عبد و رب عینیت حقیقی لغوی ہر کہ اعتقاد دارد
و از غیریت بہیچ وجہ انکار کند ملحد و زندیق است ازین عقیدہ در عابد و معبود ساجد و مسجود ہیچگونہ فرقے
نمی ماند این خبیر واقع است نعوذ باللہ من ذلک اگر محض غیریت حقیقی لغوی در خالق و مخلوق اعتبار
کنند و ہیچ [illegible] رعبد و رب حرمت خالقی و مخلوقی ثابت نہ نمایند مثل نسبت

صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب نیز ہمیں مسلک بودہ اند باوجود آنکہ اجازت از تو گرفتہ اند و مشرب اہل چشت میدارند خلاف مشائخ چشت سخنان میگویند۔

جواب

نکتہ شناسا مسئلہ وحدہ الوجود حق و صحیح است درین مسئلہ شکی و شبہے نیست معتقد فقیر و ہمہ مشائخ فقیر و معتقد آنانیکہ با فقیر بیعت کردہ و تعلق میدارند ہمین است مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم و مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی احمد حسن صاحب و غیرہم از عزیزان فقیر اند و تعلق با فقر میدارند ہیچگاہ خلاف اعتقادات فقیر و خلاف مشرب مشائخ طریق خود مسلکی نخواہند پذیرفت۔ مکرر ا اعتقاد کیفیتی است قلبی کہ بندہ را از کمال علم و یقین صدق برامری در دل مستحکم گردد این را در عرف شرع شریف تصدیق میگویند و اقرار بلسان برای اجرای احکام مسلمانی ضرور افتاد و گرنہ بنا بر ثبوت اسلام عند اللہ اقرار ضروری ندارد تصدیق قلبی کافی است این مسئلہ وحدۃ الوجود چنان نیست بلکہ در اینجا تصدیق قلبی و تیقن و کف لسان واجب است چرا کہ اسلام شرعی تعلق با خدا و با خلق میدارد اسلام حقیقی محض تعلق با خدا دارد آنجا تصدیق با اقرار ضرور است اینجا فقط تصدیق باید۔ سوای آن در استتار این مسئلہ فائدہ ہمین کہ اسباب ثبوت این مسئلہ بسیار نازک و نہایت دقیق فہم عوام بلکہ فہم علمای ظاہر کہ از اصطلاح عرفا عاری اند قوت درک آن نمی دارد چہ علما بلکہ صوفیانیکہ ہنوز سلوک خود تمام ناکردہ باشند و از مقام نفس گذشتہ۔ بمرتبہ قلب نا رسیدہ ازین مسئلہ ضرر می یابند و از مکر نفس و تزلزل و لغزش پا در چاہ اباحت و قعر ضلالت سرنگون می افتند بلکہ گروہ با افتادہ اند **کما شاہدناھم نعوذ باللہ من ذالک** جناب ہم نیکو میدانند کہ این مسئلہ خاصیت عجیب میدارد ع بعض را ہادی و بعض را مضل ہر چند نعمت خوشگوار است اصحار ا زان لذت و حلاوت حاصل۔ مرضا را تلخ و ناگوار و در حق شان زہر قاتل۔ برای ہمین فرمود **مَنْ مَدَحَ اِسْوَادَ الزَّنْجِیَّۃِ فَقَدْ کَفَرَ** استتار آن لازم افشای آن ناجواز۔ اول کسیکہ درین مسئلہ خوض فرمود شیخ محی الدین ابن عربی است قدس اللہ سرہ اجتہاد او در ین مسئلہ و اثبات آن بر اہین و ادلہ بر گردن جمیع موحدان تا قیام قیامت منت نہاد لطف اینجا است کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ سرہ ہم عصر و ہم بلد او بود مردمان حال شیخ اکبر از و پرسیدند گفت **فحول زندیق** مردمان از صحبت او احتراز می کردند چون وفات یافت از شیخ الشیوخ حال آخرۃ او پرسیدند فرمود **مات قطب لوقت من کان یرانی اللہ** ہمہ مردمان تعجب کردند و پرسیدند کہ چرا او را زندیق گفتی ما را از استفادہ محروم داشتی گفت او وے [illegible] قوی داشت

ہرچند مقرب بارگاہ بود قابل اتباع نبود در زمان اخیر مجذوب شدہ بود زبان او در افشای اسرار بے اختیار شدہ اگر شما در صحبت او میرسیدید گمراہ می شدید چرا کہ از غلبہ حال سخنان کہ میگفت در فہم شما نمی آمد عوام را زیان دارد اگر دانید بر شما منت نہادم پس اینجا غور باید فرمود کہ مردمان را چہ میرسد کہ باکس و ناکس بازار مسئلہ وحدۃ الوجود گرم داریم وعوام را کہ جزوی از ایمان تقلیدی میدارند ازان ہم بے نصیب سازیم۔ در اینجا گفتگو بی حاصل است وقت خود و اعتقاد عوام ضائع کردن است معارف آگاہ برای ہمین احتیاط احباب فقیر مثل فقیر زبان ازین قیل و قال بستہ میدارند و احتراز میکنند سائلان را اشارت بتاویلات مینمایند تا انکار آن مسئلہ نکردہ و بسادہ دم جاہل بدستاویز این مسئلہ سر شیخی بر داشتہ مجلسہا می آرایند خود گمراہ شدہ گروہ مسلمانان را گمراہ میسازند چنانچہ مشاہدہ می افتد پس ازین قیل و قال چہ فائدہ اگر بیاید مردمان را بطلب حق و ترک تعلق دنیا و کثرت ذکر و فکر تحریص باید فرمود و دران باید کوشید چون ازین سلوک تزکیہ نفس و تصفیہ قلب حاصل گردید خود ضرورت آن قسم مراقبہ کہ در ضیاء القلوب مرقوم شدہ پیش می آید خدا خود رہبری میکند والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا غرض از ہدایت کردن سبیل تجلی ذاتی است بر قلب سالک تا حقیقت مسئلہ وحدۃ الوجود منکشف گردد۔ این راہ فتنی است گفتنی نیست از گفتن تا دانستن از دانستن تا دیدن و شدن فرق بسیار است خدا تعالیٰ ما و جمیع احباب شما را در ین راہ از زلت پا نگہدارد۔ پیر و شیخ اکبر حضرت جامی قدس اللہ سرہ السامی میگوید ؎ از سماحت دل غبار کثرت رفتن بہ خوشتر کہ بہرزہ ذکر وحدت گفتن بہ مغرور سخن شنو کہ توحید خدائے واحد دیدن بود نہ واحد گفتن ۱۲ اگر از راہ انصاف نگذریم و تعمق نظر در حقیقت این مسئلہ نکنیم جز حیرت در حیرت بدون فنا و فنا ہیچ بدست نمی آید چہ خاک گوئیم کہ چنین است و چنانست ع افسوختہ را جان شود آواز نیامد۔ ناطقہ در تشریح این اسرار و جدانی لال است مثل نابینائی مادرزاد کہ در خواب نگہا و چیزہائی عجیب می بیند با مردمان چہ تواند گفت کہ چنین بود یا چنان بود چرا کہ در محسوسات چیزے ندیدہ است کہ بدان مشابہ کند و فہماند اگر احیانا گوید و فہماند واقعی نگفتہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ۔

فقرہ دوبطریق انتخاب از مضامین مکتوب

سوال ۲ حالانکہ در ضیاء القلوب بوریش لا موجود الا اللہ در مراقبہ ہمہ اوست بتصریح تاکید است و ہم در مراقبہ ہمہ اوست ملاحظہ معنی لازم گفتہ پس این مراقبہ بلاحاظ عینیت و اتحاد صورت نبند و در نیز جای دیگر ضیاء القلوب رج ۲ ست تا وقتیکہ فرق در نظر ظاہر و مظہر پیش نظر سالک است بوی شرک باقی ست ازین مضمون معلوم شد کہ در عابد و معبود فرق کردن شرک است

کلاً باطروف اگر کلال بمیرد ظروف ساخته او بجای خود ماند این بسبب غیریت صوری است و ظروف و کلال این قسم غیریت در عبد و رب واقعی نیست بدین غیریت که قایل اند علماء ظاهر و متکلمین اند عافل از اصطلاح موحدین شده می ترسند که عبد و رب یک میشوند می داند که بموجب اصطلاح محققین عکس و شخص با وجود ثبوت هر دو جهت گاهی این آن نشود و آن این نگردد عکس است شخص شخص عکس مخلوق و حادث ناقص است و شخص قدیم و باقی و کامل پس این است حقیقت

هر مرتبه از وجود حکمی دارد	گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

این مقدمه بیت جامی

و بمصداق مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لا یبغیان همین بحرین حدوث و قدم است نیز اینجا یک تمثیل لطیف یاد آمد معنی بنده قبل وجود خود با من خدا بود خدا ظاهر بنده کنت کنزا مخفیا بر این معنی گواه است مقایسه کن که نتایج علم الهی اند در ذات مطلق سنبلچ مخفی بودند و ذات بر خود ظاهر بود چون ذات خواست که ظهور خود بر صبح دیگر شود اعیان بلباس قابلیات شان بجلوه تجلی خود ظاهر فرمود خود از شدت ظهور خود از چشم بصیرت ایشان مخفی گردید مثل تخم که شجر با تمام شاخ و برگ گل و ثمر در ان بوسیده بود گویا تخم بالفعل بود و شجر بالقوه چون تخم باطن خود را ظاهر نمود خود پنهان گردید هر که می بیند شجر می بیند تخم بنظر نمی آید اگر بغور بینی تخم بلباس شجر ظهور فرموده تخم بالقوه شد شجر بالفعل شد [illegible] تخم شجر یک است جدائی نیست عینیت یافته می شود امادلائل غیریت و جدائی نیز در پیدا و واقعی است حفظ مراتب ضرور است زیرا که صورت شجر تاثیر و خواص تخم دیگر و اجزای شجر دیگر است وجوهات غیریت هم کثیر است مرد صاحب فطانت انکار آن نخواهد کرد از روی عینیت تخم و شجر اگرچه واحد است این وحدت اعتباری و اصطلاحی است در اینجا اول است اتحاد یعنی بالفعل و بالقوه شراکت دارد پس هرچه بالفعل بود بالقوه شد انچه بالقوه بود بالفعل گردید فصه من فهم حل حکمت عظمت نشانه کسی گفته بیت تراز دوست بگویم حکایتی بی پوست ۔ همه از دست اگر نیک بنگری همه اوست

فائده

چون نسبت دو جهت در عبد و رب ثابت و متحقق گردید لازم آمد که برای عروج از مرتبه پست ترین نزول و حصول قرب و وصال رسیدن بدرجه عبدیت حقیقی کار هاضروری افتاد و آن مجاهده و مراقبه است وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون عبادت کردن یعنی عبد شدن است در حقیقت عبد الله حقیقی خاتم المرسلین محمد مصطفی صلے الله علیه وآله وسلم است عبد شدن دشوار است تا از وهم انویت فنا نما و کما لا بگذرد بدین مرتبه نرسد بنا بر آن مجاهده ترک تعلق نفس [illegible]

واجب گردید تا ذکر و فکر بدرستی و راستی بظہور رسد چون اول بمصقلۂ ذکر نفس مطیع و قلب صافی شود ذوق و شوق و روبترقی آرد دل از خطرات بایستد وقت مراقبہ لاموجود الا اللہ در آمد چون درین مراقبہ از ہمہ از دست اغماض نظر کرده ہمہ اوست را پیش نظر دارد درین استغراق فیض باطنی و جذبہ غیبی مدد میفرماید از ہر چہ جز اوست بی خبر گردد و شعور این بی جزی ہم نماند بیند ہر چہ بیند داند ہر چہ داند گوید ہر چہ گوید اوست - اینست وحدۃ الوجود و وحدۃ الموجود مثل آہن پارہ کہ در آتش رنگ آتش گرفتہ نعرہ انا النار آنکہ بانقلاب حقیقت آتش شد و این از حال تعلق دارد نہ از قال مقام غور است اعنی در حالتیکہ آہن خود را حوالہ آتش کرده از خیال آہن پارگی خود گذشتہ منتظر آنست کہ آتش بر خود مستولی گردد و رنگ خود بخشد درین تصور اگر خیال دیگر آرد در حق وی شرک است کہ مانع مقصود و قاطع الطریق اوست این معنی آنکہ رضیار القلوب بلا حائلہ سامی در آمد کہ در مراقبہ ہمہ اوست تا وقتیکہ فرق در نظر ظاہر نشود سالک است بوی شرک باقی است واللہ اعلم لا علم لنا الا ما علمتنا گرامی قدر افقیر بی محابا بدل سخن گرد چہ کند کہ بدون آن سخن تمام نمیشود ہر چند ازین تحریر خود نادم می شوم امّا شادم کہ بہر تقدیر جواب را قایم متعدده جناب دارد اگر دید اگر پسند خاطر منظور والا گردد بندہ ضعیف را بدعای خیر خاتمہ یاد دارند و در باز تقصیر را نیاز آرند والسلام وما علینا الا البلاغ المبین ۵ درین مشہد گویای سخن دم سخن را ختم کرد واللہ اعلم بالصواب محرره ۲۱ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ در مقام خیر البلاد مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما -

---

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان فراخی اقتران مکتوبات عدیم المثیل و رسالجات فقید البدیل ترکیب قلوب اصفیا تجلیہ خواطر اتقیا باری مسالک یقینیہ حاوی مسائل عرفانیہ اعنی کلیات امدادیہ از تالیفات نوشہ وقت قطب دوران حضرت مولانا حافظ حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی ثم المکی بہ تصحیح تام و تنقیح مالا کلام حسب ایمای عالی مقام جناب شیخ محمد عبد القیوم حفظہ اللہ علام العلوم بن جناب شیخ حاجی محمد یعقوب برد اللہ عن الذنوب در مطبع فیضی واقع کانپور بہ اہتمام کاپیداران مطبع بماہ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ حلیۂ انطباع در بر کشید -

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

